﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد23 | جمعۃ المبارک02دسمبر2016ء | 01؍ربیع الاوّل 1438 ہجری قمری ❁ 02؍فتح 1395 ہجری شمسی | شمارہ49

خدا کے خوف سے روؤ

حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اے لوگو خدا کے خوف سے روؤ۔ اگر رونا نہ آئے تو تکلف سے روؤ۔ کیونکہ دوزخی دوزخ میں روئیں گے تو ان کے آنسوؤں کے چہروں پر اس طرح بہیں گے جیسے نالیاں ہوتی ہیں یہاں تک کہ آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون بہنا شروع ہو جائے گا اور آنکھیں خون اس کثرت سے بہائیں گی کہ اگر کوئی کشتی اس میں چھوڑ دی جائے تو چلنے لگے گی۔(مسند ابو یعلیٰ جلد7صفحہ 161حدیث نمبر 4134۔مسند انس دار المامون للتراث، دمشق، طبع اول1984ء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

اے عزیز جوانو! اگر میں اس زمانے میں مبعوث نہ کیا جاتا تو اہلِ صلیب دین (اسلام) کو پامال کر دیتے۔ میرے پاس میرے ربّ کی شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم نے دیکھا ہے۔ کیا تم (اب بھی) انکار کرتے ہو۔ کیا وہ حیاتِ عیسیٰ پر اصرار کرتے ہیں اور اس اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ نے اتفاق کیا اور ان کا اجماع عیسیٰ کی وفات پر تھا اور یہ اجماع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلا (اجماع) تھا۔

’’اے مسلمانو! مَیں ہی تمہاری کھوئی ہوئی متاع ہوں، تمہیں گمراہ کرنے والا نہیں۔ پس کیا کوئی ہے تم میں جو میری دعوت قبول کرے اور میری باتوں پر حسنِ ظن سے غور کرے۔ اے متکبرو! کیا تم میں کوئی ایک بھی سمجھ دار آدمی بھی نہیں؟۔ اے عزیز جوانو! اگر میں اس زمانے میں مبعوث نہ کیا جاتا تو اہلِ صلیب دین (اسلام) کو پامال کر دیتے اور یہ (عیسائیت کا) سیلِ تند و تیز سروں تک پہنچ گیا ہے اور اس نے لوگوں کو فنا کر دیا ہے۔ کیا تم پادریوں کو نہیں جانتے کہ کس طرح گمراہ کر رہے ہیں۔ اور مَیں ایسی گمراہی کے وقت میں بھیجا گیا ہوں جس نے ساری زمین ناپاک کر دی ہے اور اس میں بسنے والوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم سمجھتے نہیں۔ اللہ کی قسم! دنیا میں تمہاری حالت سے زیادہ عجیب تر کوئی اور حالت نہیں تمہارا مجھ سے اعراض اور بے رُخی کتنی لمبی ہو گئی۔ تم نے تو نشانات دیکھے اور تمہیں کھلے کھلے نشان عطا کئے گئے لیکن تم نے ان سب کو کنکریوں کی طرح پھینک دیا۔ اور تمہارے لئے نیکیوں کے دروازے کھولے گئے لیکن تم نے اپنے دروازے بند کر لئے تاکہ وہ (نیکیاں) تمہارے صحنوں میں داخل نہ ہو جائیں۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی ممنوعہ حدوں سے بچ کر نہیں رہتے اور تکذیب میں جلد بازی کرتے ہو۔ اللہ شمشیر زن ہے اور اس نے حد سے تجاوز کرنے والوں کے لئے اپنی تلوار کو سونت لیا ہے۔ مَیں ہی مسیح موعود ہوں اور تم مجھے جھٹلاتے اور گالیاں دیتے ہو اور یہ بھی کہتے ہو کہ (میرا) یہ دعویٰ باطل ہے اور ایسا قول ہے جس کی پہلے لوگوں نے مخالفت کی ہے۔ علم و فضل کے دعووں کے باوجود تمہاری بات نے مجھے حیرت میں ڈال دیا ہے۔ کیا جانتے بوجھتے ہوئے تم وہ بات کہہ رہے ہو جو مخالفِ قرآن ہے۔ صحابہ کے بعد اجماع کا دعویٰ ایک باطل دعویٰ اور بدترین کذب ہے جس پر صرف ظالم لوگ ہی اصرار کرتے ہیں۔ اور کیسا اجماع؟ کیا تم بھول جاتے ہو جو معتزلہ نے کہا؟ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ مسلمانوں میں سے نہیں اور صرف تم ہی مسلمان ہو۔ پس ثابت ہوا کہ تمہارا قول ایک (متفق علیہ) قول نہیں۔ بلکہ اس میں تم نے اختلاف کیا ہے۔ اس لئے اب اللہ ہی اس بارے میں فیصلہ کرے گا جس میں تم باہم اختلاف کیا کرتے تھے۔ میرے پاس میرے رب کی شہادتیں اور نشانات ہیں جنہیں تم نے دیکھا ہے، کیا تم (اب بھی) انکار کرتے ہو۔ جو لوگ مجھ سے پہلے گذرے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں، وہ بَری ہیں۔ ہاں البتہ وہ لوگ جن تک میری دعوت پہنچی اور انہوں نے میری نشانیاں دیکھیں اور انہوں نے مجھے پہچان لیا اور خود میں نے بھی انہیں اپنی پہچان کروائی اور جن پر میری حجت تمام ہو چکی ہے۔ اس کے باوجود انہوں نے اللہ کی آیات کا انکار کیا اور مجھے ایذا دی۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن پر اللہ کا عذاب واجب ہو گیا۔ کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتے نہیں اور اس کی آیتوں اور اس کے رسولوں سے استہزاء کرتے ہیں۔ میں کھلے نشان کے بغیر تو ان کے پاس نہیں آیا۔ بلکہ میرے رب نے انہیں نشان پر نشان اور معجزے پر معجزہ دکھایا اور حجت قائم کر دی گئی اور تنازعے اور جھگڑے کا فیصلہ کر دیا گیا۔ پھر بھی وہ انکار پر اصرار کر رہے ہیں۔ کیا وہ اللہ سے اس وجہ سے جنگ کرتے ہیں کہ اس نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود بنایا جبکہ امر اور فیصلہ کا اختیار اسی کو ہے۔ اس پر جو وہ کرتا ہے پوچھا نہیں جاتا البتہ ان سے پُرسش ہوگی۔ ان میں سے بعض اس جھگڑے سے بوجہ شرمندگی اور خوف الگ ہو گئے اور انہوں نے توبہ کرتے ہوئے میری طرف رجوع کیا لیکن ان میں سے اکثر ظالم ہیں۔

کیا وہ حیاتِ عیسیٰ پر اصرار کرتے ہیں اور اس اجماع کو چھپاتے ہیں جس پر سب کے سب صحابہ نے اتفاق کیا اور ان لوگوں کی راہ کے خلاف چلتے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اور ان میں سے ہر ایک نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پایا اور تعلیم حاصل کی۔ اور ان کا اجماع عیسیٰ کی وفات پر تھا اور یہ اجماع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے پہلا (اجماع) تھا۔ اور علماء اس بات کو جانتے ہیں۔ کیا تم اللہ کا ارشاد قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ بھول گئے اور کیا تم جان بوجھ کر کفر کو اختیار کرتے ہو۔ اور صحابہ میں سے ہر ایک صحابی نے اسی اجماع پر وفات پائی۔ اس کے بعد تم مختلف گروہ بن گئے اور تم میں تفرقے کی ہوا چلنے لگی۔ تمہیں حیاتِ مسیح کی کوئی دلیل نہیں دی گئی صرف ظنّ سے کام لیتے ہو۔ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کی زبان سے فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ فرمایا ہے پس پھر بھی تم اللہ تعالیٰ کے اس قول پر غور و فکر نہیں کرتے اور نہ ہی اس کی طرف توجہ کرتے ہو۔ کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ یا تم وہ کچھ کہتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ پھر تم جان لو کہ کسی معنی کے لئے وضع کئے گئے لفظ کا یہ حق ہے کہ اس کے تمام افراد میں بغیر تخصیص و تعیین کے وہ وضعی معنی پائے جائیں۔ لیکن تم توَفّی کے لئے اپنے وضع کردہ معنی میں صرف عیسیٰ کو مخصوص کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تمام دنیا جہان میں اس معنی میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ گویا (توفّی کا) یہ معنی صرف ابن مریم کے تولّد کے وقت پیدا ہوا اور اس معنی کا وجود نہ تو اس سے پہلے تھا اور نہ آئندہ یوم الدین تک ہوگا۔ اے مردِ جوان! فرض کر لے کہ عیسیٰ پیدا نہ ہوتا اور نہ ہی اسے اللہ کی طرف سے کوئی وجود دیا جاتا تو یہ لفظ (توَفّی) زیور سے محروم ایک عورت کی طرح ہوتا۔ پس غور کر اور ہم پردانت مت پیس اور خدائے توّاب سے ڈر۔ کیا تُو سمجھتا ہے کہ یہ معنی وہ قالین ہے جس پر صرف ابن مریم نے قدم رکھا۔ یا وہ راہ ہے جس کی رہبری صرف اس شاہِ مکرم (عیسیٰ) نے کی۔ اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں کہ آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ میں تَوَفِّی کے معنی صرف جسدِ عنصری کے ساتھ آسمانوں کی طرف رفع ہی ہیں تو پھر بھی یہ آیت حضرت عیسیٰ کے زمین پر نزول فرمانے کو جھٹلاتی ہے اور دشمنوں کا مقصد پورا نہیں ہوتا بلکہ عدمِ نزول کا معاملہ جوں کا توں باقی رہتا ہے۔ جیسا کہ صاحبانِ عقل سے مخفی نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ ان الفاظ میں یَوْمُ الْحِسَابِ کو جواب دیں گے۔ یعنی آپؑ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ اُس دن کہیں گے جب مخلوق اٹھائی جائے گی اور وہ حاضر کئے جائیں گے۔ جیسا کہ تم قرآن پاک میں پڑھتے ہو۔ اے عقلمندو! مسیح کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ آپؑ کہیں گے کہ میں نے اپنی امّت کو توحید اور غیور خدا پر ایمان لانے کی حالت میں چھوڑا تھا۔ پھر میں ان سے روزِ قیامت تک جدا رہا اور حشر نشر کے دن تک دنیا کی طرف واپس نہیں گیا۔ اس لیے میں نہیں جانتا کہ انہوں نے میرے بعد کیسے کیسے شرک اور فسق و فجور کا ارتکاب کیا۔ اور میں قابلِ ملامت نہیں ہوں۔ اگر قیامت سے پہلے دنیا کی طرف آپؑ کا واپس آنا یقینی امر ہوتا تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ ربّ العزّت کے سوال کرنے پر آپؑ (عیسیٰ) قبیح جھوٹ بولیں گے اور یہ بالبداہت باطل ہے۔ لہٰذا بلاشک و شبہ (آپؑ کا) نزول بھی باطل ہے۔‘‘

(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 101 تا106۔شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ربوہ)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے سینتالیسویں جلسہ سالانہ کا میاب و بابرکت انعقاد

نمائندہ وزیر اعظم صاحب تنزانیہ (نائب وزیر داخلہ)، مکرم علی حسن Mwinyinyi صاحب سابق صدر تنزانیہ، میئر صاحب دارالسلام اور لوکل گورنمنٹ کے نمائندگان کے علاوہ موزیمبیق، ملاوی، یوگنڈا اور کینیڈا سے جماعتی نمائندگان کی شرکت۔

حضور انور ایدہ اللہ کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام۔ علماء کرام کی تعلیمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔

25 کے قریب میڈیا نمائندگان کی جلسہ سالانہ تنزانیہ میں شرکت

(رپورٹ: خرم شہزاد مربی سلسلہ دارالسلام تنزانیہ)

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے سینتالیسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد مؤرخہ 30 ستمبر تا 2 اکتوبر 2016ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام میں Kitonga کے مقام پر ہوا۔ جلسہ سے چند دن قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے حوالے سے خبر شائع کی گئی۔ اسی طرح جلسہ سالانہ سے دو دن قبل ایک پریس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں 25 کے قریب الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اس پریس کانفرنس میں امیر صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور اسلام کی پر امن خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتایا۔ اسی طرح تمام لوگوں کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ بعدازیں پریس نمائندگان کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ یہ پریس کانفرنس مختلف اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی پر نشر کی گئی جس سے لاکھوں لوگوں تک جلسے کے انعقاد کی خبر کے ساتھ اسلام احمدیت کی خوبصورت تعلیم پہنچی۔

اخبار Habari Leo نے اس پریس کانفرنس کی خبر دیتے ہوئے لکھا:

''احمدیہ مسلم جماعت جو کہ 209 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ لوگوں کو اسلام کے بارے میں غلط خیالات پھیلانے سے منع کرتی ہے۔ ایسے خیالات جن سے لوگوں میں یہ تاثر پیدا ہو کہ اسلام تشدد اور جبر کی تعلیم دیتا ہے۔ جماعت احمدیہ تنزانیہ بھر میں امن کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے تاکہ پُرامن معاشرہ قائم کیا جاسکے۔ اسی غرض سے جماعت احمدیہ تنزانیہ اپنا جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے۔ تاکہ احمدی ممبران کو اچھے شہری بننے کی آگاہی دی جاسکے۔ نیز جماعت احمدیہ تنزانیہ روحانی امور کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ سماجی خدمات میں بھی پیش پیش رہتی ہے۔''

30 ستمبر بروز جمعہ مقامی طور پر نماز جمعہ کی امامت محترم مولانا طاہر محمود چوہدری صاحب امیر و مشنری انچارج جماعت احمدیہ تنزانیہ نے کی اور خطبہ میں آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ کے لئے موصول ہونے والا پیغام انگلش اور سواحیلی زبان میں پڑھ کر سنایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت احمدیہ تنزانیہ کے نام خصوصی پیغام موصول ہوا۔ اصل پیغام انگریزی زبان میں تھا، اس کا اردو مفہوم اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے اس پیغام میں فرمایا:

''میں نے بار بار اپنے خطبوں میں مخلص احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو اس دور میں مبعوث کیا ہے تاکہ حقیقی ایمان کو دوبارہ لوگوں کے دلوں میں قائم کریں اور دنیا کو سچے ایمانداروں سے نوازیں جو کہ اسلام کی اچھی مثال قائم کرنے والے ہوں۔ لہٰذا ہم احمدیوں کو جنہوں نے آپؑ کو قبول کیا ہے اور آپ کے ساتھ وفا کا عہد باندھا ہے، کوشش کرنی چاہئے کہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو اس زمین پر اسلام کے بہترین نمونے ہیں۔

اس لئے میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ ہر طرح کے حالات اور ماحول میں اپنے قول و فعل سے اسلام کی خوبصورت تصویر پیش کرنے کی پوری کوشش کریں۔ اپنے نمونے کو اچھا بنانے کیلئے جدو جہد کریں۔ اور اپنے ملک میں جہاں آپ رہتے ہیں بہترین شہری بننے کی مثال پیش کریں۔ ہمیشہ اپنی قوم سے باوفا رہیں اور حکومت کا اس طرح مقابلہ نہ کریں جو اس کے قانون خلاف ہو۔ حکومت کی مکمل اطاعت اور پورا تعاون کریں۔ اپنے ملک سے محبت کا لازماً اظہار کریں۔ اس لئے کہ ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے جنہوں نے ہمیں نصیحت کی کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

یاد رکھیں کہ آپ صرف اور صرف خلافت احمدیہ کی اطاعت ہی سے، جو کہ آج مسلمانوں کے لئے اصل اور سچی خلافت ہے، اور خلیفۃ المسیح کی رہنمائی سے ہی اسلام کی اصل اور خالص تعلیم سے دنیا کو آگاہ کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیشہ احباب

جماعت کو اچھے نمونے قائم کرنے کی نصیحت کی ہے۔ ایک جگہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

''یہ وہ امور اور شرائط ہیں جو میں ابتداء سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔ اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگذر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس کو دبائے رکھو۔ اور اگر کوئی بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اٹھ جاؤ۔...... خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنادے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو۔ سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلدی نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیز گاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔......''

(مجموعہ اشتہارات۔ 29 مئی 1898ء۔ جلد 3 صفحہ نمبر 47-48)

اگر تمام احمدی جو اس جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں، ان خوبصورت معیاروں کو اپنا لیں گے تو ایک بہت ہی اچھا ماحول پیدا ہوگا جو کہ حق کے سچے طالبوں کو طبعی طور پر احمدیت کی خوبصورتی کی طرف کھینچے گا۔ آپ کے مثالی نمونے کا اظہار صرف جلسہ کے وقت کے لئے عارضی امر نہ ہو بلکہ اس کے بعد بھی جاری رہنا چاہئے۔ اور بڑھتے ہوئے تقویٰ اور طہارت کی طرف مستقل سفر ہو۔

مَیں آپ کو آپ کی تبلیغ سے متعلقہ ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ تبلیغ ہر احمدی پر لازم ہے۔ اور ہم سب کو اپنی مثال قائم کرنا تبلیغ کی کوششوں کی کامیابی کے لئے لازمی ہے۔ سو اگر ہمارے تمام اعمال اسلامی تعلیمات کے مطابق ہوں، اور ہمارا ہر لفظ اور فعل قرآنی احکامات کے مطابق ہو، اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام چاہتے ہیں ہم اسی صورت و شکل میں عمل کرتے ہیں تو یہ آپ کے ملک اور یقیناً تمام دنیا کے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کا بہترین ذریعہ بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو نہایت کامیاب کرے۔ اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانی مدارج میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔''

نماز جمعہ اور طعام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا براہ راست نشر ہونے والا خطبہ تمام حاضرین جلسہ گاہ نے سنا۔ جس کا براہ راست سواحیلی ترجمہ ایم ٹی اے افریقہ پر نشر ہوا تھا۔ یاد رہے کہ ایم ٹی اے افریقہ کے آغاز سے ہی حضور انور کے خطبات جمعہ کا سواحیلی میں براہ راست ترجمہ نشر ہو رہا ہے۔

معزز مہمانان کی تشریف آوری

پہلے دن جلسہ سالانہ کے افتتاح اور پرچم کشائی کے لئے مکرم وزیر اعظم صاحب تنزانیہ کو دعوت دی گئی تھی۔ پہلے تو انہوں نے حامی بھری کہ وہ بذات خود جلسہ سالانہ تنزانیہ میں شریک ہوں گے۔ مگر بعد ازاں انہوں نے اپنی سیاسی مصروفیت کے باعث وزارت داخلہ کو نمائندگی کرنے کا حکم دیا۔ لہٰذا ان کے نمائندے کے طور پر نائب وزیر داخلہ مکرم حماد مساعونی صاحب جلسہ سالانہ کے افتتاح کے لئے تشریف لائے۔ جن کے ہمراہ تنزانیہ کے سابق صدر مکرم علی حسن صاحب بھی تشریف لائے۔

مکرم امیر صاحب نے مکرم نائب وزیر داخلہ صاحب کے ہمراہ پرچم کشائی کی۔ مکرم امیر صاحب نے جماعتی جھنڈا اور نائب وزیر داخلہ نے تنزانیہ کا جھنڈا الہرایا۔

پہلا دن، پہلا سیشن

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر ایک نظم کے بعد مکرم جنرل سیکرٹری صاحب تنزانیہ نے معزز مہمانان کا حاضرین جلسہ کو تعارف کروایا۔ اور انہیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے خوش آمدید کہا گیا۔

پہلے مکرم علی حسن Mwinyinyi صاحب سابق صدر تنزانیہ نے خطاب کیا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا: ''آپ لوگوں نے مجھے اپنے جلسہ سالانہ میں شرکت کی دعوت دی۔ جس پر میں آج آپ کے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے آیا ہوں۔ آپ کے اس جلسہ میں باہر کے ممالک سے بھی لوگ شریک ہوئے ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں کہ حاضری کافی زیادہ ہے۔...... مسلمانوں کے لئے ایسے جلسے منعقد کرنا بہت ہی مفید امر ہے۔ ان جلسوں سے بہت سے امور کی تبلیغ ہوتی ہے جس سے علم و عرفان بڑھتا ہے۔ نیز ایسے جلسوں سے مسلمانوں کو آپس میں تعارف کا موقع ملتا ہے کیونکہ اس جلسہ میں بہت سے لوگ دارالسلام سے باہر بلکہ تنزانیہ کے باہر سے تشریف لائے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم ۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 427

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا حالیہ دورۂ کینیڈا اور وہاں کے عرب احباب (1)

ہمیشہ کی طرح حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا کینیڈا کا حالیہ دورہ نہایت کامیاب، ایمان افروز، فتوحات اور نشانات سے معمور، بے شمار برکات اور دُور رس نتائج کا حامل رہا۔

مذکورہ حقائق کے علاوہ بھی یہ دورہ کئی حوالوں سے تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ ایک تو جماعت احمدیہ کینیڈا نے وہاں پر جماعت کو پچاس سال ہونے کی مناسبت سے بعض تقریبات کا اہتمام کیا تھا۔ دوسرے وہاں پر بعض مساجد کا افتتاح تھا اور تیسرے وہاں پر دوصد کے قریب سیرین احمدی آئے ہوئے تھے۔ ان کی اکثریت نومبائعین کی تھی اور انہوں نے پہلے کبھی کسی خلیفہ کو بالمشافہ نہیں دیکھا تھا۔

اس دورہ میں اس عاجز کو بھی شفقتِ خاص کے طفیل چند دن صحبتِ امام میں رہ کر اپنی آنکھوں سے نشانات اور برکات دیکھنے کا موقع ملا۔ اس مبارک دورہ کی تفصیلی رپورٹس تو چھپ رہی ہیں خاکسار عربوں کے حوالے سے اس دورہ میں وقوع پذیر ہونے والے بعض امور بیان کرنے کی کوشش کرے گا۔

یہ عرب احباب کون ہیں؟

کینیڈا میں ہجرت کر کے پہنچنے والے یہ سیرین احمدی کون ہیں؟ ان میں سے معمولی تعداد پیدائشی احمدیوں کی بھی ہے، کچھ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے عہد میں بیعت کی تھی جبکہ غالب اکثریت نومبائعین کی ہے جنہوں نے ایم ٹی اے کے ذریعہ خلافت خامسہ میں بیعت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ سیریا میں جماعت احمدیہ کے مخالف ملکی حالات کے پیش نظر یہ لوگ نہ تو کھل کر اپنی دینی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتے تھے، نہ تبلیغ کر سکتے تھے اور نہ ہی انہیں جلسہ یا اجتماع منعقد کرنے کی اجازت تھی۔ یورپ کی کسی بڑی جماعت کے جلسہ میں شرکت کرنے کی خواہش تھی لیکن مالی حالات یورپ کے سفر کے متحمل نہ تھے۔ اگر کسی کے مالی حالات ٹھیک تھے تو ان کے لئے ویزہ کا حصول جُوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ اس صورتحال میں اکثر اس خواہش کا اظہار کرتے کہ کاش مرنے سے قبل ایک بار حضور انور سے ملاقات ہوجائے۔

جب انہیں ملکی حالات کی خرابی کے باعث اپنے ملک سے ہجرت کر کے قریبی ممالک میں پناہ لینی پڑی تو ان کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ کسی روز کینیڈا منتقل ہوجائیں گے اور وہاں پر ان کی زندگی کا انمول خواب پورا ہوجائے گا۔

اِس وقت تک کینیڈا شفٹ ہونے والے سیرین احمدیوں کی اکثریت ترکی میں پناہ گزین تھی جبکہ بعض فیملیز غانا یا مصر کی طرف ہجرت کرگئی تھیں اور وہاں سے کینیڈا پہنچی تھیں۔ خلیفۂ وقت کی خاص شفقت اور عنایت تھی کہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ ان احباب کو کینیڈا منتقل کرنے کی کوشش کی گئی جو کامیاب ٹھہری۔ اس لحاظ سے ان احباب کے دلوں میں اپنے محسن خلیفہ سے ملاقات کا شوق دوچند ہوگیا تھا۔ گزشتہ سال کے دوران یہ احباب کینیڈا پہنچ کر سیٹل ہوچکے تھے۔ پھر جب انہیں خلیفہ وقت کے وہاں تشریف لانے کی اطلاع ملی تو ان کی خوشی دیدنی تھی۔

آقا کے ورودِ مسعود کے موقع پر جذبات

جس دن حضور انور کا پیس ویلیج میں ورود مسعود ہونا تھا اس روز سیریا سے آئے ہوئے ان عربوں کی ایک بڑی تعداد کئی گھنٹے قبل ہی وہاں جمع ہوگئی تھی۔ وہ دن بھی عجیب خوشی کا دن تھا۔ اکثر احباب نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہم نے اپنا گھر اور اپنا وطن چھوڑا، ہم اپنے عزیز واقارب سے جدا ہوئے، ہمارے پیارے ہماری آنکھوں کے سامنے ہم سے بچھڑ گئے،، ہم سب کچھ لٹا کر کینیڈا پہنچے تھے، لیکن جب حضور انور یہاں تشریف لائے اور ہماری پہلی نظر آپ پر پڑی تو جیسے درد کو دوا مل گئی، جیسے کسی نے رِستے زخموں پر شفابخش مرہم رکھ دیا ہو۔ پیارے آقا کے رُوئے روشن کی زیارت نے ان کے تمام دکھوں کو بھلا دیا تھا۔

ان عرب احباب نے قصیدہ بھی تیار کیا ہوا تھا اور حضور انور کی آمد کے موقع پر اسے پڑھ کر انہوں نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر بہت سے عرب احباب نے اپنے جذبات تحریر کئے کسی نے کہا کہ میرا دل چاہا کہ حضور انور کے دیدار کے وہ چند لمحات کاش گھنٹوں اور دنوں میں بدل جائیں اور ہم اس جنت کے مزے اٹھاتے رہیں جس کا احساس ہمیں حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہوا ہے۔

☆ ایک دوست نے لکھا کہ حضور انور کے دیدار سے دلوں کے اندر تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ حضور انور کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا جیسے ہمارے دل ہمارے اختیار میں نہیں رہے۔

☆ ایک بہن نے کہا کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں بآواز بلند کہوں کہ اے مسیح پاک کے جانشین اور خلیفہ! میری جان میری اولاد اور میرا سب کچھ آپ پر قربان ہے۔ لیکن شدت جذبات سے میری آواز میرے گلے میں ہی اٹک کر رہ گئی۔ میں چاہتی تھی کہ آنکھ جھپکے بغیر حضور انور کو دیکھتی رہوں لیکن آنسوؤں نے میرے ارادوں پر پانی پھیر دیا۔

☆ ان عرب احباب میں ایک دوست ایسے بھی تھے جو کسی بیماری کی بنا پر ایک لمبے عرصہ سے وہیل چیئر پر ہیں۔ ایم ٹی اے کی ٹیم نے ان سے پوچھا کہ حضور انور کے دیدار کے وقت آپ کے جذبات کیا ہوں گے۔ انہوں نے بے ساختہ کہا کہ شاید میں وفورشوق اور خوشی سے وہیل چیئر سے کھڑا ہو کر حضور انور کی طرف چلنا شروع کردوں گا۔ یہ کہتے ہوئے ان کی آواز بھرّا گئی اور آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔

جلسہ سالانہ کے بارہ میں جذبات

کچھ دنوں کے بعد جلسہ سالانہ کینیڈا منعقد ہونے والا تھا۔ ان عرب احباب کا یہ پہلا موقع تھا کہ کسی خلیفہ کی موجودگی میں کسی جلسہ سالانہ میں شریک ہورہے تھے۔ ایسے موقعہ پر ان کے جذبات عجیب تھے۔ اس کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔

مکرمہ بشریٰ محمد صاحبہ لکھتی ہیں: میں شام میں تھی تو اکثر اپنے خاوند سے کہتی تھی کہ شاید ہمیں جلسہ کے سفر کے لئے پیسے جمع کرتے کرتے کئی سال لگ جائیں گے پھر بھی نہ جانے ویزہ ملے یا نہیں لیکن اللہ نے خاص فضل فرمایا کہ ہم جلد ہی یہاں کینیڈا میں پہنچ گئے، جلسہ میں بھی شریک ہوئے اور پیارے آقا کے رُوئے روشن کی زیارت کا بھی موقع ملا۔ پھر جب حضور انور عورتوں کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے تو اس وقت کے جذبات کا لفظوں میں بیان ممکن نہیں ہے۔ اس وقت بے اختیاری کے عالم میں آنسو بہہ رہے تھے۔ ہم بہت کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن جذبات کی ترجمانی کا واحد ذریعہ یہی آنسو تھے جو دل میں موجزن جذبات کی کتھا رقم کررہے تھے۔

مکرمہ فضیلہ عبداللہ درویش صاحبہ کہتی ہیں: ہم جلسوں کو ٹی وی پر دیکھتے تھے تو بہت خوش ہوتے تھے لیکن کبھی یہ احساس نہ ہوا تھا کہ ان جلسوں میں بنفس نفیس شرکت کرنے کی ایسی بھی تاثیر ہوسکتی ہے۔ جب میں نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی تو ایک ایسے روحانی احساس اور لذت میں ڈوب گئی جس کا بیان ممکن نہیں ہے۔ ہم حضور انور کے کینیڈا تشریف لانے پر ازحد شکر گزار ہیں۔ خدا کرے کہ حضور انور بار بار یہاں تشریف لائیں۔

مکرمہ شیریں خباز صاحبہ کہتی ہیں: ہم کینیڈا میں پہلی بار جلسہ سالانہ میں شریک ہوئے۔ یہ بھی عجیب روحانی تجربہ تھا۔ حضور انور کے خطابات غیر معمولی اہمیت کے حامل تھے اور ہم نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ایام جلسہ ہمارے لئے ایامِ عید تھے۔

مکرمہ تماضر الشریف صاحبہ لکھتی ہیں: ہمارا یہ پہلا جلسہ تھا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودگی سے اس کو چار چاند لگ گئے تھے۔ ہم حضور انور کا زنانہ جلسہ گاہ میں بصد شوق انتظار کررہے تھے کہ اچانک میں سر سے لے کر پاؤں تک کانپ کے رہ گئی کیونکہ اس وقت حضور انور اپنے نورانی چہرہ مبارک کے ساتھ زنانہ جلسہ گاہ میں داخل ہوئے۔ مجھے یہ صورتحال دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر اختیار نہ رہا۔ جلسہ کے ایام روحانیت سے معمور تھے۔ میرے بچے بھی جلسہ میں شامل ہوکر بہت خوش ہوئے۔

مکرم احمد درویش صاحب لکھتے ہیں کہ: یہ میرا پہلا جلسہ تھا۔ میں نے جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو دیکھا تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے اب میں اس اسلام میں داخل ہوا ہوں جو سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ حضور انور کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے اور میں بچوں کی طرح رونے لگتا ہوں۔ مجھے زندگی میں پہلی بار یہ محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اور عقل میرے اختیار میں نہیں ہیں۔

اس موقع پر میری زندگی میں سب سے بڑی تبدیلی آئی ہے اور وہ یہ ہے کہ حضور انور کی اقتداء میں میری نماز خشوع وخضوع اور تضرع سے معمور ہوگئی ہے۔ اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ مجھے اس زمین پر سب سے اَتقیٰ انسان کے پیچھے نماز ادا کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔

مکرم فراس الشعلان صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے پہلی بار جماعت کے کسی جلسہ میں شرکت کی ہے۔ اتنے لوگوں کو دیکھ کر میرا سراپا حیرت بن کے رہ گیا، کیونکہ یہ لوگ صرف کینیڈا سے ہی نہیں بلکہ مختلف ملکوں اور علاقوں سے آئے ہوئے تھے۔ نیز یہ کسی ایک قوم سے تعلق نہ رکھتے تھے بلکہ مختلف رنگوں اور قوموں سے ان کا تعلق تھا۔ اسی طرح جلسہ میں نئی ٹیکنالوجی کا استعمال اور اس کے اعلیٰ انتظامات اور حاضرینِ جلسہ کا مختلف امور میں انتظامیہ کی ہدایات کا پاس کرنا اور اطاعت کا مظاہرہ کرنا نہایت ایمان افروز تھا۔

اور جو چیز میرے لئے سب سے بڑی خوشی کا باعث ٹھہری وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا دیدار اور آپ کے خطابات سے تینوں دن مستفیض ہونا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ حضور انور کے خطابات اور آپ کا کلام زخموں پر مرہم رکھنے والا تھا۔ اور اس زمانے کی ضرورت کے عین مطابق تھا۔ حضور انور نے کس طرح گہرائی میں جاکر ان امور کے بارہ میں بات کی جن کی آج کے معاشرہ میں ہمیں ضرورت ہے۔ مثلاً عورتوں کو خطاب فرماتے ہوئے حضور انور نے جو یہ فرمایا کہ بچوں کی تربیت کی بنیادی ذمہ داری عورت کی ہے اور اسے چاہئے کہ وہ اولاد کو اعلیٰ اخلاق سکھائے اور ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کی محبت کا بیج بونے کی کوشش کرے، بچیوں کو باوقار اور باحجاب لباس پہننے کی عادت ڈالے اور اس بارہ میں خود اپنا نمونہ پیش کرے تو اس کا اجروثواب جہاد فی سبیل اللہ کرنے والے کے اجروثواب کے برابر ہوگا۔ اسی طرح حضور نے عورت کے شرعی لباس کی حدود کا بھی ذکر فرمایا جو غیر معمولی طور پر مفید تھا۔

مکرم اکرم الجبولی صاحب بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے اہل خانہ اور بچوں کے ساتھ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ باوجود اس کے کہ ہم احمدی ہیں اور ہمیں کسی قدر اس جلسہ کا اندازہ تھا لیکن جب ہم جلسہ گاہ میں داخل ہوئے تو ہمیں روحانیت، خشوع اور خوشی کا ایک عجیب احساس ہوا۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ سالہا سال سے ہم اس دن کو دیکھنے کے خواب دیکھ رہے تھے اور جب حضور انور کو اپنے سامنے دیکھا تو ہمارا یہ دیرینہ خواب پورا ہوگیا۔ آپ تو نورٌ علیٰ نور ہیں۔ ہمارے بچے بھی بہت پرجوش اور جذباتی ہوگئے اور آگے بڑھ بڑھ کر حضور انور کو دیکھنے کے لئے مشتاق تھے۔

مکرم احمد جبر صاحب بیان کرتے ہیں: جب میں نے جلسہ میں حضور انور کو پہلی بار دیکھا تو ایک لمحہ کے لئے محسوس ہوا کہ شاید یہ کوئی خواب ہے کیونکہ وہ محبوب جسے ہم صرف ٹی وی پر دیکھتے تھے اب ہم اور وہ ایک ہی مجلس میں تھے۔ اور مجھے ایسے لگا جیسے ہم سب جلسہ کے شرکاء یک جان ہیں۔

مکرم محمد الحاج عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں: جلسہ سالانہ کے ان ایام کو زندگی بھر بھلایا نہیں جاسکتا۔ دنیا کی سب سے اعلیٰ جماعت کے ہزاروں افراد کینیڈا میں اس دور میں بہترین انسان کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔

جلسہ کے انتظامات، استقبال، ہرضروری چیز کی فراوانی حتی کہ بچوں کی اچھل کُود کو بھی مدنظر رکھ کر مختلف انتظامات کرنا نہایت متأثر کن تھا۔

جلسہ کا ماحول محبت اور اخوت کے جذبات سے پُر تھا۔ ہزاروں افراد کو بلانا اور ان کے نقل وحمل اور کھانے کا انتظام کرنا بذات خود ایک غیر معمولی امر ہے۔

مکرم عبدالقادر عابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ: میں نے پہلی بار دیکھا کہ جلسہ کا کتنا بڑا کام ہوتا ہے اور کیسے ہر کارکن اپنے شعبہ میں شہد کی مکھی کی طرح بغیر کسی شور اور مشکلات پیدا کئے کام کرتا جاتا ہے۔ ہر ایک چاہتا تھا کہ اسے خدمت کا موقع دیا جائے۔ خصوصًا جب انہیں پتہ چلتا کہ میں عربی ہوں تو میرے ساتھ غیر معمولی اہتمام کے ساتھ پیش آتے تھے۔ فجزاهم الله أحسن الجزاء۔

(باقی آئندہ)

قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کی شرط ان احکامات کو رکھا ہے۔ پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے ایک فکر کے ساتھ اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ان پر پورا اُترنے کی کوشش کرے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو نصائح کی جاتی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ کی نصیحت یہ ہے کہ اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے تو ان جھوٹی اَناؤں کو ختم کرو اور عاجزی دکھاتے ہوئے ہر ایک کے لئے سلامتی کے پھول بکھیرو۔

عورت اگر چاہے بہت سے غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کر کے اپنے خاوند کے گھر کی نگران کا کردار ادا کر سکتی ہے اور بہترین طور پر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جن خاندانوں میں یہ دکھاوے اور فضول خرچیاں ہوں پھر ان کی اولاد بھی اسی ڈگر پر چل پڑتی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں پردہ کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے۔ اُن مغرب زدہ لوگوں کی طرح نہ بنیں جو یہ کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم تو پرانا ہو گیا ہے یا خاص حالات میں تھا۔ قرآنِ کریم کا کوئی حکم بھی کبھی پرانا نہیں ہوتا اور کبھی بدلا نہیں جاتا۔

ہر احمدی عورت اور بچی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے اعمال صرف اس پر ہی اثر انداز نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ آئندہ نسلوں کی اُٹھان بھی ان کے عمل کے زیرِ اثر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہے۔

اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھال کر عبادت اور دوسرے اعمالِ صالحہ بجالانے کے نمونے اپنی اولاد کے سامنے رکھنے ہیں۔ تبھی ایک احمدی عورت اپنے خاوند کے گھر کی صحیح نگران کہلا سکتی ہے۔ تبھی ایک احمدی ماں اپنی اولاد کی تربیت کا حق ادا کر سکتی ہے ورنہ اس کے قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے کبھی اولاد صحیح تربیت نہیں پا سکتی۔

بعض مائیں تو کوشش کرتی ہیں لیکن باپ گھر کے فرائض اور حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس لئے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ اگر شروع سے ہی تعلق ماں نے بچے کے ساتھ جوڑ لیا ہے اور دعاؤں کے ساتھ اور اپنے نیک عمل کے ساتھ تربیت کر رہی ہے تو اگر باپ بگڑا بھی ہوا ہے تو کچھ نہ کچھ بچت ہو جاتی ہے۔

ہر احمدی عورت کو، ہر احمدی مرد کو، ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم کیوں احمدی ہیں اور ہمیں کیوں اپنی نسلوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کی تعلیم کو جاری رکھنا ہے۔ پس آج اگر اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو دنیا کے فتنہ و فساد سے بچانا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔

یاد رکھیں مائیں ہی ہیں جو بچوں کی قسمت بدلا کرتی ہیں بلکہ بچوں کے زیرِ اثر دوسروں کی قسمت بھی بدل جاتی ہے۔ عورت ہی ہے جو ولی اللہ بھی پیدا کرتی ہے اور ڈاکو بھی پیدا کرتی ہے۔ پس اپنی اہمیت کو سمجھیں کہ عورت کی عبادتگزاری اور نیک اعمال جو ہیں یہی نئی نسلوں کے نیکیوں پر قائم رہنے اور دین و دنیا میں سرخرو ہونے کی ضمانت ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائیں گی۔ اور اس اہمیت کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ عورت کے نیک اعمال اور ترقی سے دین کی ترقی ہے۔

ان ملکوں میں رہ کر جہاں آپ کے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں اس سوچ کے ساتھ زندگی گزاریں کہ اللہ کی شکرگزار بندی بنتے ہوئے میں نے اپنی زندگی نفرت سے پاک اور عاجزی سے گزارنی ہے۔ میں نے اپنی زندگی دکھاوے اور تصنع سے پاک اور سادگی سے گزارنی ہے۔ مَیں نے اپنی زندگی چالاکیوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزارنی ہے۔ جب یہ ارادہ کریں گی تو تبھی آپ کی نسلوں کی نیکیوں پر قائم رہنے کی ضمانت بھی ملے گی۔ پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سنو اور مانو اور ان لوگوں کی طرح کبھی نہ بنو جو اللہ کی نصائح سن کر پھر منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر بمقام مئی مارکیٹ، مَنہائم یکم ستمبر 2007ء بروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا صُمًّا وَّ عُمْيَانًا۔ (الفرقان:74)

یہ آیت جس کی مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں ایمان والوں کی یہ نشانی بتائی گئی ہے کہ جب انہیں کوئی نصیحت کی جائے تو وہ کان اور آنکھ کھلی رکھ کر ان نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور روحانی لحاظ سے ان اندھوں اور بہروں کی طرح نہیں ہوتے جو نیک باتیں سن کر اور دیکھ کر گزر جاتے ہیں اور کوئی توجہ نہیں دیتے گویا جیسا کہ انہوں نے کوئی بات سنی نہیں اور کوئی اچھی بات دیکھی نہیں۔ پس یہ فرق ہمیشہ ایک اللہ کی بندی اور بندے، وہ جو اللہ کی عبادت کرنے والے ہیں اور عبادت کی خواہش رکھتی ہے، وہ جو نیک اعمال بجالانے والی ہے اور نیک اعمال بجالانے کی خواہش رکھتی ہے، اور ان میں جو اللہ کے حکموں کے منکر ہیں کے درمیان ایک بڑا واضح ہو کر یہ فرق ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا معیار ہے جس سے ہر ایک اپنے ایمان اور اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکموں پر چلنے کا جائزہ لے سکتا ہے۔ یہ ایک ایسی کسوٹی ہے جس سے ایک احمدی مرد اور عورت اپنے عہد بیعت کو پرکھ سکتا ہے۔

قرآنِ کریم میں بے شمار احکامات ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کی شرط ان احکامات کو رکھا ہے جیسا کہ فرمایا کہ جو قرآنِ کریم کے پانچ سو حکموں پر یا دوسری جگہ فرمایا سات سو حکموں پر عمل نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ (ماخوذ از ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 548)، (ماخوذ از کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)۔

پس ہر احمدی کو اس لحاظ سے ایک فکر کے ساتھ اس بات کا جائزہ لینا چاہیے اور ایک احمدی عورت جو نہ صرف اپنی عبادت کے معیاروں اور اعمالِ صالحہ کے معیاروں کو بہتر کر کے یا کرنے کی کوشش کر کے اپنی دنیا اور آخرت سنوار رہی ہوتی ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے مستقبل کی منزلیں بھی متعین کر رہی ہوتی ہے۔ اس لئے ایک احمدی عورت کی ذمہ داری کئی چند ہو جاتی ہے، کئی گنا بڑھ جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح نظر رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے جو توقعات ہیں ان پر پورا اُترنے کی کوشش کرے۔ خلیفۂ وقت کی طرف سے جو نصائح کی جاتی ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ دنیا کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنا اگر کسی کے مقدّر میں ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کی جماعت کے ذریعے سے یہ مقدّر کیا ہوا ہے۔ پس اگر مسیح موعود کی فوج میں شامل ہونا ہے تو اپنے اعمال پر ہر وقت نظر رکھیں۔

بعض باتوں کی طرف مَیں اِس وقت مختصراً توجہ دلاتا ہوں۔

سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ آپ اپنی دینی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے جلسے پر آئی ہیں۔ اور یہی مقصد لے کر آپ یہاں بیٹھی ہیں اور بیٹھنا چاہیے۔ جیسا کہ مَیں نے کل خطبے میں بھی کہا تھا۔ اس لئے یہاں جلسے کے پروگراموں کو پوری توجہ سے سنیں۔ یہ نہ ہو کہ ٹولیاں بنا کر بیٹھی گپیں مارتی رہیں، اپنے کپڑوں اور زیوروں کا ذکر کر رہی ہوں۔ وہی ذکر زیادہ چلتا رہے۔ سال میں تین سو پینسٹھ دن ہوتے ہیں۔ اگر دین سیکھنے کی خاطر اجتماع اور جلسے کے دن ملا کر کُل پانچ دن یا چھ دن بھی آپ دین سیکھنے کے لئے نہیں دے سکتیں، اپنے آپ کو دنیا کے کاموں سے کلیۃً علیحدہ نہیں کر سکتیں تو اپنے روحانی معیار اونچے کرنے کی کوشش کرنے والی کس طرح کہلا سکتی ہیں۔ اور جب آپ لوگ پوری توجہ سے جلسے کے پروگرام نہیں سنیں گے تو لاشعوری طور پر بچوں پر بھی اس کا اثر پڑ رہا ہو گا کہ جلسہ بھی ایک طرح کا میلہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس سوچ کو بڑی سختی سے ردّ فرمایا ہے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

باقی صفحہ نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔

لیکن ایک مومن جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو سمجھتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں

لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔

مخلوق کی ہمدردی میں جہاں ضرورتمندوں کی ضرورت کا خیال رکھنا ہے وہاں ان کے دین و ایمان اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا خیال رکھنا بھی ہے۔

اس زمانے میں بھی علاوہ مادی ضروریات کے پورا کرنے کے جس کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہے، غریبوں کی مدد کرنا ضروری ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے روحانی ضروریات پوری کرنے کے لئے مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے۔

اس زمانے میں جماعت احمدیہ ہی مومنین کی وہ جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتی ہے جس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تکلیف اٹھا کر یہ خرچ کرتے ہیں اور اس یقین سے خرچ کرتے ہیں کہ جہاں یہ خرچ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں یہ بھی تسلی ہے کہ صحیح طریق سے خرچ ہوگا۔ اس بات کا اعتراف تو بعض غیر لوگ بھی کئے بغیر نہیں رہتے کہ جماعت کا مالی نظام اور خرچ بہترین ہے۔

چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے۔ چندے بھی ان لوگوں سے وصول کئے جاتے ہیں جن کے بارے میں کم از کم یہ پتا ہو کہ یہ غلط قسم سے کمایا ہوا مال نہیں ہے اور اگر ہے تو نظام جماعت چندہ نہیں لیتی۔ اور اگر پھر بھی لیا جاتا ہے تو وہ اگر مجھے پتا لگے تو بہر حال یا تو چندہ واپس کیا جاتا ہے یا ان عہدیداروں کو معطّل کیا جاتا ہے۔

پس اصل چیز یہ ہے کہ قربانی کر کے دینا اور پاک مال میں سے دینا، تبھی اس میں برکت پڑتی ہے۔

آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اس لئے مَیں ان چند قربانی کرنے والوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں جو مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ صرف امیر ممالک میں نہیں بلکہ غریب ممالک اور بالکل نئے شامل ہونے والے احمدی جو ہیں ان کے دل بھی اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد کس طرح پھیرتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ باوجود تنگی کے وہ قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔

مالی قربانیوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بیشمار واقعات ہیں جو میرے پاس آئے لیکن میرے لئے مشکل ہو گیا تھا کہ ان میں سے کون سے نکالوں۔ چند ایک میں نے پیش کئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تقریباً ہر ملک میں رہنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا نوازتا ہے۔

مختلف ممالک کے افراد جماعت کے مالی قربانیوں کے حیرت انگیز ایمان افروز اور روح پرور واقعات کا تذکرہ

جائزے کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا رواج جتنا ہونا چاہئے وہ نہیں ہے یا کم از کم میرے خطبات براہ راست نہیں سنتے۔ جماعت اتنا بے شمار جو خرچ کرتی ہے یہ جماعت کی تربیت کے لئے ہے۔ اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو repeat خطبہ آتا ہے اس کو سننا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں۔ دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔ یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا اس لئے ہمیں پتا ہے کیا کہا گیا۔ خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے۔

1934ء میں احرار جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے۔ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں کرتے تھے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کر کے دنیا میں مشنری بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔ تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا۔ اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔

گزشتہ سال (2015ء۔2016ء) میں عالمگیر جماعت احمدیہ کو تحریک جدید میں ایک کروڑ 9 لاکھ 33 ہزار پاؤنڈز سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی ہے۔ الحمدللہ۔

عالمی طور پر جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر اور اس کے بعد جرمنی، برطانیہ اور امریکہ رہے۔

مختلف پہلوؤں سے بڑے بڑے ممالک کی تحریک جدید میں مالی قربانی کے جائزے۔

اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 11/نومبر 2016ء بمطابق 11/نبوت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت النور، کیلگری، کینیڈا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر مالی قربانیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتّقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔‘‘ فرماتے ہیں ’’کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق الٰہی کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بِدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے اور اس آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔ پس مال کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 96-95۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

ایک اور اقتباس ہے وہ بھی پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

’’بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔‘‘ پھر فرمایا ’’مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 76۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آجکل کی دنیا سمجھتی ہے کہ مال کو جمع کرنا اور اسے صرف اپنے آرام و آسائش کے لئے خرچ کرنا ہی ان کے لئے خوشی اور سکون کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن ایک مومن جس کو دین کا حقیقی ادراک اور شعور ہو سمجھتا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے دنیا کی نعمتیں اور سہولتیں انسان کے لئے پیدا فرمائی ہیں لیکن زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے، تقویٰ پر چلنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنا ہے اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو اس آیت میں بیان فرمایا ہے جس کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی ہے کہ اصل سکون تو نیکیاں کرنے سے ملتا ہے، مال جمع کرنے سے نہیں ملتا اور نیکی اس وقت تک اپنے معیار کو حاصل نہیں کر سکتی جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کا حق ادا کرنے کے لئے وہ چیز خرچ نہ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مال و دولت ایسی چیز ہے جس سے انسان بہت محبت کرتا ہے۔ آج اگر ہم جائزہ لیں تو دنیا کے فساد اور فتنوں اور افراتفری کی وجہ دولت کی محبت اور ہوس ہے۔ پھر دنیا دار کو تو یہ بھی نہیں پتا کہ اگر اس کے پاس بہت سی دولت آ گئی ہے تو اسے خرچ کس طرح کرنا ہے۔ مغربی ممالک میں جو ترقی یافتہ ممالک کہلاتے ہیں بیشک ان میں بہت بڑے بڑے امیر لوگ بھی ہیں لیکن ان کے اخراجات کیا ہیں۔ یہاں خرچ کرنے کے لئے ان کے پاس جو چیزیں ہیں casino ہیں وہاں جا کر یہ عیاشیوں میں خرچ کرتے ہیں۔ جوؤں پہ رقم خرچ کرتے ہیں۔ بلکہ مسلمان ممالک کا بھی یہ حال ہے، مسلمانوں کا بھی کہ وہ لوگ بھی یہاں آ کر یہ عیاشیاں کرتے اور خرچ کرتے ہیں بلکہ ان کے اپنے ممالک میں ایسی جگہیں ہیں جہاں کھلے خرچ کئے جاتے ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا مَیں نے ایک رسالے میں ایک آئس کریم کا اشتہار دیکھا جو دبئی کے ہوٹل کا اشتہار تھا جس کے ایک کپ کی، جس میں دو یا تین سکوپ تھے، اس کی قیمت ساڑھے آٹھ سو ڈالر تھی کہ اس میں فلاں جگہ کا زعفران استعمال ہوا ہے اور فلاں جگہ کی فلاں چیز استعمال ہوئی ہے اور اس پہ سونے کا ورق چڑھایا گیا ہے۔ ساڑھے آٹھ سو ڈالر میں ایک غریب ملک کے ایک پورے خاندان کا بہت اعلیٰ رنگ میں گزارہ ہو سکتا ہے لیکن یہ لوگ ایک کپ آئس کریم کھانے میں لگا دیتے ہیں۔ تو جن کے پاس پیسہ بے انتہا ہو ان کو پتا ہی نہیں کہ خرچ کس طرح کرنا ہے اور کس طرح اس سے سکون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خرچ تو بیشک یہ لوگ کرتے ہیں لیکن اپنی عیاشیوں کی تسکین کے لئے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور نیکیوں کے لئے۔

لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایمان میں بڑھنے کے لئے ان لغویات اور عیاشیوں پر خرچ کرنے کی بجائے مخلوق الٰہی سے ہمدردی اور اس سے حسن سلوک پر خرچ کرو۔ اگر یہ نہیں تو اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں حاصل کر سکتے۔ مخلوق کی ہمدردی میں جہاں ضرورتمندوں کی ضرورت کا خیال رکھنا ہے وہاں ان کے دین و ایمان اور انہیں خدا تعالیٰ کے قریب لانے کا خیال رکھنا بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو بے چین رہتے تھے جس کا ذکر قرآن کریم میں بھی آیا ہے اور جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ لوگوں کی حالت دیکھ کر تُو اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا۔ وہ کیا حالت تھی جس کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے چین ہوتے تھے۔ وہ حالت ان لوگوں کی اللہ تعالیٰ سے دوری کی تھی، ایمان سے دُوری کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو تکلیف میں اس لئے ڈالتے تھے کہ یہ لوگ ایمان نہ لا کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جائیں گے۔

پس اس زمانے میں بھی علاوہ مادی ضروریات کے پورا کرنے کے جس کے لئے مال خرچ کرنا ضروری ہے، غریبوں کی مدد کرنا ضروری ہے۔ ہم احمدیوں کے لئے روحانی ضروریات پوری کرنے کے لئے مال خرچ کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ تکمیل اشاعت ہدایت کا کام اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ ہدایت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کُل انسانیت کے لئے لائے تھے اور جس کے پھیلانے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے چین تھے اس کی تکمیل کا یہ زمانہ ہے جب سب ذرائع میسر ہیں۔ جس طرح یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا گیا تھا اسی طرح اب یہ کام آپ کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ ان کے سپرد ہے جو یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ امیر لوگ تو اپنی عیاشیوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اس کثرت سے ان کے پاس دولت ہے کہ ان کو پتا نہیں چلتا کہ وہ خرچ کیا کریں، کس طرح کریں۔ ساری ضروریات پوری کرنے کے بعد انہیں سمجھ نہیں آتی کہ اس دولت کا کیا کرنا ہے کیونکہ ان کا دین اور انسانی ہمدردی کا خانہ تو عموماً خالی ہوتا ہے تو پھر عیاشیوں اور بیہودگیوں کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن مومن وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زائد مال ہی نہیں بلکہ حقیقی نیکی حاصل کرنے کے لئے اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اس مال سے خرچ کرو جس سے تمہیں محبت ہے۔ بیشک بعض امراء بھی بعض چیریٹیز (charities) میں خرچ کرتے ہیں، صدقہ و خیرات بھی کر دیتے ہیں لیکن ان کے خرچ ان کی آمد کے مقابلے میں بہت کم ہوتے ہیں اور پھر ان میں کوئی باقاعدگی نہیں ہوتی۔ پس باقاعدگی سے اور نیک مقاصد کے پورا کرنے کے لئے نیکیاں کمانے کے لئے صرف مومن خرچ کرتا ہے اور اس زمانے میں جماعت احمدیہ ہی مومنین کی وہ جماعت ہے جو ایک نظام کے تحت اشاعت اسلام کے لئے خرچ کرتی ہے جس میں مختلف ذرائع سے تبلیغ کے کام ہیں اور مخلوق سے ہمدردی کی وجہ سے ان کے حق ادا کرتے ہوئے ان پر خرچ کیا جاتا ہے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو تکلیف اٹھا کر یہ خرچ کرتے ہیں اور اس یقین سے خرچ کرتے ہیں کہ جہاں یہ خرچ اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے والا بنائے گا وہاں یہ بھی تسلی ہے کہ صحیح طریق سے خرچ ہو گا۔ اس بات کا اعتراف تو بعض غیر لوگ بھی کئے بغیر نہیں رہتے کہ جماعت کا مالی نظام اور خرچ بہترین ہے۔

ہمارے کبابیر کے مبلغ نے ایک واقعہ لکھا کہ یروشلم یونیورسٹی کے دو ریٹائرڈ پروفیسر اپنے دو بیرونی مہمان دوستوں کے ساتھ ہمارے مشن کبابیر میں آئے۔ ان کے ساتھ جماعت کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ نظام جماعت کا بتایا گیا۔ ان مہمانوں میں ایک آسٹریا سے تعلق رکھنے والے پروفیسر تھے۔ وہ آخر پر کہنے لگے کہ مجھے جماعت احمدیہ کی جو سب سے اچھی بات لگی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی جماعت کا مالی نظام نہایت پاک اور صاف ہے۔ کہنے لگے کہ دنیا میں صرف پاکیزہ مال سے انقلاب لے کر آنا شاید آپ لوگوں کے مقدر میں ہی لکھا ہوا ہے اور اس کے لئے آپ کو مبارک ہو۔

اور چندوں کے لئے پاکیزہ مال بہت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اپنے اس مال سے دو جو پاک مال ہو، جو جائز طریقے سے کمایا ہوا مال ہو۔ دھوکہ دے کر کمایا ہوا مال نہ ہو۔ ٹیکس بچا کر کمایا ہوا مال نہ ہو۔ یا کسی بھی طریقے سے غلط رنگ میں کمایا ہوا مال نہ ہو۔ پس چندے بھی ان لوگوں سے وصول کئے جاتے ہیں جن کے بارے میں کم از کم یہ پتا ہو کہ یہ غلط قسم سے کمایا ہوا مال نہیں ہے اور اگر ہے تو نظام جماعت چندہ نہیں لیتی۔ اور اگر پھر بھی لیا جاتا ہے تو وہ اگر مجھے پتا لگے تو بہرحال یا تو چندہ واپس کیا جاتا ہے یا ان عہدیداروں کو معطّل کیا جاتا ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ قربانی کر کے دینا اور پاک مال میں سے دینا، تبھی اس میں برکت پڑتی ہے۔ اور جب یہ غیروں کو بتایا جائے تو وہ بھی اس کا اعتراف کرتے ہیں جیسا کہ اس پروفیسر نے کہا۔ پھر یہ بات اس دنیا دار کو بھی نظر آ گئی کہ انقلاب لانے والے یہی لوگ ہیں۔

پس جب تک ہماری نیتیں نیک رہیں گی۔ جب تک ہم پاکیزہ مال کمانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور اس کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں گے یقیناً تب ہم انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکیں گے اور یہ انقلاب ہمارے سے مقدر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ ہے۔ کوئی دنیاوی انقلاب ہم نے نہیں لانا بلکہ روحانی انقلاب لانا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دنیا میں پہنچانا ہے۔ توحید کا قیام کرنا ہے اور مخلوق کے حق ادا کرنے ہیں۔ اور یہ کوئی انسانی باتیں نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھانے کا وعدہ کیا ہوا ہے جو یہ کام سرانجام دیں گے، جو آپ کے کام کی تکمیل کے لئے ہر قربانی کرنے والے ہوں گے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کی وفا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے۔‘‘ فرماتے ہیں: ’’اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے مواقف‘‘ یعنی جتنا جتنا جماعت کا ایمان ہے اور

جوان کی حالت ہے۔ صحابہ کا مقام تو بہت اونچا تھا لیکن اس زمانے میں ان صحابہ کا مقام بھی بلند تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے تھے۔ فرماتے ہیں ''اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 337-336۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ''میری دینی اغرض و مقاصد میں ہمیشہ دل کھول کر چندے دیئے ہیں''۔ فرمایا کہ ''ہر شخص کم و بیش اپنی استطاعت اور مقتدرت کے موافق حصہ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس اخلاص اور وفاداری سے ان چندوں میں شریک ہوتے ہیں۔'' فرمایا کہ ''مَیں یہ خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق و وفا دکھایا ہے جو صحابہ ساعت العُسر میں دکھاتے تھے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 338۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)۔ یعنی تنگی کے موقع پہ دکھاتے تھے۔ ایک موقع پر آپ نے افراد جماعت کے معیار قربانی کو دیکھ کر اس حیرت کا بھی اظہار فرمایا تھا کہ کس طرح یہ لوگ اتنی قربانی دیتے ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں میں وہ انقلاب پیدا کیا جو دنیاوی خواہشات کو پس پشت ڈال کر، پیچھے کر کے دین کو مقدم کرنے والا تھا۔ لیکن کیا قربانی کی جو روح آپ نے اپنے اُن ماننے والوں میں پیدا کی تھی جو براہ راست آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے تھے وہ ختم ہو گئی؟ اُس وقت تک تھی؟ اگر ایسا ہوتا اور اگر ایسا ہے تو پھر جماعت کے قدم ترقی کرنے والے کبھی نہیں ہو سکتے اور نہ کبھی ترقی کی طرف اٹھتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ سے یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور اس کے لئے مخلص اور فدائی اور قربانیاں کرنے والی جماعت کی بھی ضرورت تھی۔ اسی طرح آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ آپ کے بعد یہ نظام خلافت جاری ہو گا جو آپ کے کام کی تکمیل کرے گا اور جس کے ساتھ جڑ کر مخلصین اس کام کو سرانجام دیں گے۔ چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کس طرح پورے فرماتا چلا جا رہا ہے۔ مخلصین کی ایک جماعت ہے اور خلافت کے ساتھ جڑ کر جان، مال اور وقت کی قربانی دے رہی ہے۔

کیونکہ آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بھی کروں گا اس لئے مَیں ان چند قربانی کرنے والوں کے کچھ واقعات پیش کرتا ہوں جو مالی قربانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ صرف امیر ممالک میں نہیں بلکہ غریب ممالک اور بالکل نئے شامل ہونے والے احمدی جو ہیں ان کے دل بھی اللہ تعالیٰ احمدیت قبول کرنے کے بعد کس طرح پھیرتا ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ باوجود تنگی کے وہ قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہیں۔

چنانچہ مبلغ انچارج گنی کناکری لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جماعت ہے سُومبُویادی (Soumbouyady) اس کی مسجد کے امام اپنی مسجد سمیت اس سال جماعت میں شامل ہوئے۔ جب انہیں جماعت کے مالی نظام اور تحریک جدید کی اہمیت وغیرہ کے متعلق بتایا گیا تو کہنے لگے کہ میں نے خود بھی چندہ اور زکوٰۃ پر بہت زیادہ لیکچر دیئے ہیں لیکن اتنا مضبوط اور جامع مالی نظام مَیں نے کہیں اور نہیں دیکھا اور نہ کبھی ایسے نظام کے بارے میں سنا تھا۔ چنانچہ موصوف نے اسی وقت چندے کی ادائیگی کی اور کہا کہ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آئندہ ہر ماہ ہماری ساری جماعت چندہ ادا کرے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غریب علاقے کے ہیں اور غربت کا جو معیار یورپ میں یا مغرب میں ہے اس کے بھی انتہائی نچلے درجے کے غریب ہیں۔ لیکن قربانیوں میں یہ سب سے اعلیٰ درجہ پر پہنچنے والے لوگ ہیں۔

پھر یہ صرف ایک ملک کا قصہ نہیں بلکہ یہ ہوا دنیا کے بہت سے ممالک میں چل رہی ہے۔ پہلے گنی کناکری کا ذکر ہوا تھا تو اب آئیوری کوسٹ کے مبلغ صاحب بھی لکھتے ہیں کہ ہم تبلیغ کے لئے ایک گاؤں کوپنگے (Kopingue) میں گئے اور انہیں جماعت کا پیغام پہنچایا۔ تمام مرد و زن نے بہت غور سے ہماری تبلیغ سنی۔ ایک دوست کہنے لگے کہ پہلے بھی یہاں کافی لوگ تبلیغ کے لئے آ چکے ہیں لیکن اس طرح کا خوبصورت پیغام ہم نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ چنانچہ اس کے بعد تین سو کے قریب لوگوں نے اسی وقت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ اس کے بعد انہیں جماعت کے مالی نظام اور تحریک جدید کے بارے میں بتایا گیا اور باتوں باتوں میں یہ ذکر بھی ہو گیا کہ تحریک جدید کا جو سال ہے آج اس کا یہ آخری دن ہے۔ اس پر گاؤں کے چیف اور امام نے گاؤں والوں سے کہا کہ ہم بیشک آج احمدی ہوئے ہیں اور احمدیت میں آج شامل ہوئے ہیں لیکن ہر صورت میں اس مبارک تحریک میں شامل ہوں گے۔ چنانچہ گاؤں والوں نے فوری طور پر دس ہزار فرانک جمع کر کے تحریک جدید میں ادا کئے۔

پھر قربانی کا ایک واقعہ افریقہ کے ایک اور ملک تنزانیہ کے موانزہ ریجن کا ہے۔ وہاں کے ایک دوست کا تحریک جدید کا وعدہ دو لاکھ شلنگ کا تھا جس میں سے انہوں نے ایک لاکھ شلنگ کی ادائیگی کر دی تھی جبکہ ایک لاکھ بقایا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ اکتوبر میں امیر صاحب نے انہیں توجہ دلائی کہ ابھی آپ کے ذمہ ایک لاکھ شلنگ بقایا ہے اور تحریک جدید کا سال ختم ہو رہا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ میں اس وقت سفر پہ ہوں لیکن مَیں کوئی انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے ایک بس ڈرائیور کے ہاتھ یہ رقم بھجوا دی اور اسے یہ کہا کہ یہ میرا چندہ ہے جس کی ادائیگی بہت ضروری ہے اور وہاں پہنچتے ہی یہ ساری رقم معلم کو دے دینا۔ اس کا نام بتایا، پتہ دیا۔ چنانچہ وہ بس ڈرائیور جونہی بس اسٹینڈ پر پہنچا اس نے معلم صاحب کو فون کر کے کہا کہ آپ کی امانت میرے پاس ہے آ کے لے جائیں۔ جب معلم چندہ لینے گئے تو ڈرائیور نے معلم سے کہا کہ وہ بھی احمدی ہونا چاہتا ہے۔ اس بس ڈرائیور کے بیوی بچے پہلے احمدی ہو چکے تھے لیکن وہ خود نہیں ہو رہا تھا کہ تسلی نہیں ہے۔ کہنے لگا مجھے اس بات نے بہت متاثر کیا ہے کہ اس مادی دور میں جہاں انسان مال سے بہت محبت کرتا ہے اور ہم تو غریب علاقے کے لوگ ہیں، کس طرح اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگ پیدا کئے ہیں جو اللہ کی راہ میں مال دے کر حقیقی خوشیاں اور سکون پاتے ہیں۔ اس طرح احمدی دوست جنہوں نے بس ڈرائیور کے ذریعہ سے اپنا چندہ بھجوایا تھا ان کا یہ چندہ بھجوانا اس غیر احمدی کو بھی احمدیت میں شامل کرنے کا باعث بن گیا۔ پس یہ ہیں وہ نیک نیتی سے دیئے ہوئے چندے جن کے نتائج فوری طور پر نکلتے ہیں۔ مالی قربانی جو محبوب مال میں سے دی گئی ہے وہ ایک سعید روح کی اصلاح کا باعث بن گئی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ پھل دینے کے مختلف ذرائع استعمال کرتا ہے۔

اسی طرح سینیگال کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کے ایک ممبر عمر صاحب کے والد جو کہ غیر احمدی تھے گنی کناکری سے انتہائی بیماری کی حالت میں آئے۔ ابتدائی ادویات اور چیک اَپ کے بعد ڈاکٹروں نے پراسٹیٹ کا آپریشن تجویز کیا لیکن عمر دیالو صاحب کے پاس اتنی رقم نہیں تھی کہ وہ اپنے والد کا آپریشن کروا سکتے اور اتنا بڑا قرضہ لینا بھی ان کے لئے مشکل نظر آ رہا تھا۔ بیحد پریشان تھے۔ کہتے ہیں کہ اکتوبر کا پہلا ہفتہ شروع ہوا تو جمعہ کے خطبہ میں جب میں نے تحریک جدید کے بارے میں توجہ دلائی تو اگلے روز عمر صاحب مشن ہاؤس آئے اور کہنے لگے میری تحریک جدید کے چندے کی رسید کاٹ دیں۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے ان کے حالات کا پتا تھا میں نے انہیں کہا کہ آپ کے پہلے حالات ایسے ہیں، والد بیمار ہیں آپ یہ قربانی کس طرح کریں گے۔ انہوں نے کہا کل جو آپ نے خطبہ دیا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے سودا ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے سودا کرنے آیا ہوں اس لئے آپ میری رسید کاٹیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں دو دن کے بعد جب ان کے گھر ان کے والد کی عیادت کرنے کے لئے گیا تو ان کے والد باہر کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے اور عمر صاحب کچھ دیر کے بعد آئے اور کہنے لگے کہ آج میری تجارت کامیاب ہو گئی کہ اللہ کے فضل سے والد بالکل ٹھیک ہیں اور درد وغیرہ کچھ نہیں ہے۔ کچھ دن کے بعد ڈاکٹر نے بھی دوبارہ چیک اَپ کیا تو اس نے کہا کہ آپریشن کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد ان کے والد نے بھی بیعت کر لی۔ تو یہ بعض دفعہ نقد سودے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ گزشتہ ہفتے مَیں نے مسجد کے افتتاح پر بھی یہاں کے ایک شخص کا ذکر کیا تھا کہ کس طرح اس نے مسجد کی خدمت کو ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اس کے لئے بہت بڑی رقم کا انتظام کر دیا۔ ایک دنیادار تو شاید اس کو اتفاق سمجھے لیکن خدا پر یقین رکھنے والا اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ یقیناً اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو ہوا۔

اسی طرح کانگو کنشاسا کی ایک جماعت Vunda Mulunde کے ایک احمدی دوست ایوب Kukondolo صاحب کہتے ہیں کہ میں پہلے جماعتی کاموں میں حصہ نہیں لیتا تھا۔ میرا بیٹا ہمیشہ بیمار رہتا تھا اور اس کے علاج معالجہ پر بہت خرچ ہوتا تھا۔ کہتے ہیں پھر مجھے لوکل عاملہ میں سیکرٹری مال کی ذمہ داری دی گئی۔ اس پر میں نے سوچا کہ جب مجھے سیکرٹری مال بنایا گیا ہے تو میری مالی قربانی جماعت کے لئے نمونہ ہونا چاہئے۔ اب ایک دور دراز رہنے والے ایک ملک میں چھوٹی سی جگہ پر ایک غریب آدمی کو یہ خیال آتا ہے کہ جب مجھے سیکرٹری مال بنایا گیا تو میری قربانی کا معیار بھی دوسروں سے زیادہ بہتر ہونا چاہئے۔ کہتے ہیں میں نے باقاعدگی سے چندہ دینا شروع کر دیا اور چندے کی برکت سے میرے حالات میں بھی تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ زندگی پُرسکون اور خوشحال ہونے لگی۔ میرا بیٹا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیماریوں سے محفوظ ہے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ سب جماعت کی خدمت اور مالی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔

پیٹ کاٹ کر قربانی کرنے کا محاورہ استعمال ہوتا ہے۔ سنا تو تھا لیکن اس کی حقیقت تک انسان نہیں پہنچ سکتا جب تک بعض ایسے واقعات سامنے نہ آئیں۔ غریبوں کی قربانیوں کے معیار دیکھ کر یہ چیزیں سامنے آتی ہیں۔

گیمبیا میں Yeeda گاؤں کی ایک خاتون نے احمدیت قبول کی۔ تحریک جدید کے بارے میں جب انہیں بتایا گیا تو اس خاتون نے جواب دیا کہ میرے گھر میں صرف چاول خریدنے کے لئے سو ڈلاسی پڑے ہوئے ہیں۔ چاول بالکل ختم ہو چکے ہیں۔ اس خاتون نے یہ بھی بتایا کہ اس کا اکلوتا بیٹا جو اس کے خاندان کو سپورٹ کرتا تھا وہ دو سال سے غائب ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ فوت ہو چکا ہو گا۔ اب اس کا کوئی اَتا پتا نہیں لیکن ساتھ ہی اس خاتون نے کہا کہ ٹھیک ہے مَیں گزارہ کر لوں گی، کھانے کے لئے کہیں سے ادھار لے لوں گی۔ یہ رقم جو ہے یہ تحریک جدید کے چندے میں دے دیں۔ اللہ تعالیٰ خود میرا کوئی بندوبست کر دے گا۔ اس واقعہ کے تین دن بعد ہی اس کا وہ لڑکا جو دو سال سے غائب تھا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ چاول کی دس بوریاں بھی لے کر آیا اور بہت بڑی رقم لے کر آیا۔ تو اس لڑکے نے بتایا کہ جب وہ غائب تھا تو

اس عرصے میں وہ تعمیرات کا کام سیکھتا رہا اور اب اسے شہر میں رہتے ہوئے بہت بڑے اور اچھے ٹھیکے ملنے لگ گئے ہیں۔ تو یہ خاتون خود کہنے لگیں کہ یہ میری اس وقت کی مالی قربانی کی برکت ہے اور میں آئندہ ہمیشہ حصہ لوں گی۔

کیا یہ انقلاب نہیں ہے جو دور بیٹھے ہوئے لوگوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی وجہ سے پیدا کر دیا ہے؟ یقیناً ہے۔ اس عورت کی ایمانی حالت دیکھیں کس درجے پر پہنچی ہوئی ہے کہ اس نے اپنی بھوک کی کوئی پرواہ نہیں کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی جو اس سے سلوک فرمایا وہ بھی حیران کن ہے۔

مالی سے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک احمدی خاتون جن کی عمر اسّی سال کے قریب ہے بڑا باقاعدہ چندہ دیتی ہیں۔ ایک دن گھر سے پیدل چل کر جو ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا مشن ہاؤس آئیں اور گرمی میں ان کا برا حال تھا۔ ان ممالک میں گرمی بھی بڑی پڑتی ہے۔ اِنہوں نے کہا کہ آپ مجھے بتا دیتیں میں آ کے چندہ لے لیتا۔ کہنے لگیں کہ مجھے مالی قربانی کا جب سے پتا لگا ہے کہ اس کی کیا اہمیت ہے تو مَیں نہیں چاہتی کہ اس کا ثواب ضائع کروں۔ ایک تو پیدل چل کے آئیں اس لئے کہ رکشہ پہ جو پیسے لگنے تھے وہ بھی میں چندے میں دے دوں۔ تو یہ ہیں لوگوں کے معیار جو دور دراز علاقوں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس طرح احمدیوں کے ایمانوں کو ذاتی تجربات میں سے گزار کر تقویت بخشتا ہے وہ بھی ہر واقعہ سے ظاہر ہوتی ہے۔

بینن کے معلم زکریا صاحب ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہیں کہ ایک جماعت سنوے پوتا (Sinwe Kpota) کے صدر کی نوکری چلی گئی جس کی وجہ سے وہ بڑے پریشان تھے۔ انہی دنوں انہیں تحریک جدید کی یاددہانی کروائی گئی۔ کچھ دن کے بعد انہوں نے بتایا کہ جب مجھے چندے کی یاددہانی کروائی گئی تو سخت فکر ہوئی۔ میں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ کوئی ذریعہ پیدا فرما دے کہ میں اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کر دوں اور کہتے ہیں کہ میں نے رات بھی بہت بے چینی سے گزاری۔ صبح فجر کی نماز سے فارغ ہوا تو کام کی تلاش میں ایک قریبی گاؤں میں چلا گیا۔ وہاں مجھے کوئی کام نہیں ملا لیکن ایک آدمی اپنے جانور بیچنے کے لئے کہیں جا رہا تھا میں نے اس کی کچھ مدد کر دی۔ اس شخص نے مجھے پانچ سو فرانک دیئے۔ کہتے ہیں مَیں نے ان پیسوں میں سے دو سو فرانک سے کچھ کھانے کا سامان لیا۔ سو فرانک اپنے بچے کو دیئے سکول جاتا ہے اور دو سو فرانک چندہ میں ادا کر دیئے۔ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس حقیر سی قربانی کے بدلے ایسا فضل فرمایا کہ چندہ دینے کے ٹھیک چار دن کے بعد ان کو کام مل گیا اور اتنی جلدی اور ایسا مناسب کام مل جانا محض اتفاق نہیں ہے بلکہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ یہ افریقہ سے واقعات ہیں۔

پھر اب انڈیا سے بھی ان کے انسپکٹر تحریک جدید لکھتے ہیں۔ صوبہ جات آندھرا اور تلنگانہ کے انسپکٹر شہاب الدین صاحب کہتے ہیں کہ حیدر آباد کے ایک دوست ایک غریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تجارت میں بیس ہزار روپے سے کام شروع کیا۔ ایک چھوٹی سی دکان چلاتے ہیں۔ نمازوں کے اوقات جب ہوتے ہیں تو دکان بند کر دیتے ہیں۔ یہ ہے حقیقی مومن کی شان کہ پھر کاروبار بند کرے۔ اور کہتے ہیں کہ سال میں ایک ماہ کی مکمل آمد تحریک جدید میں ادا کرتے ہیں۔ اس سال بھی انہوں نے ساٹھ ہزار روپے تحریک جدید میں دیئے۔ کرائے کے مکان میں رہتے ہیں۔ کہتے ہیں ایک دن میں نے انہیں کہا کہ آپ اپنا ذاتی گھر خرید لیں۔ اس پر کہنے لگے کہ جیسا چل رہا ہے چلنے دیں۔ دنیا ویسے بھی اس طرح ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے کہ مال جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتا رہوں۔

اسی طرح پاکستان سے نائب وکیل المال لکھتے ہیں کہ سیالکوٹ کے ایک خادم کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ پندرہ ہزار روپیہ ان کا وعدہ تھا جو میں نے انہیں کہا کہ پندرہ ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کر دیں تو انہوں نے ایک لاکھ روپیہ کر دیا۔ انہوں نے جوتے ایکسپورٹ کرنے کا کاروبار شروع کیا اور کہتے ہیں شروع میں پانچ ہزار چندہ دیتے تھے۔ پھر دس ہزار دیا۔ پھر آگے بڑھایا۔ پندرہ ہزار سے بڑھایا، لاکھ کیا۔ اب وہ کہتے ہیں چندوں کی برکت سے جس فیکٹری کو انہوں نے کرائے پر لیا ہوا تھا وہ فیکٹری انہوں نے خرید لی اور کاروبار بھی اچھا ہو گیا۔

اسی طرح انڈونیشیا سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ وہاں کے ایک شخص نے کہا کہ اگر میرے پاس موٹر سائیکل ہو تو مجھے اپنے بیٹے کے ساتھ جمعہ پڑھنے کے لئے آسانی ہو جائے گی تو ہمارے مبلغ نے انہیں کہا کہ دعا کریں اور چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا اور فیملی کا تحریک جدید کا چندہ دینا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں تھوڑے عرصہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور موٹر سائیکل خریدنے کی توفیق مل گئی۔ اب اس گھر میں ایک کی بجائے تین موٹر سائیکل ہیں۔ وصیت انہوں نے کر لی ہے اور آمدنی ان کی بڑھ گئی ہے۔

یہاں کینیڈا میں بھی بعض لوگ ایسے ہیں جن کے متعلق امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ہزار ڈالر چندہ تھا جو بڑھا کے پانچ ہزار کا وعدہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادا بھی کر دیا۔ اس لئے شروع میں ہی ادا کر دیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹا جائے اور مسجد کے لئے بھی انہوں نے بیس ہزار ڈالر کی ادائیگی کی۔ اسی طرح بعض یہاں بھی ایمان افروز واقعات ہیں۔ کینیڈا کی ایک خاتون کہتی ہیں کہ میرا وعدہ ایک ہزار ڈالر کا تھا۔ پیسے نہیں تھے۔ شام کو خاوند کا فون آیا کہ فلاں شخص نے پیسے دیئے ہیں، چیک دیا ہے۔ تو مَیں نے کہا کہ ایک ہزار ڈالر کا چیک ہو گا۔ اس نے کہا تمہیں کس طرح پتا ہے؟ مَیں نے کہا اس لئے کہ مجھے فکر تھی کہ میں نے تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا تھا اور ایک ہزار ڈالرز ادا کرنا تھا اور مجھے خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ انتظام کیا ہے تو اتنی ہی رقم ہو گی۔

اسی طرح یورپ کے ممالک کے واقعات ہیں۔ یہاں نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ کروشیا کے مبلغ لکھتے ہیں کہ غربت کی وجہ سے نوکریوں کے مواقع بہت کم ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جس کے پاس کوئی انکم کا ذریعہ نہیں ہے۔ یہ لوگ یا تو اپنے رشتہ داروں کی طرف سے اگر کوئی رقم مل جائے یا اگر کوئی ایسا کام مل جائے جو ایک یا دو دن کا ہے اس سے عموماً گزارہ کرتے ہیں۔ ایک بڑی عمر کے احمدی دوست ہیں جن کو جماعتی کام کرنے کا بہت شوق ہے اور تقریباً اپنا سارا وقت جماعت کے کاموں میں صرف کرتے ہیں لیکن جب جماعت کا کام نہیں بھی کر رہے ہوتے تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی کام جس سے جماعت کو فائدہ ہو وہ کرتے رہیں۔ تقریباً ایک سال سے وہ خالی کین (can) جمع کرتے تھے تاکہ اس کو ری سائیکلنگ والوں کو دے کے کچھ رقم مل جائے۔ سال بھر انہوں نے یہ کین (can) جمع کئے اور ری سائیکلنگ والوں کو دیئے۔ سارے سال میں اس کام کے انہیں صرف تیس ڈالر ملے اور ان کو لے کے وہ سیدھے مشن ہاؤس آئے اور اس میں سے دس ڈالر چندے میں ادا کر دیئے کہ میرا تحریک جدید کے چندے کا وعدہ تھا وہ میں نے پورا کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس حساب سے سارے سال میں جو محنت انہوں نے کی اس کا ایک بٹا تین (1/3) جماعت کو دے دیا۔

جرمنی کے سیکرٹری تحریک جدید نے لکھا کہ ایک خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نام نہیں ظاہر کیا۔ تحریک جدید دفتر میں آئیں اور اپنا سارا زیور تحریک جدید میں پیش کر دیا اور زیور اتنا زیادہ تھا کہ سارا میز زیور سے بھر گیا۔ سونے کے ہار، انگوٹھیاں، چوڑیاں، کافی تعداد یہ میں چیزیں تھیں۔ لیکن انہوں نے کہا میرا نام نہیں ظاہر کرنا تاکہ میری قربانی صرف خدا تعالیٰ کی خاطر ہو۔ زیور عورت کی کمزوری ہے لیکن احمدی عورتیں ہیں جو یہ قربانیاں کرتی ہیں۔

یہاں بھی مجھے ایک احمدی عورت ملیں کہ میں نے اپنا تمام زیور چندے میں مسجد فنڈ میں یا کسی چیز میں دے دیا تھا لیکن میرے سسرال والوں کو یہ بات بہت ناپسند آئی اور وہ مجھے کہہ رہے ہیں کہ کیوں تم نے دیا اور مختلف قسم کے طعنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو اپنی خاطر قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اور ان خاتون کو بھی جنہوں نے اللہ کی خاطر قربانی کی انشاء اللہ تعالیٰ نوازے گا اور بہت دے گا لیکن ان لوگوں کو فکر کرنی چاہئے جو انہیں یا کسی کو بھی مالی قربانی سے روکتے ہیں۔ مال دینے والا بھی خدا ہے اور ناشکری کرنے والے سے لے بھی سکتا ہے اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو جن کے دل میں اس قسم کے خیالات آتے ہیں استغفار بہت زیادہ کرنی چاہئے۔

رشیا میں بھی کئی واقعات ہیں۔ ایک دوست لینار صاحب کہتے ہیں ان کے حالات کافی خراب تھے کرائے کے فلیٹ میں رہتے تھے۔ کئی مالی مشکلات میں گھرے ہوئے تھے لیکن اپنے لازمی چندے اور تحریک جدید کا چندہ اپنی توفیق کے مطابق ادا کرتے رہے۔ یہ دوست کہتے ہیں کہ چندے کی برکت سے میری بیوی کو میڈیکل کالج ختم ہونے کے بعد حکومت کی نوکری مل گئی اور حکومت نے بچوں کی رہائش کے لئے قرض بھی فراہم کر دیا۔ اب مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہو گئے ہیں اور اللہ کے فضل سے ہمارے پاس دو گاڑیاں بھی آ گئی ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور چندہ ادا کرنے کا نتیجہ ہے۔ پہلے بہت مشکل حالات میں بھی ہم چندہ دیتے رہے اور اب تو اللہ تعالیٰ نے بہت کشائش دی ہے۔ اب رشیا میں بیٹھا ہوا ایک شخص ہے اس کو بھی اللہ تعالیٰ نواز رہا ہے۔ افریقہ والے کو بھی نواز رہا ہے۔ انڈونیشیا والے کو بھی نواز رہا ہے۔ دوسرے ممالک میں بھی، یورپ میں بھی، تو یہ سب اللہ تعالیٰ کا سلوک ثابت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا تھا محبوں کی جماعت عطا کرنے کا اور ان کو ایمان میں بڑھانے کا، جو اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھتے ہیں ان کو ایمان میں بڑھاتا بھی ہے۔

مالی قربانیوں اور اس پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے بیشمار واقعات ہیں جو میرے پاس آئے لیکن میرے لئے مشکل ہو گیا تھا کہ ان میں سے کون سے نکالوں۔ چند ایک میں نے پیش کئے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تقریباً ہر ملک میں رہنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک ہے۔ جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو بے انتہا نوازتا ہے۔ ایک عقل رکھنے والے انسان کے لئے احمدیت کی سچائی کا یہی ثبوت کافی ہے کہ کس طرح قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے اس لئے کہ یہ چندے خدا تعالیٰ کی دین کی اشاعت میں خرچ ہوتے ہیں۔

غریب ممالک والے بیشک چندے دیتے ہیں لیکن ان کے اخراجات ان کے چندوں سے بہت بڑھ کر ہیں اس لئے امیر ممالک سے دیئے گئے جو چندے ہوتے ہیں وہ مرکز اُن ممالک پر خرچ کرتا ہے جن

کے اپنے بجٹ پورے نہیں ہوتے۔سینکڑوں سکول، درجنوں ہسپتال، سینکڑوں مشن ہاؤسز، سینکڑوں مساجد ہر سال تعمیر ہوتی ہیں اور ان کے لئے رقم کی ضرورت ہوتی ہے جو تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں سے پوری کی جاتی ہے۔اسی طرح ایم ٹی اے کے اوپر بھی کئی ملین ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔گو مدّ تربیت اور ایم ٹی اے کی بھی ایک مدّ ہے جس میں لوگ چندے دیتے ہیں لیکن اخراجات اس سے بہت زیادہ ہیں۔

ایم ٹی اے کے بارے میں میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جائزے کے مطابق یہاں ایم ٹی اے سننے کا رواج جتنا ہونا چاہئے وہ نہیں ہے یا کم از کم میرے خطبات براہ راست نہیں سنتے۔ جماعت اتنا بے شمار جو خرچ کرتی ہے یہ جماعت کی تربیت کے لئے ہے۔اگر وقت کا فرق بھی ہے تو جو repeat خطبہ آتا ہے تو اس کو سننا چاہئے۔ بیشمار غیر لوگ سنتے ہیں اور پھر مجھے لکھتے ہیں کہ ہم غیر از جماعت ہیں لیکن آپ کے خطبات سن رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے کو خلافت سے جماعت کا تعلق جوڑنے کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔اگر گھروں میں آپ لوگ اس طرف توجہ نہیں دیں گے تو آہستہ آہستہ آپ کی اولادیں پیچھے ہٹنا شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے ضرور پورے کرے گا انشاء اللہ۔مخلصین بھی آئیں گے اور آپ نے دیکھا کہ نئے شامل ہونے والوں میں اخلاص کتنا بڑھا ہوا ہے۔لیکن یہ نہ ہو کہ نئے آنے والے تو سب کچھ لے جائیں اور پرانے اس بات پر فخر کرتے رہیں کہ ہمارے باپ دادا صحابی تھے یا ہم پرانے احمدی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی کسی کے ساتھ کوئی رشتہ داری نہیں ہے۔اگر پرانے اپنے آپ کو دور کریں گے تو پھر باپ دادا کے صحابی ہونے سے یا ان کے رشتہ دار ہونے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔پس اس سے پہلے کہ پچھتاوا شروع ہو جائے اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ جوڑیں اور اس کا بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے دیا ہوا ہے اسے استعمال کریں۔دوسرے بھی بے شمار اچھے پروگرام ایم ٹی اے پر آتے ہیں لیکن کم از کم خطبات تو ضرور سنا کریں۔یہ نہیں کہ مربی صاحب نے ہمیں خلاصہ سنا دیا تھا اس لئے ہمیں پتا ہے کیا کہا گیا۔خلاصہ سننے میں اور پورا سننے میں بڑا فرق ہے۔

اب جیسا کہ مَیں نے کہا کہ تحریک جدید کا نیا سال کا شروع ہو رہا ہے اور پرانا سال ختم ہو رہا ہے اس نئے سال کا اعلان کرتا ہوں۔میرے خیال میں کینیڈا سے پہلی دفعہ یہ اعلان ہو رہا ہے۔

یہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس کی وسعت اتنی ہو چکی ہے کہ 1934ء میں احرار جماعت کو ختم کرنے کی باتیں کرتے تھے۔قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی باتیں کرتے تھے۔اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریک جدید کا اعلان کر کے دنیا میں مشنری بھیجنے کا منصوبہ بنایا۔تبلیغ کا ایک جامع منصوبہ بنایا گیا۔اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں جماعت احمدیہ کو جانا جاتا ہے اور 209 ممالک میں جماعت قائم ہو چکی ہے۔آج بحیثیت جماعت، جماعت احمدیہ ہی ہے جس پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔کہاں تو احراری قادیان سے احمدیت کی آواز کو ختم کرنے کی بات کرتے تھے اور کہاں آج دنیا کے اس مغربی کونے سے ساری دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو آپ کا ایک غلام اور ادنیٰ خادم پہنچا رہا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا وہ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے۔پس یہ بھی ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ باتیں ان پر ذمہ داریاں ڈالتی ہیں اور اس ذمہ داری کو ادا کرنا آپ سب کا فرض ہے۔اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

اب مَیں تحریک جدید کے نئے سال کا بھی اعلان کرتا ہوں اور حسب روایت کوائف بھی کچھ پیش کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک جدید کا جو سال گزرا ہے 31/اکتوبر کو ختم ہوا۔یہ بیاسیواں (82) سال تھا اور یکم نومبر سے تراسیواں (83) سال شروع ہو چکا ہے جس کا مَیں نے اعلان کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو رپورٹس آئی ہیں ان کے مطابق تحریک جدید کے مالی نظام میں اس سال عالمگیر جماعت احمدیہ کو کُل ایک کروڑ نو لاکھ تینتیس ہزار پاؤنڈ سٹرلنگ کی قربانی کی توفیق ملی ہے۔الحمد للہ۔یہ وصولی گذشتہ سال سے سترہ لاکھ سترہ ہزار پاؤنڈ زائد ہے۔

جماعتوں کی پوزیشن کے لحاظ سے پاکستان تو ہمیشہ ہوتا ہی پہلے نمبر پہ ہے۔اس کو چھوڑ کر نمبر ایک جرمنی ہے۔نمبر دو برطانیہ ہے۔نمبر تین امریکہ ہے۔نمبر چار کینیڈا ہے۔نمبر پانچ بھارت ہے۔چھ آسٹریلیا ہے۔سات مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔آٹھواں انڈونیشیا ہے۔پھر نویں پر مڈل ایسٹ میں جماعت ہے۔دسواں غانا ہے اور گیارھواں سوئٹزرلینڈ۔سوئٹزرلینڈ کا کیونکہ فی کس چندہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے نام لکھ لیا، نہیں تو دس تک ہی اصل لسٹ ہے۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے امریکہ پہلے نمبر پر ہے۔پھر سوئٹزرلینڈ۔پھر یوکے۔پھر فن لینڈ۔پھر سنگاپور۔ پھر جرمنی۔ سویڈن۔ ناروے۔ جاپان۔ کینیڈا۔ اور ان سے پہلے اصل میں تو مڈل ایسٹ کی جماعتوں کا ہم نام نہیں لیتے وہ پانچ جماعتیں ان سے اوپر ہیں۔

افریقن ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں ماریشس نمبر ایک ہے۔ پھر غانا ہے۔ پھر نائیجیریا۔ پھر گیمبیا۔ پھر ساؤتھ افریقہ۔ پھر برکینا فاسو۔ پھر کیمرون۔ سیرالیون۔ لائبیریا۔ تنزانیہ اور مالی۔

شامل ہونے والوں کی تعداد میں بھی اللہ کے فضل سے اس سال نوّے ہزار کا اضافہ ہوا ہے اور چودہ لاکھ چار ہزار سے زائد لوگ شامل ہوئے ہیں اور اس میں بھی زیادہ کوشش جو کی گئی ہے وہ بینن نے کی ہے۔ نائیجر نے کی ہے۔ مالی نے کی ہے۔ برکینا فاسو نے۔ غانا نے۔ لائبیریا نے۔سینیگال نے اور کیمرون نے۔دنیا کو ہر جگہ اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

دفتر اوّل کے جو کھاتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب جاری ہیں اور اس میں چندے آ رہے ہیں ان کے رشتے داروں کی طرف سے یا بعض خود زندہ ہیں تو ان کی طرف سے۔

پاکستان میں جو تین بڑی جماعتیں ہیں ان میں اوّل لاہور ہے۔دوم ربوہ ہے۔سوم کراچی ہے۔ اور اس کے بعد وصولی کے اعتبار سے دس شہری جماعتیں جو ہیں اس میں نمبر ایک اسلام آباد۔ پھر ملتان۔ پھر کوئٹہ۔ پشاور۔ گوجرانوالہ۔ حیدرآباد۔ حافظ آباد۔ میانوالی۔ کوٹلی۔ خانیوال اور بہاولپور۔

زیادہ قربانی کرنے والے پاکستان کے دس اضلاع۔ باوجود غربت کے پاکستان کے چندے بہت اعلیٰ معیار کے ہوتے ہیں۔ سیالکوٹ نمبر ایک۔ پھر فیصل آباد۔ پھر سرگودھا۔ گجرات۔ عمرکوٹ۔ اوکاڑہ۔ نارووال۔ میرپور خاص۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ منڈی بہاؤالدین اور میرپور آزاد کشمیر۔

جرمنی کی پہلی دس جماعتیں۔ روئیڈر مارک Rödermark، نوئیس، وائن گارڈن Weingarten، راؤن ہیم ساؤتھ rainham south، فلورز ہائم Flörsheim، لمبرگ Limburg، کولون Cologne، کوبلنز Koblenz، نیدا Neida، مہدی آباد۔

اور ان کی پہلی دس لوکل امارتیں جو ہیں ہیمبرگ۔ پھر فرینکفرٹ۔ پھر گراس گراؤ۔ مورفیلڈن والڈورف۔ ویزبادن۔ پھر ڈٹسن باخ۔ پھر آفن باخ۔ پھر من ہائم۔ پھر ڈامسٹڈ۔ پھر رِیڈشٹڈ۔

مجموعی ادائیگی کے لحاظ سے برطانیہ کی پہلی پانچ ریجنز ہیں۔لندن بی۔ پھر لندن اے۔ پھر مڈ لینڈز۔ پھر نارتھ ایسٹ۔ پھر ساؤتھ ریجن۔ اور ادائیگی کے لحاظ سے دس بڑی جماعتیں جو ہیں وہ مسجد فضل نمبر ایک پہ۔ پھر ووسٹر پارک۔ پھر گلاسگو۔ برمنگھم ساؤتھ۔ پھر نیومولڈن۔ پھر بریڈفورڈ۔ پھر اسلام آباد۔ پھر جلنگھم۔ پھر موسک (Mosque) ویسٹ پھر ومبلڈن پارک۔

فی کس ادائیگی کے لحاظ سے وہاں کی پہلی پانچ ریجنز ہیں۔ ساؤتھ ویسٹ۔ پھر اسلام آباد۔ پھر سکاٹ لینڈ۔ پھر مڈ لینڈز۔ نارتھ ایسٹ۔ اور بڑی جماعتیں جو ہیں بروملے اینڈ لیوئیشم۔ Leamington Spa۔ اسلام آباد۔ Scunthorpe۔ برمنگھم ساؤتھ۔ ووسٹر پارک۔ جلنگھم۔ بورن متھ اینڈ ساؤتھ ہیمپٹن۔ مسجد فضل، موسک (Mosque) ویسٹ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی لوکل امارات۔ پیس ولیج نمبر ایک پہ ہے۔ نمبر دو وان ہے۔ پھر کیلگری۔ پھر برامٹن۔ پھر وینکوور۔ پھر مسی ساگا۔ اور کینیڈا کی جماعتوں میں وصولی کے لحاظ سے ایڈمنٹن ویسٹ پہلے۔ پھر ڈرہم۔ پھر سسکاٹون ساؤتھ۔ سسکاٹون نارتھ۔ ملٹن ایسٹ۔ آٹوا ویسٹ۔ پھر آٹوا ایسٹ۔ پھر ریجائنا۔ میرا خیال تھا کہ لائیڈ منسٹر کی جماعت بھی اچھی ایکٹو جماعت ہے۔ صدر صاحب بھی بڑے فعال کام کرنے والے لگتے تھے۔ وہاں لوگوں کے مالی حالات بھی مجھے بتایا گیا کہ اچھے ہیں۔ ان کی کوئی پوزیشن نہیں آئی۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے امریکہ کی جماعتیں۔ سلیکون ویلی۔ پھر اوش کوش نمبر دو۔ پھر ڈیٹرائٹ۔ پھر سیٹل۔ پھر یارک۔ پھر سینٹرل ورجینیا۔ لاس اینجلس۔ پھر سلور سپرنگ۔ پھر سنٹرل جرسی۔ شکاگو ساؤتھ ویسٹ۔ پھر لاس اینجلس ویسٹ۔

انڈیا کی پہلی دس جماعتیں۔ کیرولائی (کیرالہ)۔ کالی کٹ (کیرالہ)۔ پھر حیدرآباد۔ آندا پردیش۔ پھر پتھاپریم (کیرالہ)۔ پھر قادیان۔ پھر کنانور ٹاؤن (کیرالہ)۔ پھر پینگاڈی (کیرالہ)۔ پھر دہلی۔ پھر کلکتہ (بنگال)۔ پھر سلور (تامل ناڈو)۔

انڈیا کے پہلے دس صوبہ جات جو ہیں ان میں پہلے نمبر پہ کیرالہ۔ پھر کرناٹک۔ پھر آندھرا پردیش۔ پھر تامل ناڈو۔ پھر جموں کشمیر۔ پھر اڑیسہ۔ پھر پنجاب۔ بنگال۔ دہلی اور مہاراشٹرا۔ انڈیا میں گزشتہ چند سالوں سے بڑی ترقی ہے۔ پہلے یہاں بہت پیچھے تھے۔

آسٹریلیا کی پہلی دس جماعتیں۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے لوگ آگے بڑھ رہے ہیں۔ ملبرن بیروک۔ پھر کاسل ہل۔ پھر ACT کینبرا۔ پھر مازڈن پارک۔ پھر برزبن۔ لوگن۔ پیزتھ۔ ملبرن لانگ وارن۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ۔ پلمپٹن۔ ملبرن ایسٹ۔ اور اسی طرح فی کس ادائیگی کے لحاظ سے دس جماعتیں۔ تسمانیہ۔ برزبن نارتھ۔ ACT کینبرا۔ سڈنی میٹرو۔ ڈارون پیرامیٹا۔ ملبرن بیروک۔ پرتھ۔ مازڈن پارک۔ کاسل ہل۔

اللہ تعالیٰ ان سب شامل ہونے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق دے اور خلافت سے ہمیشہ ان کا مضبوط تعلق قائم کرتا رہے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ کینیڈا 2016ء
....................از صفحہ نمبر 20

ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ ماہین منصور بنت چوہدری منصور احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزم دانیال ملک ابن مکرم حبیب اللہ طارق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ زابیہ نوین شاہ بنت مکرم سید نوعید لقمان شاہ صاحب کا نکاح عزیزم اظہر حسین ابن مکرم امتیاز حسین صاحب کے طے پایا۔

☆......عزیزہ کاشفہ طارق بنت مکرم طارق احمد نسیم صاحب کا نکاح عزیزم فہد محمود ابن مکرم عامر خالد محمود صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور نکاحوں کی مبارکباد دی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 33 فیملیز کے 165 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں وان، بریمپٹن، ملٹن، مسی ساگا، پیس ولیج، ٹورانٹو اور میپل سے آئی تھیں۔ یہ سبھی فیملیز بھی اپنی زندگیوں میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پا رہی تھیں۔ ان فیملیز نے جو چند گھڑیاں اپنے آقا کے قرب میں گزاریں وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ ہیں اور ان کے لئے اور ان کے بچوں کے لئے یادگار لمحات ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادت ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے ختم ہوا۔

بعدازاں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر سے ''مسجد بیت الاسلام'' کے لئے روانہ ہوئے راستہ کے دونوں اطراف پیس ولیج کے باسیوں کا ایک ہجوم تھا۔ ایک طرف مرد حضرات تو دوسری طرف خواتین اور بچیاں کھڑی تھیں۔ قدم قدم پر السلام علیکم حضور! کی آوازیں اس قدر بلند ہو رہی تھیں کہ کچھ سنائی نہ دیتا تھا۔ عشق و محبت اور فدائیت کا ایک شور برپا تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کے ہاتھ میں کیمرہ تھا اور ایک ایک قدم پر بیسیوں تصاویر بن رہی تھیں۔ یہ فدائی لوگ اپنے پیارے آقا کے ایک ایک لمحہ کو اپنے کیمروں میں محفوظ کر رہے ہیں۔

احمدیہ پیس ولیج کا سارا ماحول ہی بڑا روح پرور ہے۔ یہ ایام بہت ہی مبارک اور برکتوں اور اللہ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں۔ اس امن کی بستی کا ہر مکین، ہر مرد، عورت، بچہ، بوڑھا ان برکتوں سے فیضیاب ہو رہا ہے۔ پیاسوں کی پیاس بجھ رہی ہے۔ آنکھیں پیارے آقا کے دیدار سے سیراب ہو رہی ہیں۔ دل تسکین پا رہے ہیں اور ایمان بڑھ رہے ہیں۔

تقریب آمین

مسجد بیت الاسلام میں تشریف آوری کے بعد پروگرام کے مطابق پہلے تقریب آمین ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت کریمہ سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

☆......عزیزم ماہوم احمد، نجیب احمد خان، سفیر احمد، سلمان احمد، عباس مویز شافی، عریج عمران، ارسلان احمد ساجد، فوزان ساجد خواجہ، حمزہ فراز قریشی، مہیمن احمد ملک، مدثر احمد، عدیل حلیم باجوہ، عیان احمد، حسن یعقوب، عیان بٹ، ابدال احمد افضال، عزیزم عابد محمود، ابراہیم اسد اللہ انصر

☆......عزیزہ امۃ النور، سائرہ ساغر خواجہ، صبا عطیۃ السلام، عافیہ نیاب احمد، الینہ بشیر، عائشہ طاہر، نبیلہ احمد، نادیہ لیاقت، رائنیہ ایمان باجوہ، امۃ الہادی، خدیجہ بشریٰ محمود، عائشہ علیانہ، عتیقہ تجل، ہادیہ احمد نور، عشاء ملک، مریم مرزا۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

11/ اکتوبر 2016ء بروز منگل

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجکر پندرہ منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 21 فیملیز کے 97 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی جماعتوں سکاربرو، ملٹن، مسی ساگا، ٹورانٹو، وان، بریمپٹن، پیس ولیج اور ریکس ڈیل کے علاوہ نائیجیریا، سیریا اور پاکستان سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔ یہ سبھی وہ خوش نصیب لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو مل رہے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے بارہ بجے تک جاری رہا۔

سکاربرو مسجد بیت العافیت میں حضور انور کا ورود مسعود

آج پروگرام کے مطابق سکاربرو (Scarborough) شہر میں ''مسجد بیت العافیت'' کے افتتاح کی تقریب تھی۔ بارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سکاربرو کے لئے روانگی ہوئی۔ قافلہ پولیس کے Escort میں روانہ ہوا۔ پولیس کے بارہ موٹر سائیکل قافلہ کو آگے، پیچھے اور دائیں، بائیں Escort کر رہے تھے۔

یہاں ''مسجد بیت الاسلام'' (Maple) سے سکاربرو کا فاصلہ 49 کلومیٹر ہے۔

ایک بجکر تیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد بیت العافیت'' سکاربرو تشریف آوری ہوئی۔ مقامی احباب مرد و خواتین اور بچوں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ بچوں نے دعائیہ خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل امیر فرحت ناصر صاحب اور مبلغ سلسلہ سکاربرو حنان سوہی صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس موقع پر سکاربرو جماعت کے دونوں حلقوں سکاربرو ساؤتھ اور سکاربرو نارتھ کے صدران نے اور عاملہ کے ممبران نے بھی حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد لوکل امیر سکاربرو مکرم فرحت ناصر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ''مسجد بیت العافیت'' کے کوائف پیش کئے۔

سکاربرو جماعت کینیڈا کی پرانی جماعتوں میں سے ایک ہے۔ 1970ء سے پہلے یہاں احمدی آ کر آباد ہوئے۔ اب اس جماعت کے دو حلقے ہیں اور تجنید پانچ صد پچاس (550) ہے۔

سال 2008ء میں یہاں جماعت کو ایک چرچ کی عمارت خریدنے کی توفیق ملی۔ یہ عمارت 1911ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ ابتدا میں ایک ریسٹورنٹ کے طور پر استعمال کی گئی۔ 2002ء میں اس کا استعمال بطور چرچ کے شروع ہوا۔ اس عمارت کو اب مسجد کی شکل دی گئی ہے۔ یہ ''مسجد بیت العافیت'' یونیورسٹی آف ٹورانٹو سے چند منٹ کے فاصلہ پر ہے۔

یہ عمارت 1.3 ملین ڈالرز میں حاصل کی گئی۔ جس میں سے ایک ملین ڈالر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے پیش کیا اور بقیہ تین لاکھ کی رقم لوکل جماعت کے ممبران نے ادا کی۔ اس قطعہ زمین کا رقبہ 1.1 ایکڑ ہے۔ مسجد کا جو مین ہال ہے اس کا رقبہ 2800 مربع فٹ ہے۔ اور مسجد میں دو صد لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔

اس پر حضور انور نے استفسار فرمایا کہ مسجد کے ہال کا جو رقبہ ہے اس میں تو چار صد سے زائد لوگ، چار صد پچاس لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں اس پر لوکل امیر صاحب نے عرض کیا کہ اصل میں اتنے ہی لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں جیسا کہ حضور انور نے فرمایا ہے لیکن جو یہاں کے قانونی تقاضے ہیں اس کے مدنظر دو صد کی تعداد رکھی گئی ہے۔

مسجد کے علاوہ لائبریری بھی بنائی گئی ہے اور ایک مربی ہاؤس بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ آفسز بھی ہیں اور مسجد کے بیرونی احاطہ میں 65 گاڑیاں پارک کی جا سکتی ہیں۔

حضور انور کے استفسار پر لوکل امیر صاحب نے بتایا کہ مسجد کے مینارہ کی اونچائی 30 فٹ ہے اور گنبد بھی بنایا گیا ہے۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب جماعت جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب بھی موجود تھے۔ حضور انور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ جو جرمنی میں مساجد بنا رہے ہیں وہاں مینارہ کی اونچائی 13 میٹر رکھتے ہیں۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے عرض کیا کہ ایسا ہی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں آباد احمدیوں اور نمازوں کی حاضری کا جائزہ لیا اور فرمایا اب مسجد کو آباد کرنا بھی آپ کا کام ہے۔ صرف اس بات پر خوش نہ ہو جائیں کہ آپ نے مسجد بنالی ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو ایک طرف ایک سیرین احمدی دوست مکرم فراس شعلان صاحب کی فیملی کھڑی تھی۔ فراس شعلان صاحب نے 2010ء میں بیعت کی تھی اور فروری 2016ء میں یہ فیملی سمیت کینیڈا آ گئے۔ ان کی حضور انور کے ساتھ 9/ اکتوبر 2016ء کو پہلی فیملی ملاقات تھی۔ لیکن یہ میاں بیوی ہی آئے تھے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ بچوں کو کیوں لے کر نہیں آئے تو انہوں نے بتایا کہ ان کی ایک بچی ذہنی مریضہ ہے جو بہت شور کرتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے سب بچوں کو ہی ساتھ نہیں لا سکے۔ یہ فیملی Scarborough میں رہتی ہے۔

حضور انور نے انہیں فرمایا تھا کہ میں نے وہاں سکاربرو میں مسجد کے افتتاح کے لئے آنا ہے تو آپ اپنے بچوں کو وہیں لے آئیں۔ چنانچہ آج یہ فیملی اپنے بچوں کو لے کر آئی ہوئی تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت اس فیملی کے پاس تشریف لے گئے اور بیمار بچی کے سر پہ ہاتھ پھیرا اور دعا دی اور سب بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقات کے بعد فراس صاحب کی حالت نہایت جذباتی تھی وہ رو رہے تھے اور بار بار کہہ رہے تھے کہ اللہ نے ہم پر خاص فضل فرمایا ہے کہ خلیفہ وقت خود چل کر ہمارے پاس آیا ہے اور ہمیں برکتوں سے نوازا ہے۔

ملاقات کے بعد ان کی بیمار بیٹی سے اس کا نام پوچھا گیا تو اس نے فوراً بتا دیا۔ پھر باری باری اس کے والدین اور بہن بھائیوں کے نام پوچھے گئے تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے بتاتی چلی گئی۔ اس کے والد صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ پوچھنے پر کہنے لگے کہ خدا کی قسم یہ اس کی زندگی میں پہلا موقع ہے کہ سب کے نام اسے یاد رہے ہیں اور ترتیب کے ساتھ بتاتی جا رہی ہے۔ بچی کی والدہ نے بھی اسی بات کا اظہار کیا۔

بچی کی والدہ نے حضور انور کے ساتھ ملاقات میں ذکر کیا تھا کہ اُس نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ حضور انور سے اپنی بیٹی کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کر رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی دعا سے انہیں یہ نشان دکھایا اور ان کی رؤیا بھی پوری ہوگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس دوران بچے ایک لائن میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو ازراہ

شفقت چاکلیٹ عطافرمائیں۔

ایک احمدی دوست مکرم باسط اعوان صاحب مسجد بیت العافیت کے قریب ہی 43 گھروں پر مشتمل ایک کمپلیکس تعمیر کررہے ہیں۔مکرم امیر صاحب کینیڈا نے اس کا نقشہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ باسط اعوان صاحب خودبھی اس موقع پر موجود تھے۔موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اپنے اس پراجیکٹ کے لئے دعا کی درخواست کی۔جس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لائبریری میں تشریف لے آئے جہاں لوکل امارت کی مجلس عاملہ اور سکاربرو کے دونوں حلقوں کی مجلس عاملہ نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ارشادفرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کی مجالس عاملہ بھی آجائیں۔ چنانچہ ان دونوں مجالس نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

مقامی جماعت نے ایک کیک تیار کیا ہوا تھا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کیک کے مختلف حصے کئے۔

بعدازاں دوبجکر پینتالیس منٹ پر یہاں سے واپس پیس ویلج کے لئے روانگی ہوئی۔ پولیس نے واپسی پر بھی قافلہ کو Escort کیا۔تین بجکرتیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیس ویلج تشریف آوری ہوئی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پرتشریف لے گئے۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں 33 فیملیز کے 170 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات حاصل کیا۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی جماعتوں، نارتھ یارک ویسٹن، ابورڈ آف پیس، سکاربرو، ایکس ڈیل، کچنر واٹرلو، مسی ساگا، لنڈن اونٹاریو اور نیوفاؤنڈلینڈ سے آئی تھیں۔ New Foundland سے آنے والی فیملیز دوہزار چھ صد کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے ملاقات کے لئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطافرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

....

تقریب آمین

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل پینتیس (35) بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

احسن موعود طاہر، ایشاء ناصر، امین طاہر، ایشل عثمان، سامیہ خلت باجوہ، علینہ چوہدری، عمارہ حلیم، امیر حلیم، اریان فیزان حامد، عطاء الحیٔ باسل مظفر، جاذبہ خان، عیان زبیر، تفرید احمد ڈوگر، فوزیہ سلطان، کشف مصطفیٰ، لائبہ حلیم، ماریہ آفتاب، سندس حلیم، نداء الرحمٰن مہار، طاہر کاہلوں، عیاں مصطفیٰ، فاتح زمران ہادی، ملیحہ قمر، صباحت علی، عائلہ ممتاز، شیخ سفیر احمد، عاتقہ سہیل، عاقب مسعود کھوکھر، فوزیہ قمر، ہدیٰ عبدال، شمائلہ حیات، سنیہا خاں ظہور، تشفاء محمود، امۃ الحیٔ، ذیشان چوہدری۔

آخر پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

مسجد بیت الاسلام، ایوان طاہر (جامعہ احمدیہ، مرکزی مشن ہاؤس) جامعہ ہوسٹل پیس ویلج (Peace Village) کے گھر بجلی کے رنگ برنگے قمقموں سے جگمگا رہے ہیں اور یہ امن کی بستی رات کو بھی اتنی روشن دکھائی دیتی ہے کہ دن کا گمان ہوتا ہے اور چراغاں کا منظر ایک عجیب خوشی کی کیفیت پیدا کرتا ہے اور پھر اس بستی کے مکین حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہاں بابرکت قیام سے جو خوشی ومسرت اور لطف وسرور اور تسکین قلب پارہے ہیں وہ ناقابل بیان ہے۔

....

12/اکتوبر 2016ء بروز بدھ

....

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پرتشریف لے گئے۔

صبح حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

CBC کے جرنلسٹ کو انٹرویو

آج پروگرام کے مطابق CBC (کینیڈین براڈکاسٹنگ کارپوریشن) کے انتہائی اہم اور سینئر جرنلسٹ Mr. Peter Mansbridge حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لینے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ Mr. Peter کینیڈا کے سب سے بلند پایہ اور قابل قدر جرنلسٹ ہیں۔صرف کسی ملک کے صدر یا وزیر اعظم کا انٹرویو لیتے ہیں۔موصوف صدر امریکہ باراک اوبامہ اور کینیڈا کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو کے انٹرویو لے چکے ہیں۔ CBC ٹیلیویژن چینل کینیڈا میں سب سے زیادہ دیکھے جانے والے چینلز میں سے ہے۔

گیارہ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں انٹرویو کا آغاز ہوا۔

جرنلسٹ Peter نے انٹرویو کے آغاز میں حضورانور کو کینیڈا میں خوش آمدید کہا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شکریہ ادا کیا۔

✻......**جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ** یہ ہمارے لئے سنہری موقع ہے کہ ہم ان اہم مسائل پر گفتگو کرسکیں جو مسلمان اور غیرمسلمان لوگوں کے لئے اہم ہیں۔خاص طور پر 9/11 کے بعد سے جس کو اب تقریباً 15 سال ہوچکے ہیں۔ بہت سی کوششیں ہوئی ہیں کہ کسی طرح مسلمانوں اور غیرمسلمانوں کے درمیان جو فاصلے ہیں ان کو ختم کیا جائے لیکن اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ نارتھ امریکہ اور یورپ میں یہ فاصلے بڑھ رہے ہیں۔آپ کے خیال میں ایسا کیوں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضورانور نے فرمایا: میرے خیال میں یہی ایک اہم مسئلہ نہیں ہے جس کو ہمیں حل کرنا ہے۔ اگر 9/11 کے بعد فاصلے پیدا بھی ہوئے یا دشمنیاں ہوئیں، تو اس کی وجہ 9/11 نہیں بلکہ اس سے پہلے 1991ء کی عراق جنگ ہے۔ مگر اب جو موجودہ صورتحال ہے، میرے خیال میں 2008ء اقتصادی بحران کا نتیجہ ہے۔اس بحران کے نتیجہ میں بہت سے نوجوانوں کی ملازمتیں ختم ہوگئیں ان کے پاس کچھ کرنے کو نہیں تھا جس کی وجہ سے ان کی پریشانیوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔اور مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس کی سازش تھی کہ اس کے بعد عرب دنیا میں عرب سپرنگ کا دور چلا اور القاعدہ کو دوبارہ توجہ کا مرکز بنایا گیا اور جب وہ ناکام ہوئے تو داعش نے جنم لیا۔تو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ مغربی حکومتوں نے فاصلوں کو کم کرنے کی کوشش کی۔ یہ ان میں سے ایک وجہ ہے جو میں نے بیان کی ہے۔

✻......**اس کے بعد جرنلسٹ نے عرض کیا:**۔آپ نے کچھ وضاحت سے اس پر روشنی ڈالی ہے۔آپ کے خیال میں اس کے نتیجہ میں مسلمان اور غیر مسلمانوں کے تعلقات پر خاص طور پر کیوں اثر پڑا؟

اس پر حضورانور نے فرمایا:۔آپ اگر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں سب سے زیادہ فساد مسلمان ممالک میں ہورہا ہے۔ وہ وہاں اپنے ہی لوگوں کو ماررہے ہیں۔ عرب سپرنگ کی تحریک چلی اس پر بعض مسلمان لوگ اور تنقیدنگار یہ کہتے ہیں کہ مغربی طاقتوں نے اپنا کردار صحیح طریق پر ادا نہیں کیا۔انہوں نے حکومتوں کے خلاف باغی گروہوں کی مدد کی اور انہیں بعد میں اپنی غلطی کا احساس ہوا۔اور عراق کی جنگ میں بھی یہی ہوا اور اب کہتے ہیں کہ لیبیا کہ بارہ میں بھی ہم سے غلطی ہوئی اور حکومت بدلنے کے بعد ہماری کوئی منصوبہ بندی نہیں تھی۔ اور اب سب دیکھ رہے ہیں کہ شام میں کیا ہوتا ہے یہ حکومت کامیاب ہوتی ہے یا نہیں۔اب حالات پہلے سے بہت مختلف ہیں۔عراق کی جنگ میں کسی اور بڑی طاقت نے مخالفت نہیں کی اور نہ ہی لیبیا میں مگر اب دو بڑی طاقتوں کا آمنا سامنا ہے یعنی روس اور امریکہ۔روس نے دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ نے کوئی ان کے مفاد کے خلاف قدم اٹھایا تو وہ جوابی کارروائی کریں گے۔تو حالات کافی پیچیدہ ہیں۔

✻......**اس پر جرنلسٹ نے کہا:**۔ آپ کو روس اور امریکہ کے حالات کے بارہ میں کافی پریشانی ہے۔ آپ اس طرف گزشتہ تقریباً دوسال سے توجہ دلا رہے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا:۔تقریباً دوسال سے روس اپنی فوج اور جنگی سازوسامان میدان میں لایا ہوا ہے تو یہ پریشانی کی بات ہے۔اور مسلمان دنیا میں فساد برپا ہے اور اب باقی دنیا بھی اس فساد کی لپیٹ میں آرہی ہے۔مغربی ممالک 9/11 کے بعد مسلمانوں سے بددل ہوئے ہوں لیکن مسلمانوں کو 9/11 کی وجہ سے اتنی فکر نہیں تھی۔ان کی پریشانی تو اس وقت بڑھی جب ان کے اپنے ممالک کے حالات بگڑنے لگے۔

✻......**جرنلسٹ نے سوال کیا:**۔آپ ایک امن پسند رہنما ہیں جو کہ محبت نہ کہ نفرت اور ہم آہنگی نہ کہ غلط فہمی اور رواداری کی نہ کہ لڑائی کی تعلیم دیتے ہیں۔تو آپ کا پیغام اپنے ماننے والوں کے علاوہ دوسرے لوگوں میں کیوں نہیں جڑ پکڑ رہا؟

اس پر حضورانور نے فرمایا:۔ جہاں تک احمدی مسلمان کا تعلق ہے، ہم اس پیغام کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔اور جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو یہ ایک لمبی تاریخ ہے اور اس کے لئے ہزار سال پیچھے جانا پڑے گا۔آج سے 1400 سال پہلے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات کو بھلا دیں گے۔ اور پھر چودھویں صدی کے سر پر ایک شخص آئے گا یعنی ایک روحانی وجود جو اسلام کی سچی تعلیمات کو زندہ کرے گا اور اس کے سچے پیغام کو لوگوں تک پہنچائے گا۔ اس شخص کی آمد کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی پیشگوئیاں فرمائیں جن میں مخصوص ایام میں سورج اور چاند گرہن کی پیشگوئی بھی ہے۔ یہ نشان اپنے وقت پر 1894 میں مشرقی ممالک اور 1895ء میں مغربی ممالک میں نظر آیا۔اس کے علاوہ اور بھی نشانات ہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے جیسے کہ اونٹنیاں سواری کے لئے استعمال نہیں کی جائیں گی بلکہ نئی سواری کے ذرائع، میڈیا اور رابطہ کے نئے ذرائع یہ تمام نشانات ظاہر ہوچکے ہیں۔ اور اس شخص نے ہمیں اسلام کی یہ سچی تعلیم دی جن کو اگر دو جملوں میں بیان کیا جائے تو یہ ہے کہ انسان کے اوپر دو حقوق کا ادا کرنا ہے ایک حقوق اللہ اور ایک حقوق العباد اور اگر اس کو مزید اجمالاً کہا جائے تو ان الفاظ میں کہہ سکتے ہیں کہ 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'۔

ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جس شخص کے بارہ میں پیشگوئیاں تھیں وہ شخص آچکا ہے۔ اور اس نے تن تنہا 126 سال قبل ہندوستان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں دعویٰ کیا۔ اس کے بعد احمدیت پھیلنا شروع ہوئی اور آپؑ کی وفات کے وقت آپؑ کے چار لاکھ ماننے والے تھے اور اب جماعت دنیا کہ تقریباً 209 ممالک میں پھیل چکی ہے اور دن بدن

ترقی کی منازل طے کررہی ہے۔اور یہی سچا پیغام ہے جس کو لوگ قبول کررہے ہیں اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو رہے ہیں اور اگر شامل نہیں ہوتے تو کم ازکم وہ مانتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات جو جماعت احمدیہ پیش کررہی ہے یہی سچی تعلیمات ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** جب آپ پیشگوئیوں کی بات کرتے ہیں، تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ مسلمان دنیا میں ہم ایک نازک موڑ پر ہیں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا: بالکل، یہ بھی ایک پیشگوئی تھی کہ اگر تم اللہ کی تعلیم کو نہیں مانو گے اور سچی تعلیمات پر عمل نہیں کرو گے تو اس کے نتائج تمہیں بھگتنے پڑیں گے۔ اور اس کا ایک نتیجہ بذریعہ جنگ انسانیت کی تباہی بھی ہے۔ اور انسانیت کی تباہی کے اور بھی بہت سے ذرائع ہیں جن میں جدید ایٹمی ہتھیار بھی شامل ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** آپ کے خیال میں یہ تباہی آسکتی ہے؟

اس پر حضورانور نے فرمایا: اگر ہم اپنی ذمہ داریاں جو خدا تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہیں اور اس میں تمام مخلوق شامل ہے چاہے وہ مسلمان ہوں یا کوئی اور ہو، چاہے دہریہ ہوں۔ ہمیں اپنی ذمہ داریاں نبھانی ہوں گی۔

❁......**جرنلسٹ نے کہا:۔** ہم دیکھتے ہیں کہ بعض دفعہ ان کشیدگیوں میں اضافہ ہوتا ہے اور مختلف لوگ اس کا مختلف ردّعمل دکھاتے ہیں۔ گزشتہ دو سال میں امریکی صدارتی مقابلہ میں ایک امیدوار نے کہا ہے کہ ہم تمام مسلمانوں پر امریکہ میں داخلہ ممنوع کردیں گے یا کم سے کم ان پر بہت سی سختیاں عائد کردیں گے۔ بہت سے امریکی لوگوں کا رجحان پہلی بات کی طرف ہے کہ مسلمانوں کا امریکہ میں داخلہ ممنوع کردیا جائے گا۔ آپ کا اس بارہ میں کیا کہنا ہے؟

اس پر حضورانور نے فرمایا:۔ آپ نے کہا کہ اگر وہ جیت گیا تو اور یہ ''اگر'' بہت بڑا ہے۔ بہرحال جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے تو ہم تو سچے اسلام کے پیروکار ہیں اور ہم کسی بھی قسم کی انتہا پسندی کو نہیں مانتے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ مسلمانوں کو جہاد کی اجازت صرف دفاعی طور پر دی گئی تھی جب کہ مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی گئی تھی اس وقت تلوار کے ذریعہ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کی ضرورت تھی۔ اور اب جب کہ مسلمانوں پر جنگ مسلط نہیں کی جارہی تو ہمیں بھی انتہا پسندی یا بدلہ یا تلوار کے ذریعہ دفاع کی ضرورت نہیں۔

جہاں تک باقی مسلمانوں کا تعلق ہے تو ممکن ہے کہ وہ مسلمانوں کا داخلہ ممنوع کردے لیکن وہ ان لاکھوں مسلمانوں کا کیا کرے گا جو پہلے سے امریکہ میں رہتے ہیں۔ وہ ان سے کیسا سلوک کرے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن اپنے بیانات بدلتا رہتا ہے۔ چند روز قبل اس نے عورتوں کے بارہ میں بات کی اور پھر اسے معافی مانگنی پڑی اور اس لئے اپنی باتوں پر خود بھی یقین نہیں رکھتا۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ جیت گیا تو وہ اس قسم کے کوئی اقدامات نہیں کرے گا۔ اور لاکھوں امریکی اس کے مخالف ہیں۔ اور اگر اس نے ایسی روک تھام کی تو تمام ملک میں فساد ہوں گے۔ اگر وہ مشکلات پیدا کرتا ہے اور شہریوں کی حق تلفی کرتا ہے تو اس کے نتیجہ میں فساد ہوں گے۔ اور ابھی تو اس قسم کے کوئی قوانین بھی نہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مسلمان بدلہ لیتے ہیں اور بغیر کسی وجہ کے نہایت ظالمانہ طریق سے لوگوں کو مارتے ہیں اور یہ صرف مسلمان ہی نہیں ہیں جو ایسا کرتے ہیں بلکہ اس ملک میں ایسے جنونیوں کی کمی نہیں جو آئے دن کسی سکول یا یونیورسٹی میں لوگوں کو مار دیتے ہیں۔ اور یہ سب تو امریکہ میں پہلے ہی ہو رہا ہے اور وہاں بندوقوں پر کوئی پابندی بھی نہیں ہے۔ اور اگر صدارت کے اس امیدوار نے ایسا کوئی قدم اٹھایا تو میں سمجھتا ہوں کہ خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ یہ لوگ حکومت کے خلاف محاذ آرائی کریں گے اگر حکومت مسلمانوں کے خلاف کوئی ظالمانہ قدم اٹھاتی ہے۔ اگر ایک آدمی (دہشت گرد) اتنا نقصان کرسکتا ہے تو بہت سارے لوگ مل کر کیا نہیں کرسکتے۔

میرے خیال میں جو بھی امریکہ کا صدر ہوگا وہ کوئی بھی فیصلہ بغیر سوچے سمجھے نہیں کرے گا۔ امید تو یہی ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** چلئے کچھ کینیڈا کے بارہ میں گفتگو کرتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ایک پول کے نتائج پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ سی بی سی نے کیا تھا اور اس میں ایک سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ 68 فیصد کینیڈین لوگوں کا خیال ہے کہ اقلیتوں کو مزید کوشش کی ضرورت ہے کہ وہ معاشرہ کا حصہ بنیں جبکہ امریکہ میں اسی سوال کے جواب میں صرف 53 فیصد لوگوں نے اس رائے کا اظہار کیا۔ آپ اس سے کیا سمجھتے ہیں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا: چاہے کینیڈا ہو، امریکہ ہو یا کوئی مغربی ملک ہو کیونکہ لاکھوں لوگ جرمنی میں بھی آئے ہیں۔ اگر یہ پناہ گزین مستقل طور پر ان ممالک میں سکونت اختیار کرتے ہیں تو پھر ان پر لازم ہے کہ وہ امن وامان سے رہیں اور ان کے معاشرہ کا حصہ بنیں۔

لیکن جہاں تک مذہب کا تعلق ہے وہ اس سے بالکل مختلف چیز ہے۔ ہم احمدی مسلمان معاشرہ کا حصہ ہیں اور یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے واضح ہے کہ ''وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ جب آپ کسی ملک میں داخل ہوجائیں اور اس ملک سے ہر قسم کا فائدہ حاصل کررہے ہوں یا مستقل شہری بن جائیں تو یہ آپ پر لازم ہے کہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو استعمال کرتے ہوئے ملک اور قوم کی بہتری کیلئے کام کریں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:۔** آپ نے بعض برطانوی مساجد کے بارہ میں تشویش کا اظہار کیا اور کہا ہے کہ ان کے امام نوجوانوں کو دہشتگردی کی طرف لے جارہے ہیں یا صحیح طریق سے ان کو روکتے نہیں ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا:۔ اگر مسلمان اس طریق پر چل رہے ہیں کہ نوجوان انتہا پسندی کی طرف جارہے ہیں تو اس میں ان اماموں کا بھی ہاتھ ہے اس لئے ایسی مساجد میں گورنمنٹ کو نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ نظر رکھنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ ان مساجد میں کیا تعلیمات دی جاتی ہیں اور یہ گورنمنٹ اور ان کی ایجنسیوں کا کام ہے کہ وہ ان پر نظر رکھیں۔ اور یہ جاسوسی نہیں سمجھی جا سکتی کیونکہ یہ عوام اور قوم کی بھلائی کیلئے کام کیا جارہا ہے۔ آپ پوری قوم کی زندگی داؤ پر نہیں لگا سکتے اس لئے نظر رکھنا ضروری ہے اور اسی لئے میں نے کہا تھا کہ جب ایک نئے ملک میں آجائیں مقیم ہوجائیں تو معاشرہ کا حصہ بنیں اور جتنی بھی آپ کی صلاحیتیں ہیں، طاقت ہے ان کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کے لئے ایک مفید وجود بنیں۔

معاشرہ کا حصہ بننے کا مطلب میرے نزدیک یہ ہے کہ ہم ملکی قانون کی پیروی کریں، قوم کی بہتری کے لئے محنت کریں اور اپنی صلاحیتوں سے ملک کو فائدہ پہنچائیں۔ یہ ہے معاشرہ کا حصہ بننا۔ اور اپنے نئے ملک کے بارہ میں کبھی برا نہ سوچنا۔

اور جہاں تک مذہب کا تعلق ہے تو حکومت کو اس میں دخل نہیں دینا چاہئے۔ اور اپنے تمام شہریوں کو مذہبی آزادی فراہم کرنی چاہئے۔ اسی طرح مسلمانوں کو اپنے مذہب کی پیروی کی اجازت ہونی چاہئے۔ اگر آپ کے خیال میں معاشرہ کا حصہ بننے کا یہ مطلب ہے کہ وہ شراب پئے یا ڈانس کلب میں جائے تو مَیں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ اگر آپ کہیں کہ عورتوں سے ہاتھ ملانا معاشرہ کا حصہ ہے تو میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ایک دفعہ ایک خاتون کالم نگار نے سوال کیا کہ آپ عورتوں سے کیوں ہاتھ نہیں ملاتے، آپ معاشرہ کا حصہ کیسے بن سکتے ہیں؟ میں نے کہا کہ صرف ہاتھ ملانے سے تو انسان معاشرہ کا حصہ نہیں بنتا اور بھی کئی چیزیں ہیں جس سے حب الوطنی کا اظہار ہوتا ہے، اور نہ ہی ہاتھ ملانے سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ انسان عورتوں کی بہت عزت کرتا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ میں تمہاری عزت کرتا ہوں اگر تم مشکل میں ہو تو میں پہلا شخص ہوں گا جو تمہاری مدد اور حفاظت کے لئے تمہارے اپنوں سے پہلے آؤں گا، یہ وہ عزت ہے جو عورتوں کی ہم کرتے ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** جیسا کہ آپ نے ابھی کہا کہ اور یہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں سوال عام اٹھایا جاتا ہے اور وہ مردوں اور عورتوں کے تعلقات کے بارہ میں ہے اور مساجد میں جو عورتوں کو مقام حاصل ہے اس بارہ میں ہے۔ میں آپ کو ایک تصویر دکھانا چاہتا ہوں جو آپ کے جلسہ سالانہ کی ہے۔ اس میں ہزاروں لوگ ہیں لیکن کوئی عورت نظر نہیں آتی کیوں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا: اگر آپ عورتوں کے ہال میں جائیں تو وہاں ہزاروں عورتیں ہیں اور میں نے اپنی تقریر وہیں کی تھی۔ عورتوں کا اپنا ہال ہے اور ان کے اپنے انتظامات ہوتے ہیں۔ تو مردوں اور عورتوں میں یہ علیحدگی مذہبی تعلیمات کی وجہ سے ہے اور جو لوگ بخوشی اس کی پیروی کرتے ہیں اس پر دوسروں کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ میں انہیں کہتا ہوں جن عورتوں کو اس پر اعتراض ہے وہ عورتیں، عورتوں کے ہال میں ایک دن گزاریں اور پھر بتائیں کہ وہاں انہیں زیادہ آرام اور خوشی میسر آئی یا نہیں۔ جب عورتیں علیحدہ ہوتی ہیں تو وہ آزاد اور مردوں سے بے فکر ہوتی ہیں۔ انہیں اپنے فنکشن کرنے کی اور عورتوں کے تقاریر سننے کی آزادی ہوتی ہے اور میں بھی ان میں خطاب کرتا ہوں۔ ایک دفعہ شاید بی بی سی کی جرنلسٹ ہمارے پروگرام میں آئی، وہاں تقریباً 19 ہزار عورتیں تھیں۔ ان کا گراس رُوٹ سے لے کر سب سے بڑے لیول تک علیحدہ انتظام ہوتا ہے۔ اس جرنلسٹ نے پورا دن ہمارے ساتھ گزارنا تھا، جب وہ عورتوں کے حصہ میں گئیں تو انہیں کچھ اوپرا پن محسوس ہوا کہ یہاں کوئی مرد نہیں لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ وہاں اچھا محسوس کرنے لگیں۔ اور ان کو اس بات کی فکر نہ رہی کہ کوئی مرد انہیں دیکھ رہا ہے۔

تو یہ ایک مذہبی تعلیم ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں آتا ہے اور اس کا حکم پہلے مردوں کو ہے اور پھر عورتوں کو۔ مردوں کو حکم ہے کہ وہ اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور شہوت سے عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اس سے اگلی آیت میں عورتوں کو حکم دیا گیا کہ اسی طرح وہ بھی پردہ کریں۔ تو یہ ایک مذہبی تعلیم ہے۔ پسند ہو یا نہ ہو۔ تمام احمدی پیدائشی احمدی تو نہیں، بہت سے ایسے ہیں جو ہر سال بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوتے ہیں دوسرے فِرقوں سے دوسرے مذہب سے آتے ہیں اور کئی تو بت پرست بھی شامل ہو کر اس تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔

میں ہمیشہ عورتوں سے پوچھتا ہوں کہ وہ بے چینی تو نہیں محسوس کررہیں، اور ان کو چاہئے کہ وہ عورتوں میں وقت گزار کر تو دیکھیں۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ بعض احمدی بچیاں جنہوں نے ان تعلیمات کو گہرائی میں جاکر مطالعہ نہیں کیا وہ اظہار کریں۔ لیکن جب وہ گہرائی میں مطالعہ کریں تو ان پر اس کی حکمت واضح ہوجاتی ہے۔ اسلام کے تمام احکام میں حکمت ضرور ہے۔

میں نے ایک کالمنسٹ کا کالم پڑھا کہ زیادہ تر مرد ہی ہیں جو عورتوں کے حقوق کیلئے لڑ رہے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ عورت کا یہ حق ہے کہ وہ ننگی ہو، بغیر کسی لباس کے ہو۔ اور اس کالمنسٹ نے یہ بھی لکھا کہ اگر کوئی مسلمان عورت حجاب اوڑھنا چاہتی ہے تو کسی مرد کو سوال اٹھانے کا کوئی حق نہیں۔ اس نے یہاں تک لکھا کہ مرد تو صرف اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دلائل پیش کئے جاسکتے ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ** چونکہ آپ نے اس بات کو چھیڑا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ بہت سے غیر مسلمان لوگوں کے لئے مرد اور عورت کے تعلقات کے بارہ میں خیال ہے کہ دونوں جنس تمام معاملات میں برابر ہیں۔ اور اس ملک کی کابینہ میں بھی 50 فیصد عورتیں ہیں۔ اور کچھ ہی عرصہ قبل وزیراعظم پر سخت تنقید کی گئی کہ وہ ایسی مسجد کیوں گئے جس میں صرف مردوں کو آنے کی اجازت تھی۔ تو یہ ایک حساس معاملہ ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: میں نے اسی لئے کہا تھا کہ حکومت کو مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ بحیثیت ایک مذہبی تنظیم، فرقہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مرد و زن دونوں کو حجاب یعنی پردہ کرنا چاہئے اور کھلے عام نہیں ملنا چاہئے۔ لیکن جہاں تک سوال ہے مواقع کا تو پردہ کی وجہ سے کوئی روک نہیں۔ احمدی عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہوتی ہیں۔ ان میں ڈاکٹر، انجنیئرز، آرکیٹیکٹ، سائنسدان، ریسرچر یعنی ہر طبقہ سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ سب کام حجاب کے ساتھ ہوتے ہیں۔ پاکستان جو کہ ایک تھرڈ ورلڈ ملک ہے، وہاں بھی ہماری عورتیں زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا کہ** وقت اب تھوڑا رہ گیا ہے اور گفتگو بہت دلچسپ ہورہی ہے، میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے اتنی گہرائی میں جاکر ان سوالات کے جواب دیئے۔ میں آپ کے خیالات کینیڈا کے بارہ میں جاننا چاہوں گا۔ آپ یہاں پہلے بھی آئے ہیں اور اس دفعہ آپ کا دورہ کافی طویل ہے۔ آپ کی مساجد کینیڈا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک موجود ہیں۔ جب آپ کینیڈا تشریف لاتے ہیں تو آپ کے کیا جذبات ہوتے ہیں؟

اس پر حضورانور نے فرمایا: جہاں تک دنیاوی ترقی کا تعلق ہے تو کینیڈا ترقی کررہا ہے۔ میں جب پچھلی دفعہ آیا تھا تو یہاں گھر نہیں تھے اور اب نئی آبادی ہے جس کا مطلب ہے کہ کینیڈا کی معیشت ترقی کررہی ہے۔ اسی طرح بہت سی ضروری چیزوں میں اضافہ ہوا ہے مثلاً سڑکیں ہیں ان کی مرمت ہوتی ہے اور ان میں اضافہ بھی ہورہا ہے۔ اور کینیڈا کی عوام بہت محبت کرنے والی ہے۔

اور جہاں تک ہماری جماعت کا تعلق ہے تو یہ بھی ترقی کررہی ہے۔ ہم نے نئی مساجد کی تعمیرات کا کام شروع کیا ہوا ہے، ابھی کل ہی سکاربرو میں ایک نئی مسجد کا افتتاح کیا۔ تو ہم بھی بڑھ رہے ہیں۔ ہمارے بڑھنے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ پاکستان سے لوگ آتے ہیں اور اب شام سے بھی لوگ آرہے ہیں اور اس کے علاوہ کینیڈین بھی قبول کررہے ہیں۔ ہمارا کام تو تبلیغ کرنا ہے اور مذہبی قومیں چند سالوں میں ترقی نہیں پکڑتیں اس میں ایک مدت لگتی ہے۔ تو ہمیں

امید ہے کہ ہم اسلام کا سچا پیغام کینیڈا میں اور تمام دنیا میں پھیلا پائیں گے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ لوگ اس پیغام کو اچھا اور سچا سمجھتے ہوئے قبول کریں گے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** آپ کے خیال میں کینیڈا ایک روادار قوم ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بات درست ہے کہ کینیڈا ایک روادار قوم ہے کیوں کہ کینیڈا میں بہت سی قومیں آباد ہیں۔ اسی لئے برداشت کا جذبہ ہونا ضروری ہے۔ اگر برداشت نہ ہو تو فساد کا امکان رہتا ہے اور اپنے ہی ملک اور قوم کا نقصان ہوتا ہے۔

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** کیا کینیڈا مسلمان اور غیر مسلمان قوموں کو قریب لانے میں بہتر کردار ادا کرسکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کینیڈا اور دنیا کی تمام بڑی طاقتیں یہ کردار ادا کرسکتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت جو بھی دنیا میں ہو رہا ہے وہ ناانصافی کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ کینیڈا کا اقوام متحدہ میں بھی ایک کردار ہے اور G8 میں بھی اور اسے چاہئے کہ وہ بڑی قوموں کو چھوٹی قوموں کے ساتھ دیانتداری کا سلوک کرنے کی طرف توجہ دلائے۔ بجائے اس کے کہ یہ قومیں اپنی ویٹو پاور کا استعمال کریں انہیں دوسروں کے حقوق دینے چاہئیں۔ لیگ آف نیشنز کیوں ناکام ہوئی؟ اس لئے کہ انہوں نے اپنی طاقت کا دیانتداری سے استعمال نہیں کیا۔ اور اس وقت اقوام متحدہ میں کیا ہو رہا ہے؟ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے اور کالم نویس لکھتے ہیں کہ یہ اپنے کام نہیں کر پا رہی۔ اور 1932ء میں جو معاشی انحطاط ہوا تھا اور بڑی قوموں کی طرف سے ناانصافیاں ہوئی تھیں وہی اب ہو رہا ہے۔ اور دنیا ایک بہت بڑی تباہی کی طرف آگئی ہے اور اب تو بعض چھوٹی چھوٹی قوموں کے پاس بھی ایٹمی ہتھیار ہیں۔ تو کینیڈین گورنمنٹ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ اور لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ ہم ورثہ میں کیا چھوڑ کے جائیں گے، لولے لنگڑے بچے اور ایک تباہ شدہ دنیا؟

❁......**جرنلسٹ نے سوال کیا:** آپ نے تو نہایت بھیانک تصوّر پیش کیا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ تو ایک حقیقت ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے لاس اینجلس میں خطاب کیا، اس میں موجود ایک سینیٹر نے کہا کہ میں آپ کی بہت سی باتوں سے اتفاق کرتا ہوں لیکن جو ایٹمی ہتھیار کے حوالہ سے بات کی ہے کہ وہ استعمال کئے جاسکتے ہیں اس سے اختلاف رکھتا ہوں۔ تو گزشتہ سال اسی سینیٹر نے کہا کہ آپ کی بات درست تھی۔

آخر پر جرنلسٹ نے حضور انور کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا: آپ کا قیمتی وقت نکالنے کا شکریہ۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آپ کا بھی شکریہ۔

انٹرویو کا یہ پروگرام گیارہ بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔

....

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج صبح کے اس سیشن میں بیس فیملیز کے 114 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز مسی ساگا، بریمپٹن، پیس ویلج اور ٹورانٹو کی جماعتوں سے آئی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس پروگرام میں 37 فیملیز کے 173 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ان میں سے امریکہ اور پاکستان سے آنے والی بعض فیملیز بھی تھیں۔ سیریا سے آئے ہوئے مہاجرین کی فیملی بھی تھیں اور شہدائے لاہور کی فیملیز بھی تھیں۔ یہ سبھی ایسے لوگ تھے جو اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو مل رہے تھے اور تسکین قلب پا رہے تھے۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

تقریب آمین

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پندرہ منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ بنصرہ العزیز ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے اور تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 36 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی۔

عزیزہ سامیہ قدوس، عزیزہ ہانیہ محمود، عطیہ رزاق محمود، ساریہ کاہلوں، نداء النصر، مایہ صدیقہ ملک، روحہ احمد، عائشہ صباحت، یسریٰ احمد، فاتحہ مبین، ایشان احمد، نائلہ مجیب خان، آعزہ احمد، نہان مدثر راجہ، سمیر احمد، عمران احمد خان، کاشف مجیب خان، حزیم احمد، امیر حسین اعوان، ہاشم طارق، دانیال احمد، زکی ایان احمد، انیس احمد رانا، طلحہ اسامہ، شایان بیگ، مازن عمر، سفیر احمد، حزقیل احمد، فاض ملک، لبیب الرحمٰن، افرا احمد، سمیہ احمد، لائبہ یعقوب، ایمان سجل، کامران خاور خان، زرنب سجل۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

....

....

13/اکتوبر 2016ء بروز جمعرات

....

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس، خطوط اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ لندن مرکز، ربوہ اور قادیان سے مختلف امور پر مشتمل معاملات اور رپورٹس ہدایت کے لئے روزانہ موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دیگر پروگراموں کے ساتھ ساتھ اس ڈاک کو روزانہ ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک سے اور پھر یہاں کینیڈا کی جماعتوں سے احباب جماعت کے خطوط سینکڑوں کی تعداد میں موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ان خطوط کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مختلف دفتری امور میں مصروفیت جاری رہی۔

بعد ازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 42 فیملیز کے 180 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ یہ سبھی فیملیز وہ تھیں جنہوں نے اپنی زندگی میں اس سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہیں کی تھی۔ یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔

کینیڈا کی جماعتوں ویسٹن، وان، ملٹن، پیس ویلج، کچز، اور احمدیہ ابورڈ آف پیس کے علاوہ امریکہ اور بیلیز سے آنے والے احباب بھی شامل تھے۔

ان سبھی نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے عشاق کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق پہلے تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچے اس تقریب میں شامل ہوئے۔

عزیزہ مناہل منصور، مہناورک، نبیلہ احمد، سبیکہ اختر، ذمل احمد، عزیزہ عاتقہ یعقوب، حمامۃ الامانی نائلہ ماجد، عزیزہ مریم کاشف، ملاحت احمد، نول اسلام، ذائنہ مظفر، ذنیرہ کاشف، باسمہ مرزا، امان بٹ، شائستہ ندیم، مائشہ یاسمین ملک، شائستہ رضوان، علیزہ ہادی، روحان عظیم، زہیب احمد، باسط احمد، فارس احمد سجل، لبیق احمد پاشا، نصر سہل، دانیال خان، عبدالمقیت، فاران ناصر، کاشف ناصر، بلال احمد، راغب احمد باجوہ۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب بھی اپنی رہائشگاہ سے اپنے دفتر یا نمازوں کی ادائیگی کے لئے ''مسجد بیت الاسلام'' یا کسی پروگرام کے لئے باہر جانے کے لئے تشریف لاتے ہیں یا واپس گھر تشریف لاتے ہیں تو ہر اس راستہ پر، اس گلی میں اور اس موڑ پر جہاں سے حضور انور نے گزرنا ہوتا ہے خواتین اور بچیوں اور بچوں کا ایک ہجوم جمع ہوتا ہے۔ حضور انور کے چہرہ مبارک پر نظر پڑتے ہی ان کے ہاتھ بلند ہو جاتے ہیں اور ہر طرف سے جہاں حضور! السلام علیکم'' کی آوازیں بلند ہوتی ہیں وہاں قدم قدم پر سینکڑوں کیمرے چل رہے ہوتے ہیں اور ان چند لمحات میں ہزاروں تصاویر بن جاتی ہیں جو پیس ویلیج کے ان باسیوں کے لئے اور ان کی آئندہ نسلوں کے لئے ایک انمول خزانہ ہیں اور ان کے گھروں کی زینت ہیں اور ان کے دلوں کی بھی رونق ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ان کے لئے مبارک کرے اور دائمی برکتوں کا موجب بنائے۔ آمین۔

....(باقی آئندہ)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

Morden Motor(UK)
Specialists in
Electrical & Mechanical
Repairs & Diagnostics, Servicing, Tyres, Exhausts, Engines, Gear Box, Breaks, MOT Failure work, A-C
All Makes & Models
Rear 22-26 Morden Hall Road, Unit 2 Morden SM4 5JF
Contact: Nusrat Rai@ 07809119621
E: mordenmotor@yahoo.com

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 4

پس پہلی بات تو یہ کہ اپنے آپ کو مکمل طور پر ان دنوں میں دین سیکھنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کے لئے وقف کریں۔ تقریباً ڈیڑھ دن گزر گیا ہے اور ڈیڑھ دن ہی باقی رہ گیا ہے۔ اس میں اب خاص اہتمام کریں۔ بجائے اس کے کہ ڈیوٹی والیاں آپ کو توجہ دلائیں کہ جلسہ سنو، باتیں کر رہی ہوں تو آپ کو خاموش کروائیں کہ تقریریں سنو۔ آپ خود اس طرف توجہ کریں۔

پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ایک نصیحت فرماتا ہے اس سورۃ الفرقان میں جس کی ایک آیت کی مَیں نے تلاوت کی ہے، جیسا کہ مَیں نے بتایا اور جس کی بعض آیات آپ نے سنی ہیں کہ رحمان کے نیک بندوں میں عاجزی ہوتی ہے، تکبّر سے وہ دُور ہوتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس کی بہت اہمیت ہے۔ تبھی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ یہ عاجزی ہے جو بہت سے جھگڑوں سے بچاتی ہے اور یہ تکبر ہے جو بہت سے فسادوں کا ذریعہ بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم حقیقت میں میری بندی بننا چاہتی ہو تو عاجزی اختیار کرو۔ اگر کوئی تمہارے سامنے جہالت کا اظہار کرتے ہوئے، تکبّر سے کام لیتے ہوئے ایسی باتیں کر بھی جائے جو نامناسب ہوں تو تمہارا ردِعمل ویسا ہی نہ ہو جیسا دوسرے کا ہے بلکہ تمہارے اندر سے ہر ایک کے لئے سلامتی کی خوشبو پھوٹے۔ عورتوں میں بھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھوٹی اَناؤں اور غیرت کی وجہ سے ایسی لڑائیاں ہوتی ہیں جو مردوں کو بھی، بچوں کو بھی اور دونوں طرف کے خاندانوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی نصیحت یہ ہے کہ اگر اللہ کا پیار حاصل کرنا ہے تو اِن جھوٹی اناؤں کو ختم کرو اور عاجزی دکھاتے ہوئے ہر ایک کے لئے سلامتی کے پھول بکھیرو۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ایک جگہ یہ حکم دیا کہ اللہ کے حقیقی عبادتگزاروں کی خصوصیت کیا ہونی چاہیے۔ فرمایا کہ ان کے خرچ میں نہ اِسراف ہوتا ہے نہ وہ کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔

بعض عورتوں میں یہ عادت ہوتی ہے کہ دیکھا دیکھی کہ فلاں نے اپنا زیور بنایا ہے تو مَیں بھی بناؤں یا فلاں نے ایسے کپڑے بنائے ہیں تو میں بھی بناؤں۔ بلکہ ایک جگہ کسی نے مجھے بتایا، یہاں نہیں کسی اور ملک کا ذکر ہے کہ ایک عورت نے کسی کا دیا ہوا تحفہ یہ کہہ کر واپس کر دیا کہ یہ مَیں نہیں پہنوں گی، حالانکہ بالکل نیا قسم کا کپڑا آیا تھا، کہ اس کو پہنے ہوئے مَیں نے فلاں عورت کو بھی دیکھ لیا ہے۔ اتنی زیادہ آپس میں مقابلہ بازی ہو جاتی ہے کہ وہ کپڑا ابھی نہیں پہننا جو کسی اَور نے پہنا ہوا ہو، میری انفرادیت قائم رہے۔ تو یہ چیزیں جو ہیں انتہائی فضول اور لغو چیزیں ہیں۔ پھر خاوندوں کو بھی مجبور کرتی ہیں کہ ان کی خواہشات کو پورا کیا جائے۔ بچوں کی شادیوں پر خاص طور پر جب پاکستان جا کر شادیاں ہوتی ہیں تو بعض فضول خرچیاں ہو رہی ہوتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ مرد بھی اس میں شامل ہوتے ہیں بلکہ شاید قصوروار زیادہ ہوں۔ اور تو بہت ساری باتیں عورتوں کی نہیں مانتے لیکن جہاں جھوٹے اظہار اور دکھاوے کا سوال آئے تو وہاں ایسے مرد فوراً ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، اس لئے مرد بہرحال اس معاملے میں زیادہ جاہل ہیں کیونکہ بعض دفعہ قرض بھی لے لیتے ہیں۔ لیکن عورت اگر چاہے بہت سے غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کر کے اپنے خاوند کے گھر کی نگران کا کردار ادا کرسکتی ہے اور بہترین طور پر کردار ادا کرسکتی ہے۔ جن خاندانوں میں یہ دکھاوے اور فضول خرچیاں ہوں پھر ان کی اولاد بھی اسی ڈگر پر چل پڑتی ہے۔ تو بہرحال فضول خرچی سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر حکم فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ہے کہ بالکل کنجوس نہ ہو جاؤ، بالکل اپنے پیسے پر سانپ کی طرح کنڈلی مار کے نہ بیٹھ جاؤ۔ پیسے جوڑتے جوڑتے ساری زندگی نہ گزار جاؤ کہ اس کا اظہار بھی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں دی ہیں ان کا اظہار بھی ہونا چاہیے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت پر بڑا احسان ہے کہ اکثریت اگر اپنے خرچ کم کر کے پیسے جوڑتی ہے تو پھر وہ بچت چندوں کی صورت میں ادا کر کے اللہ کے دین کی خدمت کرتی ہیں۔ اب برلن کی مسجد میں عورتوں نے ذمہ واری لی ہے، یہ حامی بھری ہے کہ ہم یہ مسجد بنائیں گی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی لجنہ اماء اللہ اپنی کمائی سے یا اپنے گھر کی بچت سے دل کھول کر چندے دے رہی ہیں۔ بیشمار ہیں جنہوں نے اپنے پر تنگی کر کے بھی بڑی بڑی رقمیں مسجد کے لئے دی ہیں۔ پانچ سو، ہزار یورو یا اس زیادہ دے رہی ہیں حالانکہ معمولی آمد ہے۔ کئی ہیں جنہوں نے زیور دیئے ہیں اور بڑی خوشی اور بشاشت سے دیئے ہیں۔ میرے ذریعے سے بھی بہت ساروں نے پیش کئے۔ تو یہ احمدی عورت کا طُرّہ ٔ امتیاز ہے۔ لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو صرف دنیا داری میں پڑی ہوئی ہیں۔ ان سے بھی مَیں یہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو نصیحت فرمائی ہے اس پہ غور کرو اِس سے تم اپنے ایمان مضبوط کر رہی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ تو جو اپنی بچتیں کرتی ہو، کنجوسی کی خاطر نہیں بلکہ اس لئے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں دینا ہے، اس کی راہ میں خرچ کرنا ہے، ان بچتوں کو پھر اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ بھی کرو۔ اسی سے پھر آپ اپنے ایمان میں مضبوطی پیدا کریں گی اور اسی سے اپنی نسلوں کا تعلق بھی خدا تعالیٰ سے جوڑیں گی۔ اگر پیسے بچائیں تو اس نیت سے بچائیں جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دین کی خاطر خرچ کرنا ہے۔

پھر ایک مومن عورت کو اللہ تعالیٰ کا ایک بہت اہم حکم اپنی زینت چھپانے کا اور پردے کا ہے۔

اس مغربی معاشرے میں بعض پڑھی لکھی بچیاں اور عورتیں معاشرے کے زیرِ اثر یا خوف کی وجہ سے کہ آج کل پردہ کے خلاف بڑی رَو چل رہی ہے، پردے کا خیال نہیں رکھتیں۔ ان کے لباس فیشن کی طرف زیادہ جا رہے ہیں۔ مسجد میں بھی اگر جانا ہو یا سینٹر میں آنا ہو تو اس کے لئے تو پردے کے ساتھ یا اچھے لباس کے ساتھ آجاتی ہیں لیکن بعض یہ شکایتیں ہوتی ہیں کہ بازاروں میں اپنے لباس کا خیال نہیں رکھتیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ حیا ایمان کا حصہّ ہے اور حیا عورت کا ایک خزانہ ہے اس لئے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی عورت کا، ایک احمدی بچی کا ایک تقدس ہے اس کو آپ نے قائم رکھنا ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں پردہ کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس کی کوئی اہمیت ہے۔ اُن مغرب زدہ لوگوں کی طرح نہ بنیں جو یہ کہتے ہیں کہ پردہ کا حکم تو پرانا ہو گیا ہے یا خاص حالات میں تھا۔ قرآنِ کریم کا کوئی حکم بھی کبھی پرانا نہیں ہوتا اور کبھی بدلا نہیں جاتا۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ ایک زمانہ میں ایسی سوچ پیدا ہوگی اس لئے یہ مستقل حکم اتارا ہے کہ منہ سے کہنے سے تم لوگ اللہ کی بندیاں نہیں بنو گی بلکہ جو نصائح کی جاتی ہیں، جو احکامات قرآنِ کریم میں دیئے گئے ہیں ان پر عمل کر کے حقیقی مومن کہلاؤ گی۔

پس اپنے جائزے لیں۔ خود دیکھیں کہ کیا ہیں اور اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں۔ مَردوں سے میل جول میں بھی بے حجابی نہ دکھائیں کہ اس سے حیا بھی ختم ہو جاتی ہے۔ حدیث میں تو حکم ہے کہ مردوں سے اگر باتیں بھی کر رہے ہو تو لہجہ بھی تمہارا ذرا سخت ہونا چاہیے۔ (تفسیر الطبری جزء 22 صفحہ 6-7 زیر آیت الاحزاب:32 دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء) تو عورت کی ایک بہت بڑی زینت اس کی حیا ہے۔ ایک مومن کی نشانی حیا ہے۔

اس ضمن میں ایک اَور بات بھی مَیں کہہ دوں کہ بعض شکایات ملتی ہیں کہ شادیوں پہ ڈانس ہوتا ہے اور ڈانس میں انتہائی بے حیائی سے جسم کی نمائش ہوتی ہے۔ یہ انتہائی بیہودگی ہے۔ یاد رکھیں کہ لڑکیوں کو لڑکیوں کے سامنے بھی ڈانس کی اجازت نہیں ہے۔ بہانے یہ بنائے جاتے ہیں کہ ورزش میں بھی تو جسم کے مختلف حصوں کو حرکت دی جاتی ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ورزش ہر عورت یا بچی علیحدگی میں کرتی ہے یا ایک آدھ کسی کے سامنے کرلی۔ اگر ننگے لباس میں لڑکیوں کے سامنے بھی اس طرح کی ورزش کی جارہی ہے یا کلب میں جا کر کی جارہی ہے تو یہ بھی بیہودگی ہے۔ ایسی ورزش کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ دوسرے ڈانس کرتے وقت آپ کے جذبات بالکل اَور ہوتے ہیں۔ ورزش کرتے وقت تو تمام توجہ ورزش پر ہوتی ہے اور کوئی لغو اور بیہودہ خیال ذہن میں نہیں آرہا ہوتا لیکن ڈانس کے وقت یہ کیفیت نہیں ہو رہی ہوتی۔ جو ڈانس کرنے والیاں ہیں وہ خود اگر انصاف سے دیکھیں تو ان کو پتہ لگ جائے گا کہ ان پر اس وقت کیا کیفیت طاری ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر ورزش جو ہے کسی میوزک پر یا تال کی تھاپ پر نہیں کر رہے ہوتے جبکہ ڈانس کے لئے میوزک بھی لگایا جاتا ہے اور بڑے بیہودہ گانے بھی شادیوں پر بجتے ہیں حالانکہ شادیوں کے لئے بڑے پاکیزہ گانے بھی ہیں اور جو رخصتی ہو رہی ہو تو لڑکی کو رخصت کرتے وقت ہماری بڑی اچھی دعائیہ نظمیں بھی ہیں، وہ استعمال ہونی چاہئیں۔ اور اسی لئے جب اس قسم کی بیہودگی ہو رہی ہوتی ہے تو بعض اوقات جذبات اَور رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ پس یہ سب بہانے ہیں کہ فلاں چیز ویسی ہے اور فلاں چیز ویسی ہے۔ یہ سب ایمان کو خراب کرنے والی چیزیں ہیں۔ یہ سب شیطان کے بہکاوے ہیں جن سے بچنے کی کوشش کریں ورنہ لاشعوری طور پر جہاں اپنے آپ کو خراب کر رہی ہوں گی وہاں اپنی اگلی نسلوں کو بھی برباد کر رہی ہوں گی۔

جب آپ نے بیعت کی ہے تو یاد رکھیں کہ بیعت کا مطلب بیچ دینا ہے۔ بیعت کا لفظ جو نکلا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو بیچ دینا۔ جب آپ نے اپنے آپ کو اس زمانے کے امام کے ہاتھ بیچ دیا ہے تو پھر اپنے تمام جذبات اور خیالات کو اس شخص کے تابع کریں جس نے آپ کو خریدا ہے۔ اور جس نے خریدا ہے، اُس نے آپ کو خدا کے حضور پیش کرنے کے لئے خریدا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہو کر وہ تحفہ بنیں جو خدا تعالیٰ کو پیش کرنے کے لائق ہو۔ ورنہ، جیسا کہ مَیں نے کل خطبے میں بھی کہا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس سنایا تھا کہ جو خدا تعالیٰ کو پیش کرنے کے لائق چیز نہیں ہوگی وہ ردّی کی ٹوکری میں پھینک دی جائے گی، وہ ردّ کر دی جائے گی۔ (ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 398)

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اگر اپنے آپ کو کارآمد تحفہ بنانا ہے، اپنی نسلوں کو کارآمد تحفہ بنانا ہے، بیعت کا حق ادا کرنا ہے تو اپنے نفس کی قربانیاں دینی ہوں گی، اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے ہوں گے۔ تمام وہ اعمال بجالانے ہوں گے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

ہر احمدی عورت اور بچی کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس کے اعمال صرف اس پر ہی اثر انداز نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ آئندہ نسلوں کی اُٹھان بھی ان کے عمل کے زیرِ اثر ہو رہی ہوتی ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہے۔ اگر عورتیں اپنی ذمہ داریاں سمجھنے والیاں ہوں گی تو اپنی اولادوں کی صحیح نگرانی کریں گی۔ اگر عورتیں تعلیم کے زیور سے آراستہ ہوں گی تو اپنی اولاد کی تعلیم کی طرف بھی توجہ دینے والی ہوں گی۔ لیکن ایک احمدی عورت کی ذمہ داری صرف دنیاوی معاملات میں اپنے گھروں کی یا اپنے بچوں کی نگرانی کرنا اور تعلیم کا خیال رکھنا ہی نہیں ہے بلکہ ایک احمدی عورت کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے۔ احمدی عورت نے اسلام کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اپنے گھر اور خاوند کے گھر کی نگرانی کرنی ہے۔ اپنی اولاد کی دنیاوی تعلیم و تربیت کا خیال بھی رکھنا ہے۔ اپنی اولاد کی اسلامی اخلاق کے مطابق تربیت بھی کرنی ہے۔ اپنی اولاد کی روحانی تربیت بھی کرنی ہے۔ اور ان تمام تربیتی امور کو اپنی اولاد میں رائج کرنے کے لئے، ان کے ذہنوں میں راسخ کرنے کے لئے اپنے پاک نمونے قائم کرنے ہیں۔ اپنی زندگی کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق ڈھال کر عبادت اور دوسرے اعمالِ صالحہ بجالانے کے نمونے اپنی اولاد کے سامنے رکھنے ہیں۔ تبھی ایک احمدی عورت اپنے خاوند کے گھر کی صحیح نگران کہلاسکتی ہے۔ تبھی ایک احمدی ماں اپنی اولاد کی تربیت کا حق ادا کرسکتی ہے ورنہ اس کے قول و فعل میں تضاد کی وجہ سے کبھی اولاد صحیح تربیت نہیں پاسکتی۔ ایک عمر تک تو اولاد اپنے ماں باپ کے زیرِ اثر رہے گی۔ ماں باپ کی زندگیوں میں دوعملی کی حالت دیکھ کر صرف چڑ چڑاہٹ کا اظہار کرتی رہے گی۔ اس سے آگے بڑھنے کی عموماً کوشش نہیں ہوتی۔ لیکن جب اپنے ماں باپ کی حالت دیکھتے ہیں کہ کہہ کچھ رہے ہیں، کر کچھ رہے ہیں۔ اپنے لئے اَور اصول ہیں اور ہمارے لئے اَور اصول ہیں تو یہیں ان مغربی ممالک میں بعض بچے یہاں بچوں کے حقوق کے اداروں میں یا پولیس کو کہہ کر بچوں کے ہوسٹل میں چلے جاتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا اکثریت ایک عمر تک برداشت کرتی ہے، اور جب بلوغت کو پہنچتے ہیں تو بعض لڑکے اور لڑکیاں آزاد زندگی گزارنے کے لئے گھر چھوڑ دیتے ہیں اور اس معاشرہ کے زیرِ اثر جب اس قسم کے اِکّا دُکّا واقعات احمدی گھرانوں میں بھی ہوتے ہیں تو پھر ماں باپ پریشان ہوتے ہیں۔ بعض پھر اپنی عزت بچانے کے لئے بچوں سے کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے تم جو چاہے کرو لیکن گھر میں آکر رہو، جو بیہودگیاں کرنی ہیں گھر میں رہ کر کرو۔ ہماری عزت کا خیال رکھو۔ گھر سے باہر نہ جاؤ۔ ہمارے عزیزوں کے سامنے ہمیں رسوا نہ کرو۔ ہمارے ملنے جلنے والوں کے سامنے ہمیں رسوا نہ کرو۔ جماعت کے سامنے ہمیں ذلیل و رسوا نہ کرو۔ گویا کہ ایک قسم کا compromise ہو رہا ہوتا ہے کہ وہی بیہودگیاں گھروں میں رہ کر بھی جاری رکھ سکتے ہو یا گھر میں رہو اور جتنی مرضی باہر جا کے بیہودگیاں کر کے پھر واپس آجاؤ۔ تو ان بگڑے ہوئے بچوں کا اثر پھر گھر کے دوسرے بچوں پر بھی پڑ رہا ہوتا ہے۔ اور عموماً اس کی بنیادی وجہ ماں یا باپ کی اپنے عملی نمونوں اور اپنے قول میں فرق ہوتا ہے۔

بعض ماں باپ اس بات کو معمولی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ نمازیں نہ پڑھیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ قرآن نہ پڑھا تو کیا فرق پڑتا ہے۔ جماعتی کارکنان اور عہدیداران کے متعلق گھر میں بیٹھ کر بچوں کے سامنے باتیں کرلیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ رشتوں کے تقدس کا خیال نہ رکھا اور بچوں کے سامنے چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ، نانا، نانی، دادا، دادی کے متعلق باتیں کر دیں تو کیا فرق پڑتا ہے۔ جب گھروں کے جھگڑے چل رہے ہوتے ہیں تو اس طرح کی باتیں بھی ہو رہی ہوتی ہیں۔ حالانکہ یہی باتیں ہیں جو رشتے داروں کے متعلق کی جائیں، جماعتی خدمتگاروں کے متعلق کی جائیں تو بچوں کے ذہنوں سے پھر احترام ختم کر دیتی ہیں۔ یہی باتیں ہیں جو نمازوں اور قرآن پر توجہ میں کمی پیدا کرتی ہیں اور پھر بچوں کو بے دین بنا دیتی ہیں۔ مجھے ملنے بھی جو بعض خاندان آتے ہیں تو جن کے ماں باپ کا جماعتی تعلق مضبوط ہوتا ہے، ان کے بچوں کے

چہروں سے تأثر مل رہا ہوتا ہے، جو بالکل مختلف ہوتا ہے۔ایک پیار اور محبت ٹپک رہی ہوتی ہے ان بچوں سے بھی اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ بچوں کے حلیے سے، ان کے رویّہ سے پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ یہ لڑکا یا لڑکی جو اَب جوانی میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں، اس بیچارے کو زبردستی واسطے دے کر ملوانے لایا گیا ہے ورنہ اُسے ملاقات کا کوئی شوق نہیں تھا، کوئی دلچسپی نہیں ہے۔

بعض مائیں تو کوشش کرتی ہیں لیکن باپ گھر کے فرائض اور حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرتے اس لئے بچے بگڑ جاتے ہیں۔ مائیں رو رو کر بتاتی ہیں کہ انہوں نے لڑکے اور لڑکی کو کہا کہ ملاقات کے لئے آئیں لیکن آنے سے انکاری ہیں، ماحول کے زیرِ اثر ہو گئے ہیں۔تو تربیت کے لئے بچوں کی ابتدائی زندگی میں ماؤں پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اگر شروع سے ہی تعلق ماں نے بچے کے ساتھ جوڑ لیا ہے اور دعاؤں کے ساتھ اور اپنے نیک عمل کے ساتھ تربیت کر رہی ہے تو اگر باپ بگڑا بھی ہوا ہے تو کچھ نہ کچھ بچت ہو جاتی ہے۔

بچے کو بچپن سے لاڈ پیار میں بگاڑنا نہیں چاہیے۔اس وقت اس کے دل میں نظام جماعت کی محبت اور خدا تعالیٰ کی محبت ڈالنی چاہیے۔اس وقت اپنے عمل سے اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے بچے کی تربیت پر بہت زور دینا چاہیے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اپنی زندگی کو ایک احمدی عورت کو صرف اپنی زندگی نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ جہاں مَیں نے اپنے عہد کو پورا کرتے ہوئے اپنے اعمال درست کرنے ہیں وہاں اپنی نسلوں کو جو ملک اور جماعت کی امانت ہیں، ایسے رنگ میں پروان چڑھانا ہے جہاں اس کا خدا سے تعلق پیدا ہو جائے اور دنیا کی لغویات سے نفرت پیدا ہو جائے۔ ہر احمدی عورت کو، ہر احمدی مرد کو، ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ہم کیوں احمدی ہیں اور ہمیں کیوں اپنی نسلوں میں احمدیت اور حقیقی اسلام کی تعلیم کو جاری رکھنا ہے۔ ہر وقت یہ پیشِ نظر رہے کہ اس فساد کے زمانے میں، جب دنیا دین سے دُور ہٹ رہی ہے، ہم کس طرح اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو دین کے قریب لا سکتے ہیں۔

پس جب یہ سوچ پیدا ہو گی تو پھر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں شامل ہونے والوں میں شمار ہوں گی۔پس ہر احمدی عورت جو اپنا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے رکھنا چاہتی ہے، صرف سرسری تعلق نہیں بلکہ وہ تعلق جو اللہ تعالیٰ کے دفتر میں بھی آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شمار کرے تو پھر بہت توجہ سے پہلے اپنی حالتوں پر نظر ڈالتے ہوئے اُس معیار کو حاصل کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کا دیکھنا چاہتے ہیں۔اپنی مرضی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی کے تابع کریں تا کہ اُن انعاموں کی وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی جماعت کے لئے کیا ہے۔ آپ اپنی مرضی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی کے تابع کس طرح کر سکتی ہیں؟ اُس کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ ہے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں جو تعلیم اتاری ہے اور جو احکامات دیئے ہیں ان پر عمل کرے۔ جیسا کہ پہلے بتایا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’تم ہوشیار رہو۔اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26)

پس آج اگر اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو دنیا کے فتنہ و فساد سے بچانا ہے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے، اس کا ایک ہی راستہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کیا جائے۔ جو احکامات اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ کریم میں بتائے ہیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والی ہوں تا کہ اپنی روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے سپرد جماعت کی امانتوں کی بھی صحیح رنگ میں حفاظت کرتے ہوئے، ان کو بھی خدا تعالیٰ کے احکامات کا فہم حاصل کرنے اور ان کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کا ذریعہ بنیں۔

پس اس سوچ کے ساتھ قرآن کے احکامات کی تلاش کریں۔ جب ایک جستجو کے ساتھ، ایک لگن کے ساتھ اس کوشش میں مصروف ہوں گی کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کا پتہ کر کے، ان پر عمل کرنے والی بنوں تو پھر ہی آپ حقیقی مومنات کہلائیں گی۔اور حقیقی مومن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے پر فرض کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ مومن کی مَیں مدد کرتا ہوں اور یہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہی ہے جو آپ کی اولادوں کو نیکیوں پر قائم رکھے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی مدد ہی ہے جس سے آپ کی اولادیں آپ کے لئے دعائیں کرنے والی ہوں گی۔ یہ خدا تعالیٰ کی مدد اور فضل ہی ہے جس سے آپ کی اولاد جماعت سے مضبوط تعلق جوڑنے والی ہو گی اور آپ کے لئے، آپ کے خاندان کے لئے اور جماعت کے لئے مفید وجود بنے گی۔

پس ایمان کے یہ معیار حاصل کرنے کے لئے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کی مدد اپنے پر فرض کی ہے تو اس کے لئے ایک مجاہدہ کی ضرورت ہے۔اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی ضرورت ہے۔سب محبتوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں ڈوبنے کی ضرورت ہے۔ پس جب یہ صورت پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ سے محبت کی وجہ سے اس کی عبادت میں بڑھنے کی کوشش کریں گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی اولاد کی صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی کوشش کریں گی تو پھر خدا تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور مدد فرماتا ہے اور آپ کی اولاد کو آپ کے لئے قرّۃ العین بنائے گا۔اور آپ کی دعا وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:75) کو قبول فرماتے ہوئے نیک صالح اولاد عطا فرمائے گا جو قرّۃ العین ہو۔لیکن جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ شرط یہی ہے کہ آپ کی عبادتوں کے معیار بھی بلند ہوں، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والی اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والی ہوں، تو پھر آپ کی نیک تربیت کو پھل لگیں گے۔آپ کی زندگی میں بھی آپ کی اولاد آپ کی نیک نامی کا باعث بن رہی ہو گی اور مرنے کے بعد بھی اولاد کی نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرما رہا ہو گا۔ ہر وہ نیک عمل جو آپ کی اولاد کرے گی، آپ کے کھاتے میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق شمار کرے گا۔بچوں کو دعائیں جو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں وہ اسی لئے ہیں۔ ایک دعا ہے رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔ (بنی اسرائیل: 25) کہ اے میرے ربّ! اُن پر مہربانی فرما کیونکہ اُنہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ یقیناً یہ دعا انہی بچوں کے منہ سے نکلے گی جن کا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق ہو گا، جو عبادتوں کی اہمیت سمجھتے ہوں گے، جو نیک اعمال کی طرف توجہ دینے والے ہوں گے۔ نیک اعمال کر کے ہی اُنہیں خیال آئے گا کہ میرے ربّ کے بعد میرے والدین کا مجھ پر احسان ہے، میری ماں کا مجھ پر احسان ہے، میرے باپ کا مجھ پر احسان ہے جنہوں نے میری نیک تربیت کی۔ میری ایسے رنگ میں پرورش کی کہ مجھے میرے خدا سے ایک زندہ تعلق پیدا کروا دیا۔ میری اس رنگ میں پرورش کی مجھے جماعت کے لئے خدمت کا موقع عطا فرمایا۔سوچیں ذرا جو واقفینِ نَو بچے اور بچیاں خدمتِ دین پر کمربستہ ہوں گے، ایک قربانی کے جذبے سے دین کی خدمت کر رہے ہوں گے۔ اُس وقت ان کے دل میں جہاں اپنے ربّ کے لئے شکر کے جذبات کا اظہار ہو رہا ہو گا، وہاں اپنے والدین کے لئے بھی دل سے دعائیں نکل رہی ہوں گی کہ اے خدا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تُو نے مجھے ایسے والدین عطا فرمائے جنہوں نے خلیفۂ وقت کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے ہمیں خدمتِ دین کے لئے وقف کیا۔ پس اے خدا میرے ایسے والدین پر اس دنیا میں بھی رحمتوں اور فضلوں کی بارش برسا دے اور اگلے جہان میں بھی ان سے وہ پیار کا سلوک کر جو تُو اپنے پیاروں سے کرتا ہے۔

پس یہ دعا جو ہمارے پیارے خدا نے ہمیں اپنے والدین کے لئے سکھائی ہے تو یقیناً اس کی بہت اہمیت ہے۔ یقیناً قبولیت کا درجہ دینے کے لئے دعا سکھائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کو ان کے بچوں کی تربیت پر ان کو ایک اعلیٰ سرٹیفکیٹ دینے کے لئے دعا سکھائی ہے کہ اے بچو! تم اپنے ایسے نیک ماں باپ کا احسان نہیں اتار سکتے ہو، ان کا شکر ادا کر سکتے ہو اور اس کا بہترین ذریعہ یہ کہ ہمیشہ جب بھی کوئی نیک کام کرو، اپنے ماں باپ کو یاد رکھتے ہوئے، میرے سے ان کے لئے رحم کی دعا مانگو۔ مَیں اُن کے درجات کو بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

ایک حدیث میں ہے جو پہلے بھی میں نے ذکر کیا کہ ماں گھر کی نگران ہونے کی وجہ سے، اپنے اور اپنے خاوند کے بچوں کی نگران ہوتی ہے اور اگر صحیح نگرانی نہیں کر رہی تو اس کی وجہ سے وہ پوچھی جائے گی۔ (صحیح البخاری کتاب النکاح باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا حدیث 5200) تو جن ماؤں نے نیک اولاد پیدا کی ہے وہ ہر وقت اللہ کے پیار کی نظر کے نیچے بھی رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ نہ کرنے پر تو سزا دے اور پوچھے اور اگر اچھا کام کوئی کرے تو خاموش بیٹھا رہے۔ اللہ تعالیٰ تو ایسا دِیالُو ہے جو کئی گنا کسی عمل کی جزا دیتا ہے۔ پس اس خدا سے جہاں خود بھی تعلق جوڑیں، وہاں اپنے بچوں کا بھی تعلق جڑوائیں۔

یاد رکھیں مائیں ہی ہیں جو بچوں کی قسمت بدلا کرتی ہیں بلکہ بچوں کے زیرِ اثر دوسروں کی قسمت بھی بدل جاتی ہے۔عورت ہی ہے جو ولی اللہ بھی پیدا کرتی ہے اور ڈاکو بھی پیدا کرتی ہے۔ دیکھیں وہ ماں ہی تھی جس نے اپنے معصوم بچے کو سفر پر بھیجتے ہوئے یہ نصیحت کی تھی کہ بچے جو چاہے حالات گزر جائیں جھوٹ نہ بولنا۔ جب ڈاکو نے بچے کو گھیرا اور اس سے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے تو اس نے صاف صاف بتا دیا کہ اسّی (80) اشرفیاں میری قمیص کے اندر سِلی ہوئی ہیں۔ ڈاکوؤں کے سردار نے کہا تم ہم سے چھپا سکتے تھے کیونکہ ہم تمہیں بچہ سمجھ کر یہ توقع نہیں رکھتے تھے کہ تمہارے پاس بھی کچھ ہو گا۔لیکن بچے نے اُس نیک ماں کی تربیت کی وجہ سے کیا خوبصورت جواب دیا کہ میری ماں نے کہا تھا کہ بچے کبھی جھوٹ نہ بولنا، اگر آج پہلے امتحان پر ہی میں جھوٹ بولنے والا بن گیا تو میری ماں نے جو مجھ پر محنت کی ہے اُسے ضائع کرنے والا بنوں گا۔ یہ سن کر ڈاکوؤں کا سردار دھاڑیں مار مار کر رونے لگا اور توبہ کر کے اللہ کے عبادتگزاروں میں بن گیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 370۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اور پھر وہ بھی ماں تھی جس نے اپنے بچے کی ہر بُرائی نہ صرف چھپائی بلکہ ہر بُرائی کے بعد کہہ دیا کرتی تھی کہ بچے کوئی بات نہیں لیکن لوگوں سے ذرا بچ کے رہنا کہیں تمہیں پکڑوا نہ دیں۔اور یہی بُرائیاں کرنے کی وجہ سے رفتہ رفتہ وہ بچہ ڈاکو اور قاتل بن گیا۔ آخر پکڑا گیا اور پھانسی کی سزا ہوئی اور جب اس سے اُس کی آخری خواہش پوچھی گئی تو اُس نے کہا کہ میری ماں کو مجھ سے علیحدگی میں ملوا دو۔اور جب ماں قریب آئی تو اس نے کہا کہ ماں میری آخری خواہش یہ ہے کہ میں تیری زبان پہ پیار کرنا چاہتا ہوں۔ ماں نے جب زبان نکالی تو بچے نے زبان کاٹ لی، دو ٹکڑے کر دیئے، اتنی زور سے کاٹا۔ ماں نے شور مچا دیا تو اس ڈاکو نے کہا کہ اگر تو بچپن میں میری نیک تربیت کرتی تو آج میں اس حال کو نہ پہنچتا اور پھانسی پر نہ چڑھتا۔تو نیک تربیت نہ کرنے سے اس ماں نے اپنی زبان بھی کٹوائی اور بچہ بھی اپنے سامنے مرتے دیکھا۔ اپنے لئے رحم کی دعا کرنے والا بھی پیچھے نہ چھوڑ سکی۔ اور وہ بچہ جس نے ڈاکوؤں کی بھی کایا پلٹ دی تھی وہ یقیناً ان لوگوں کی دعاؤں سے بھی حصہ لینے والی بنی ہو گی جن کی زندگی میں ایک انقلاب اُس بچے نے پیدا کر دیا تھا۔ پس ماں ہی ہے چاہے تو ولی اللہ بنا دے، چاہے تو قاتل۔

پس اپنی اہمیت کو سمجھیں کہ عورت کی عبادتگزاری اور نیک اعمال جو ہیں یہی نئی نسلوں کے نیکیوں پر قائم رہنے اور دین و دنیا میں سرخرو ہونے کی ضمانت ہیں جس کے نتیجہ میں وہ ہمیشہ اللہ کے فضلوں کی وارث بنتی چلی جائیں گی۔ اور اس اہمیت کو بھی ہمیشہ پیشِ نظر رکھیں کہ عورت کے نیک اعمال اور ترقی سے دین کی ترقی ہے۔

ایک حصہ جماعت کا بلکہ بڑا حصہ جماعت کا عورتوں پر مشتمل ہے۔ پس اپنی عبادتوں، نیک اعمال اور اولاد کی نیک تربیت کے ذریعے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے باندھے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے جماعت کی ترقی اور نیک نامی کا باعث بنی رہیں۔ جب نصیحت کی جائے، جب اللہ تعالیٰ کی احکام کے حوالے سے بات کی جائے تو اس پر ہمیشہ کان دھریں۔ آخرین کی پہلوں سے ملانے کی جو خوشخبری دی گئی تھی اس سے فیض صرف وہی پائیں گے جو اپنے اعمال بھی اُن کی طرح ڈھالنے کی کوشش کریں گے۔ اُن نمونوں پر چلیں گے جو صحابہ اور صحابیات نے دکھائے تھے۔ جن کو اگر یہ آواز پہنچی کہ بیٹھ جاؤ تو مسجد سے باہر ہی بیٹھ کر گھسٹنا شروع کر دیا کہ کہیں یہ حکم سب کے لئے نہ ہو اور زندگی کا بھروسہ نہیں۔ اگر مَیں اس دوران مر گیا تو نافرمان ہو کر نہ مروں۔

(سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الامام یکلم الرجل...... حدیث 1091)

عبادتوں کی بات ہوتی تھی تو عورتیں مردوں سے پیچھے نہ رہتی تھیں۔ جان کی قربانی کی بات ہوئی تو اپنے بچوں کو جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے عورتوں نے پیش کر دیا۔ اِس زمانہ میں بھی ایسی عورتیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں بھی ایسی عورتیں تھیں جنہوں نے اپنے بچوں کو قربان کرنے کے لئے جماعت کے سامنے رکھ دیا۔ پس آپ لوگ بھی جب کوئی حکم ہو، جب کوئی نصیحت ہو، جب کوئی توجہ دلائی جائے تو تاویلیں پیش نہ کریں، بہانے تلاش نہ کریں بلکہ جو حکم ملا ہے اُس پر عمل کریں تب ہی کامل اطاعت گزار کہلائیں گی، تب ہی یہ فکر رکھنے والی کہلائیں گی کہ کہیں کسی حکم پر عمل نہ کر کے میں نافرمان نہ بن جاؤں۔

پس ان ملکوں میں رہ کر جہاں آپ کے مالی حالات بہتر ہوئے ہیں اس سوچ کے ساتھ زندگی گزاریں کہ اللہ کی شکرگزار بندی بنتے ہوئے میں نے اپنی زندگی نفرت سے پاک اور عاجزی سے گزارنی ہے۔ میں نے اپنی زندگی دکھاوے اور تصنع سے پاک اور سادگی سے گزارنی ہے۔ مَیں نے اپنی زندگی چالاکیوں سے پاک اور اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزارنی ہے۔ جب یہ ارادہ کریں گی تو تبھی آپ کی نسلوں کی نیکیوں پر قائم رہنے کی ضمانت بھی ملے گی۔

پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سنو اور مانو اور ان لوگوں کی طرح کبھی نہ بنو جو اللہ کی نصائح سن کر پھر منہ دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والی بنے، خلافت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے والی بنے اور اپنی اولاد کو بھی اپنی انتہائی کوشش اور دعا سے جماعت اور خلافت سے ہمیشہ چمٹے رہنے والا بنائے رکھے۔ آمین۔

اب دعا کر لیں۔

☆......☆......☆

بقیہ: جلسہ سالانہ تنزانیہ

از صفحہ نمبر 2

ہیں جس سے باہمی تعارف بڑھتا ہے۔...... مَیں آپ کو آج سلام کہنے آیا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں برکت رکھ دے۔ اور آنے والے تمام پروگراموں میں بھی۔ آپ کا بہت شکریہ‘‘

ان کے بعد نمائندہ وزیر اعظم تنزانیہ مکرم حماد مساعونی صاحب نائب وزیر داخلہ نے احباب جماعت سے ایک لمبا خطاب کیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ:’’ میں بہت ہی شکرگذار ہوں کہ آپ نے مجھے بلایا۔ آپ نے بہت اچھا انتظام کیا ہے۔...... میں آپ کو مکرم وزیر اعظم صاحب کا سلام پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ ان کی بہت خواہش تھی کہ وہ یہاں آئیں۔ مگر بعض دیگر مصروفیات کے باعث وہ خود تشریف نہیں لا سکے۔

آپ کی جماعت کو یہاں قائم ہوئے 80 سال سے زیادہ ہوگئے ہیں مگر ہم شاہد ہیں کہ آپ کی جماعت دوسرے فرقوں اور مذاہب کے مقابلے میں ہمیشہ ایک مثال رہی ہے۔ دوسرے فرقوں سے چھوٹے چھوٹے اختلافات کے باوجود آپ اپنے موٹو ’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘ کے مطابق رہتے ہیں۔ اور ہمیشہ دوسرے مذاہب اور ان کے ماننے والوں کو عزت دیتے ہیں۔ میرے خیال میں آپ تمام احمدی حکومت کے مطیع رہتے ہیں۔ تنزانیہ کی تاریخ میں آپ کی جماعت کے بارے میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی کہ آپ کی جماعت فساد کا باعث بنی ہو۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کی جماعت ایسا ہی نمونہ پیش کرتی رہے۔ آپ کی جماعت اپنے پیروکاروں کی تعلیم وتربیت کرتی رہتی ہے۔ اور انہیں اچھے اخلاق سکھاتی ہے جس سے ایک اچھے معاشرے کا قیام ہوتا ہے جو کہ ایک قابل تعریف امر ہے۔

ان خطابات کے بعد مکرم امیر صاحب نے احباب کو خوش آمدید کہتے ہوئے اور جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور استفادہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد جلسے کا پہلا دن ختم ہوا۔

جلسہ سالانہ تنزانیہ کے موقع پر پنجوقتہ نمازوں کے علاوہ باجماعت تہجد کے قیام اور نمازوں کے بعد دروس کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں احباب جماعت کے علم میں اضافہ کے لئے مجالس سوال وجواب منعقد کی جاتی ہیں۔ امسال جلسہ کے دنوں میں نظام وصیت کے حوالے سے بھی ایک سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔

جلسہ سالانہ کے دوران لوگوں کی سہولت کے لئے روزمرہ کی اشیاء کے مختلف اسٹالز بھی جلسہ گاہ میں لگائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بک سٹال ہے جس میں علمی ذوق رکھنے والے لوگوں کی پیاس بجانے کے لئے دوران سال شائع ہونے والی نئی کتب بھی رکھی گئیں تھیں۔

جلسہ سالانہ کے دنوں میں ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا جس میں احباب جماعت کو بہت سی نادر تصاویر دیکھنے کا موقع ملا۔

دوسرا دن، پہلا سیشن

دوسرے دن کا پہلا سیشن 9:30 بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم یوسف عثمان کامبا اولایا صاحب مبلغ سلسلہ سونگیا ریجن کی بعنوان ’’ہمارا خدا ہی زندہ خدا ہے‘‘ تھی۔ جس میں انہوں نے مختلف آیات، واقعات اور تحریرات حضرت مسیح موعودؑ سے ثابت کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے خدا تعالیٰ کی ہستی کا انتہائی واضح ثبوت ملتا ہے۔ نیز انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے بھی کئی واقعات بیان کئے جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے روشن نشانات پر مشتمل تھے۔

آپ کے بعد مکرم آصف محمود بٹ صاحب مبلغ سلسلہ موروگورو تنزانیہ نے ’’آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عائلی زندگی میں ایک بہترین مثال‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔

اس تقریر کے بعد اطفال الاحمدیہ نے سواحیلی زبان میں ایک نظم پڑھی۔ جس کے بعد مکرم بکری عبیدی صاحب نے ’’حضرت مسیح موعودؑ کا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لئے جذبہ‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس سلسلہ میں حضور علیہ السلام کی حیات طیّبہ سے متعدد واقعاتی مثالیں بیان کیں۔

نومبائعین کے تأثرات

اس تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب نے بعض نومبائعین کو بیعت کے حوالے سے اظہار خیالات کا موقع دیا۔ شیانگا ریجن سے تشریف لانے والے ایک نومبائع نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا:

’’احمدیت کے ہمارے گاؤں میں پہنچنے سے قبل ہم ہر چیز میں مولویوں کے محتاج تھے۔ جیسا کہ نماز جمعہ کی ادائیگی، مرغی ذبح کرنی ہو، ختم کروانا ہو وغیرہ وغیرہ اور یہ سب کرنے کے مولوی پیسے لیتے تھے۔ لیکن احمدی معلمین نے ہمیں آکر یہ سب چیزیں سکھائیں اور بتایا کہ لازمی نہیں ہے کہ یہ امور صرف اور صرف امام ہی بجالاسکتا ہے۔ اور ہمیں سکھایا کہ کونسے افعال اسلام میں بدعت کے طور پر رائج ہو چکے ہیں اور وہ ہمارے اوپر بوجھ ہیں جنہیں اتار پھینکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مبعوث کیا۔ مزید برآں جماعت نے مسجد کے بنانے میں بھی ہماری مدد کی ہے اور کہا ہے کہ اس میں کوئی بھی آکر نماز ادا کرسکتا ہے۔ حالانکہ احمدیہ مساجد کے علاوہ دیگر مساجد میں ہر کسی کو نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔‘‘

نمازوں اور کھانے کے بعد دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے بعض مزید نومبائعین کو جماعت میں داخل ہونے کے حوالے سے اپنے تأثرات بیان کرنے کو کہا۔

اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم عبدالرحمٰن محمد عامے صاحب معلم سلسلہ کی تھی۔ انہیں اس سال حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اس لئے مکرم امیر صاحب تنزانیہ کی ہدایت پر انہوں نے حج کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے فلسفہ حج کے ساتھ ساتھ، وہاں کے مقامات اور مختلف مناسکِ حج کا بھی تعارف کروایا۔

اس سیشن کی آخری تقریر مکرم ڈاکٹر کتابو پازی صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ تنزانیہ کی تھی۔ انہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر مسلموں سے سلوک کے حوالے سے تقریر کی۔

تیسرا دن، پہلا سیشن

تیسرے دن پہلے سیشن کا آغاز 9:30 کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم عابد محمود بھٹی صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ’’ایک احمدی کا امن وسلامتی اور مساوات پر مبنی معاشرہ کی تعمیر میں کردار‘‘ کے موضوع پر کی۔

دوسری تقریر مکرم کریم الدین شمس صاحب مبلغ سلسلہ Mbeya ریجن نے ’’خلافت جوبلی کے موقع پر کئے گئے عہد کے حوالے سے ہر احمدی کی ذمہ داریاں‘ کے موضوع پر کی۔

بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے نومبائعین کو اپنے تأثر بیان کرنے کا موقع دیا۔

آج کے دن میئر صاحب دارالسلام نے جلسہ سالانہ میں شریک ہونے کا وعدہ کیا تھا۔ مکرم کریم الدین شمس صاحب کی تقریر کے دوران ہی وہ تشریف لے آئے۔ تقریر روک کر ان کا استقبال کیا گیا اور ان کو سٹیج پر خوش آمدید کہا گیا۔ جس کے بعد انہوں نے بقیہ تقریر پوری توجہ سے سنی۔ تقریر کے بعد جنرل سیکرٹری صاحب نے ان کا تعارف کروایا اور انہیں اظہار خیالات کا موقع دیا گیا۔

انہوں نے کہا کہ:’’ سب سے پہلے میں تاخیر سے پہنچنے پر معذرت خواہ ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ آئندہ بھی مجھے اپنے پروگراموں میں بلاتے رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ آج میرے تاخیر سے آنے پر آپ مجھے دوبارہ بلانے سے

گریز کریں۔‘‘

پھر انہوں نے کہا کہ:’’ میں نے جماعت احمدیہ کے بارے میں بہت مطالعہ کیا ہے۔ مجھے علم ہے کہ آپ کی جماعت تنزانیہ کی آزادی میں پیش پیش رہی ہے۔ پھر اس کی ترقی کے لئے آپ لوگوں نے بہت کردار ادا کیا ہے۔ ایسے لوگوں میں سب سے پہلا نام جو لوگوں کے ذہن میں آتا ہے وہ ہمارے بزرگ مکرم امری عبیدی کلوٹا صاحب کا ہے جو کہ دارالسلام کے پہلے افریقن میئر تھے۔ جیسا کہ آپ گورنمنٹ کے شانہ بشانہ چل رہے ہیں اور ملکی ترقی میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اسی طرح حکومت بھی آپ کو یقین دہانی کرواتی ہے کہ حکومت آپ کے ساتھ ہے۔‘‘

اس کے بعد مکرم سالوم ثانی صاحب ریجنل صدر موانزہ ریجن نے ’’نومبائعین کی تربیت میں ہر احمدی کی ذمہ داریاں‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

تیسرا دن، دوسرا سیشن

نماز ظہر وعصر اور دوپہر کے کھانے کے وقفہ کے بعد آخری دن کے آخری سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں اعزاز پانے والے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔

اس کے بعد مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب امیر جماعت احمدیہ تنزانیہ نے بھی اپنی اختتامی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرامؓ کی کتب سے مختلف تحریرات کے حوالے سے احباب جماعت کو اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے تنزانیہ جماعت کی ترقی کا بھی ذکر کیا اور ایسے علاقے جہاں بیعتیں ہو رہی ہیں اور نئی بننے والی مساجد کا بھی ذکر کیا۔ نیز تمام حاضرین کو کہا کہ جو احباب یہاں تشریف نہیں لا سکے انہیں جا کر جلسہ سالانہ سے ملنے والی خوبصورت تعلیمات کے بارہ میں بتائیں۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی اور یوں جلسہ سالانہ تنزانیہ 2016ء کا اختتام ہوا۔

الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا میں جلسہ سالانہ کی تشہیر

میڈیا کے کل 25 اداروں نے جلسہ کی کوریج کی۔ جلسہ سالانہ سے قبل اور دوران جلسہ نیز بعد از جلسہ مندرجہ ذیل ٹی وی اور ریڈیو چینلز اور اخبارات نے متعدد خبریں نشر کیں۔

T.v : Tbc 1

Radio: Wapo FM, Radio One, Magic FM, E-FM

Newspapers: Majira, Nipashe, The Gaurdians, Daily News, Uhuru, Mwananchi, The Citizens, Habari Leo, Sunday News, Jambo Leo, Mzalendo and Mtanzania

Blog: tanzaniaofficialblog.blogspot.com

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے شیریں ثمرات عطا فرمائے اور تمام شاملین کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Aqsa Road Rabwah
0092 47 6212515
28 London Rd, Morden SM4 5BQ
0044 20 3609 4712

☆Design 4 Build Services☆
تعمیرات کے شعبہ میں ماہرانہ خدمات
تجربہ کار انجینئرز، آرکیٹکٹس اور بلڈرز کی ایک قابل اعتماد ٹیم جو آپ کے رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراجیکٹس کے علاوہ پرانے گھروں کی تعمیر وتوسیع وآرائش میں بھی آپ کی مناسب رہنمائی کرتی ہے۔
ہماری خدمات: ☆ ڈیزائننگ، پلاننگ، تعمیر اور سپرویژن ☆ پلاننگ پرمشن، درخواست واپیل
☆ سٹرکچرل انجینئر کی رپورٹ، مشورہ اور راہنمائی
We help to buy and sell properties for cash. We welcome builders and investors to join our team.
Contact: M: 0791 008 0278, **W:** design4build.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 16 و 17 دسمبر 2011ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ سے متعلق ذاتی یادداشتوں پر مبنی مکرم چوہدری رشیدالدین صاحب کا ایک تفصیلی مضمون شامل اشاعت ہے۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ اکتوبر 1957ء کی ایک سہ پہر شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ہم چند طالبعلم نظارت اصلاح وارشاد میں آکر حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر) کی خدمت میں برائے رپورٹ حاضر ہوئے۔ آپ نے بخاری شریف سے باری باری ہمیں ایک حدیث پڑھنے اور اس کا ترجمہ سنانے کا حکم دیا۔ پھر مختصر گفتگو کے بعد آپ نے باقی احباب کو مختلف نظارتوں میں بھجوادیا اور خاکسار کو اپنے دفتر میں ہی خدمت کا ارشاد فرمایا۔ اس طرح مجھے قریباً ایک سال تک آپ کی شفقت اور احسان کا مورد بننے کا موقع نصیب ہوا۔ اور اس عرصہ میں آپ کی طرف سے لطف و احسان کا جو سلسلہ شروع ہوا وہ آپ کے حین حیات جاری رہا۔

دفتر میں آپ کے کام کا طریق کار یہ تھا کہ صبح وقت پر تشریف لاکر ڈاک وغیرہ ملاحظہ فرماتے اور حسب ضرورت احکام صادر فرماتے۔ جو چٹھیاں جواباً لکھوانی ہوتیں وہ مجھے املاء کرواتے۔ اس دوران آنے والے احباب کو شرف ملاقات بھی بخشتے۔ جب اس دن کا پیش کردہ کام ختم ہوجاتا تو مجھے ارشاد ہوتا کہ اخبار پاکستان ٹائمز اور پہلے سے معین شدہ کوئی کتاب لے کر آپ کے ساتھ چلوں اور راستہ میں سناتا جاؤں۔ ہم چلتے چلتے دریائے چناب کے قریب پہنچ جاتے اور پھر اسی راستہ سے واپس دفتر آجاتے۔ یا اگر زیادہ دیر ہوگئی ہوتی تو سیدھے گھر کو چلے جاتے۔ دفتر میں آپ لمبا وقت بیٹھ نہیں سکتے تھے۔ اس کا موجب آپ کو اعصابی دردوں کا عارضہ تھا جو بے چین کئے رکھتا۔ جن دنوں ان کا دورہ تیز ہوتا وہ دن بڑے کرب اور دکھ میں گزرتے۔ آپ کی عمر کے آخری بیس اکیس سال اسی طرح تکلیف میں بسر ہوئے۔ وفات سے تین سال قبل دل کا عارضہ بھی لاحق ہوگیا۔ ان تکلیفوں کے باوجود آپ کے چہرہ پر دلفریب مسکراہٹ ہمیشہ قائم رہتی اور ملاقات کرنے والوں کو آپ کی طبیعت ہشاش بشاش محسوس ہوتی۔ آپ اپنے دکھ اور آزار کا اظہار نہ ہونے دیتے۔ اس تکلیف میں چلنے پھرنے سے افاقہ ہوتا اس لئے آپ خاصہ وقت چلتے ہوئے گزارتے۔ تاہم دفتر کا کام ہرروز پورا کرتے۔ اگر کوئی معاملہ یا فائل لمبی ہوتی تو وہ بھی چلتے ہوئے یا گھر پہنچ کرسن لیتے۔

آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کی مبشر اولاد میں سے تھے۔ جس کی بشارت حضورؑ کو 1894ء میں مولوی عبدالحق غزنوی کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے اپنی نصرت اور تائید کے طور پر دی تھی۔ اور پھر کئی اور بشارتیں بھی حضرت مسیح موعودؑ کو دیں جو اپنے وقت میں پوری ہوئیں اور آپؓ کی عمر و دولت میں غیرمتوقّع طور پر بہت برکت دی گئی۔ حضورؑ کی دعا قبول کرتے ہوئے ناامیدی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو کامل شفا عطا فرمائی اور غیرمتوقّع طور پر عمر بڑھادی۔ اور جنگ عظیم کے دوران سپلائی کے کام میں اور پھر قادیان میں کارخانہ لگانے کے نتیجہ میں آپؓ کو غیرمعمولی مالی کشائش حاصل ہوئی۔

حضور علیہ السلام نے ایک کشف میں آپؓ کے متعلق کہا تھا کہ ’اب تُو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں‘۔ آپؓ کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے یہ رؤیا بھی دیکھا کہ آپؓ نے پگڑی باندھی ہوئی ہے اور ایک آدمی نے آپؓ کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ بادشاہ آیا۔ دوسرے نے کہا کہ ابھی تو اس نے قاضی بننا ہے۔ فرمایا قاضی حَکَم کو بھی کہتے ہیں۔ قاضی وہ ہے جو تائیدحق کرے اور باطل کو ردّ کرے۔

خواب میں پگڑی دیکھنا عزت اور مرتبہ حاصل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس رؤیا کا ایک حصہ آپ کے قاضی بننے کی پیش خبری ہے جو لفظاً اور مفہوماً دونوں طرح پوری ہوئی اور آپؓ نظام سلسلہ کے ماتحت ایک دفعہ قاضی بھی مقرر ہوئے تھے۔ اس زمانہ میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق امیر جماعت احمدیہ لاہور بھی قاضی تھے۔ دونوں نے کئی کیس اکٹھے سنے۔ مکرم شیخ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت میاں صاحب کو نہایت صائب الرائے پایا۔ آپ بہت جلد حقیقت کو پالیتے تھے اور پھر اپنی رائے پر مضبوطی سے قائم ہوجاتے تھے۔ غلط نرمی اور سختی سے پوری طرح بچ کر انصاف کے ترازو کو کماحقہ قائم رکھتے تھے۔

’وہ بادشاہ آیا‘ کے بارہ میں ہروہ شخص گواہی دے سکتا ہے جس کو آپ سے واسطہ پڑا ہو یا اس نے آپ کو قریب سے دیکھا ہو۔ آپ پورے طور پر شاہانہ مزاج کے مالک تھے۔ خرچ کرتے یا خیرات کرتے وقت آپ یہ نہیں سوچتے تھے کہ میرے پاس کچھ باقی بچتا بھی ہے کہ نہیں۔ خود خاکسار نے دیکھا ہے کہ گول بازار ربوہ میں سے گزرتے یا راہ چلتے کوئی محتاج یا سوالی سامنے آجاتا تو آپ فوراً جیب میں ہاتھ ڈالتے اور پانچ دس یا بیس روپے جو ہاتھ میں آتا اسے عنایت فرمادیتے اور ایسے بھی کئی مرتبہ دیکھا کہ ہاتھ میں سو روپے کا نوٹ آگیا ہے تو وہی اسے تھمادیا اور لینے والا پریشان ہوگیا کہ یہ حقیقت ہے یا خواب دیکھ رہا ہوں کیونکہ اس وقت ساٹھ ستر روپے تو کارکن کی تنخواہ ہوتی تھی۔

پھر آپ کا شاہانہ مزاج صرف دادودہش تک محدود نہ تھا بلکہ دیگر امور میں بھی اس کا اظہار ہوتا تھا۔ میرا اپنا واقعہ ہے کہ جنوری 1960ء میں میری شادی کی تاریخ مقرر ہوئی۔ مجھے رخصت کی ضرورت تھی لیکن مجھے استحقاق حاصل نہ تھا۔ میں پریشان تھا کہ کیا کیا جائے۔ ایک دن میں نے اپنی اس مشکل کا حضرت میاں صاحب سے ذکر کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کتنی رخصت درکار ہے۔ وہ وقت بھی عجیب تھا۔ میں نے کہہ دیا کہ دو اڑہائی ماہ تو لگ جائیں گے۔ آپؓ نے مسکراتے ہوئے فرمایا اچھا جاؤ اور شادی کرو لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ جب تمہیں استحقاق حاصل ہوجائے تو اڑہائی ماہ کی رخصت آپ نہ لیں۔ اب یہ فیصلہ شاہی مزاج کا مالک ایک بلند مرتبہ شخص ہی کرسکتا ہے، یہ ایک عام افسر کے بس کی بات نہ تھی۔

یہ امر بھی مسلمہ ہے کہ کسی شخص کے متعلق کوئی پیشگوئی بعض اوقات اس کی اولاد کے ذریعہ سے پوری ہوجاتی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کے کشوف میں بیان کردہ بعض باتیں آپؓ کے فرزند حضرت مرزا منصور احمد صاحب اور بعض آپؓ کے عالی مقام پوتے حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ کے ذریعہ پوری ہورہی ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب 24 مئی 1895ء کو پیدا ہوئے۔ سات سال کی عمر میں قرآن مجید پڑھ لیا۔ ظاہری تعلیم کے لحاظ سے آپ نے التزام کے ساتھ کچھ زیادہ دنیاوی تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے درسوں میں شامل ہوتے رہے۔ اس سلسلہ میں ایک واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضورؓ کی خاص توجہ آپؓ کو حاصل تھی۔ حضرت منشی نورمحمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ہم سترہ اٹھارہ آدمی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی مجلس علم وعرفان میں بیٹھے تھے کہ آپ پر خاص حالت طاری ہوئی۔ حضور نے فرمایا دیکھو تمام لوگ مجلس میں موجود ہیں؟ عرض کیا گیا کہ میاں شریف احمد صاحب ابھی اٹھ کر باہر گئے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ انہیں فوراً بلائیں۔ آپ اسی حالت میں انتظار میں رہے۔ جب میاں صاحب واپس تشریف لائے تو حضورؓ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور بہت تضرّع سے دعا کی۔ دعا سے فارغ ہوکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی تھی کہ اس وقت مجلس میں شامل لوگ جنتی ہوں گے اس لئے میں نے چاہا کہ ہماری اس مجلس کا کوئی ساتھی باہر نہ رہ جائے۔

قادیان میں جو پہلی مربیان کی کلاس جاری ہوئی اس میں حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ بھی شامل ہوئے۔ بیرون ملک آپؓ نے جامعہ ازہر مصر میں چھ ماہ تک تعلیم حاصل کی۔ ظاہری تعلیم تو یہی تھی لیکن آپ کے تبحرعلمی کو دیکھ کر احساس ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر آپ کو دینی و دنیوی علوم سے نوازا تھا۔ قرآن مجید، حدیث اور علم کلام سے آپ کو خاص لگاؤ تھا۔ کئی دفعہ آپ نے رمضان کے دوران مسجد مبارک میں بخاری شریف کا درس دیا۔ علمی نکات کے علاوہ سامعین ایک خاص روحانی اثر بھی محسوس کرتے تھے۔ غرض آپ ایک جلیل القدر عالم تھے۔ دنیوی علوم کے لحاظ سے آپ کو تاریخ سے دلچسپی تھی۔ فوج اور صنعت وحرفت کے علوم پر دسترس حاصل تھی۔ قادیان میں آپ کا کارخانہ بڑا کامیاب تھا۔ کچھ نئی مصنوعات بھی تیار کی تھیں جو بڑی مقبول ہوئیں۔ تقسیم ملک کی وجہ سے وہ کارخانہ ختم ہوگیا۔

آپؓ انگریزی اور عربی زبانوں میں خاص قابلیت رکھتے تھے۔ مجھ سے انگریزی اخبار سنتے تو میری اصلاح فرماتے۔ ایک خاص بات یہ تھی کہ آپؓ بیک وقت دو اشخاص کی طرف توجہ دے سکتے تھے۔ دونوں کی باتیں اچھی طرح سنتے، سمجھتے اور بوقت ضرورت جواب دیتے۔ مَیں جب چلتے ہوئے آپ کو اخبار سناتا تو کئی دفعہ رستہ میں کوئی شخص آپ سے ملتا اور باتیں شروع کردیتا۔ میں اس خیال سے کہ آپؓ کی توجہ اُس کی طرف ہے اخبار پڑھنا بند کردیتا لیکن آپؓ فرماتے کہ تم پڑھتے جاؤ، مَیں اس کی باتیں اور اخبار دونوں بخوبی سن سکتا ہوں۔ مجھے خیال ہوا کہ یہ کیسے ممکن ہے!۔ ایک دن میں نے آزمانے کے لئے وقفہ وقفہ سے چند الفاظ غلط پڑھے۔ آپؓ نے ہردفعہ مجھے ٹوکا اور اصلاح فرمائی۔ یہ آپ کی غیرمعمولی ذہانت اور کمال تھا۔

بعض اوقات آپ کوئی کتاب مجھے عنایت فرماتے یا یہ ارشاد ہوتا کہ فلاں کتاب لائبریری سے حاصل کرکے اس کا خلاصہ بناکر مجھے سناؤ۔ ان میں سے اکثر کتب شیعہ مذہب سے متعلق ہوتی تھیں۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ آپ کو شیعہ مذہب سے اتنی دلچسپی کیوں ہے؟ فرمایا کہ تمہیں علم نہیں کہ میرے سسرال والے سارے شیعہ ہیں۔ آپؓ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کی صاحبزادی بوزینب بیگم سے ہوئی تھی۔ حضرت نواب صاحبؓ کے بھائی اور دیگر عزیز شیعہ تھے۔ فرمایا اُن سے ملاقات ہوجائے تو اُن سے بحث بھی کرنی پڑتی ہے۔

آپؓ کو تعبیرالرؤیا کے علم سے بھی دلچسپی تھی اور اس بارہ میں آپ کو خاص ملکہ حاصل تھا۔

آپؓ کی عام معلومات بہت وسیع تھیں۔ جوتوں کے بارہ میں کئی معلومات مجھے دیں۔ بعد میں پتہ چلا کہ احمدیہ ٹیریٹوریل فورس کے سلسلہ میں جب آپؓ بطور فوجی افسر انبالہ میں مقیم تھے تو اُس وقت انبالہ کینٹ میں باٹا شو کمپنی کی دکان کے مینیجر ایک احمدی نوجوان مکرم احتجاج علی زبیری صاحب مقرر تھے۔ حضرت میاں صاحبؓ فارغ وقت میں کبھی کبھی اُن کی دکان پر تشریف لے جاتے اور کچھ دیر کے لئے وہاں بیٹھ جاتے۔ آپ کی رہنمائی سے ان کی Sale چند ماہ میں کئی گُنا بڑھ گئی۔ اس کامیابی پر کمپنی نے انہیں مبارکباد کا تار دیا اور باٹا گزٹ میں ان کا فوٹو شائع کیا۔

اُن کا بیان ہے کہ کمپنی نے مجھے ہوشیار مینیجر سمجھ کر کینوس کے مردانہ پمپ شُو بھیج دیئے جو غالباً کہیں بکتے نہ تھے۔ اُن کا سائز چھوٹا تھا لہٰذا یہاں بھی ان کو کوئی خریدتا نہ تھا۔ ان کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ میں پریشان ہوگیا کہ اس ناکامی کی وجہ سے میری کرکری ہوجائے گی۔ ایک دن میں نے اپنی اس پریشانی کا ذکر حضرت میاں صاحب سے کردیا اور وہ جوتا بھی آپ کو دکھایا۔ ابھی ہم یہ باتیں کررہے تھے کہ ایک انگریز لڑکی آئی اور ٹینس شُو مانگا۔ چونکہ یہ میرے پاس نہیں تھا میں نے معذرت کردی۔ جب وہ واپس جانے لگی تو حضرت میاں صاحب نے اسے کہا کہ کل اسی وقت آکر لے جانا۔ مَیں حیران کہ کل جب یہ آئے گی تو مَیں اسے کیا کہوں گا۔ آپ نے فرمایا کہ پریشان کیوں ہوتے ہو، ابھی جوتا تیار ہوجائے گا۔ آپ نے میرے موچی کو بلاکر فرمایا کہ اس کینوس کے مردانہ شُو پر نیلی گوٹ کے ساتھ ایک سفید فیتہ اور بٹن لگادو۔ موچی نے آپ کی نگرانی میں فوراً ایسا کردیا۔ اب وہ خوبصورت اور نفیس زنانہ ٹینس شُو بن گیا۔ اس مردانہ جوتے کی قیمت اس وقت بارہ آنے تھی جبکہ اس زنانہ ٹینس شُو کی قیمت ایک روپیہ دو آنے

جماعت احمدیہ امریکہ کے ماہنامہ ’’النور‘‘ دسمبر 2010ء میں لاہور میں ہونے والی دہشتگردی کے حوالہ سے مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم شائع ہوئی ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ضبط پر اب نہیں تیّار ، مجھے رونا ہے
دل ہے آمادۂ تکرار ، مجھے رونا ہے
ضبط ایسا تھا کہ خلوت میں بھی آنسو نہ بہے
آج لیکن سرِ بازار ، مجھے رونا ہے
ہائے وہ اشک کہ جو چشمِ خلافت سے بہے
یہ وہی اشک ہیں ، سرکار ، مجھے رونا ہے
کچھ بھی ترکش میں نہیں اپنے بجز تیرِ دعا
نہ کوئی توپ نہ تلوار ، مجھے رونا ہے
مَیں کہ انسان کی عظمت پہ یقیں رکھتی تھی
کرچیاں ہیں مرے افکار ، مجھے رونا ہے
صبر مشکل ہے بہت دل کا سکوں ہے رونا
کھل کے اے لذّتِ آزار ، مجھے رونا ہے

تھی۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا کہ اس لڑکی سے جوتے کی قیمت ایک روپیہ دو آنے وصول کرنا۔ دوسرے دن وہ لڑکی آئی تو اسے جوتا پسند آیا وہ خوشی خوشی لے گئی۔ پھر دکان پر لڑکیوں کا تانتا بندھ گیا۔ وہ جوتا اتنا مقبول ہوا کہ دوسرے دکاندار بھی ہول سیل ریٹ پر خرید کر لے گئے اور تھوڑے دنوں میں وہ تمام سٹاک ختم ہوگیا۔

حضرت میاں صاحب نے اس موقع پر مکرم زبیری صاحب کو لطیف انداز میں دیانتداری کا سبق بھی سکھایا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ چند دن بعد ایک روز مجھ سے پوچھا کہ وہ جو قیمت میں فرق تھا یعنی چھ آنے فی جوڑا وہ آپ نے کیا کیا؟ مَیں نے کہا کہ وہ رقم میں نے علیحدہ رکھی ہوئی ہے لیکن کمپنی کو ابھی تک نہیں بتایا جبکہ کمپنی کو بارہ آنے کے حساب سے رقم روانہ کردی ہے۔ حضرت میاں صاحب نے فرمایا یہ دیانتداری کے خلاف ہے۔ آپ تمام رقم فوراً کمپنی کو بھیج دیں اور تفصیل لکھ دیں کہ اس طرح پرانا سٹاک زیادہ قیمت پر فروخت کر دیا گیا ہے۔ مَیں نے فوراً آپ کی اس نصیحت پر عمل کیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہفتہ کے اندر باٹا نگر کلکتہ سے ایک بڑا افسر ہمارے ہاں پہنچ گیا اور بتایا کہ کمپنی آپ کے کام اور خصوصاً آپ کی ایمانداری سے بہت خوش ہے۔ کمپنی نے ایک ہزار روپیہ انعام دیا ہے اور کیا آپ ٹریننگ کے لئے چیکوسلواکیہ جانا پسند کریں گے؟

مکرم زبیری صاحب نے موقع ملتے ہی حضرت میاں صاحبؓ کی خدمت میں حاضر ہوکر تمام قصہ انہیں سنایا۔ آپؓ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ میں جب کسی احمدی کو تجارت کرتے دیکھتا ہوں تو میرا دل چاہتا ہے کہ وہ دیانتداری سے کام کرے۔ ترقی تو خود بخود ہو گی کیونکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کا پیشہ پسند فرمایا ہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی عمر کا ایک حصہ فوج میں گزرا۔ جوانی میں آپؓ مناسب قد کاٹھ، وجیہ شکل وصورت، سڈول اور مضبوط جسم کے مالک تھے۔ ایک جوان رعنا تھے۔ انگریز کے زمانہ میں جب آپ کے فوج میں جانے کا فیصلہ ہوا تو آپ کو بطور لیفٹیننٹ برما کمپنی میں خوش آمدید کہا گیا۔ ڈیرہ دُون میں آپ نے صوبیدار مددخان سے ٹریننگ حاصل کی۔ انہوں نے ڈیڑھ مہینہ کے بعد ہی اپنے انگریز کرنل سے کہا کہ ان کو مزید ٹریننگ کی ضرورت نہیں۔ جو کچھ یہ جانتے ہیں میں بھی نہیں جانتا یہ تو اب مجھے پڑھاتے ہیں۔ ایسا فہم وذکا رکھنے والا شخص مَیں نے آج تک نہیں دیکھا۔ تھوڑے عرصہ میں ہی آپ کی ذہانت اور وجاہت کی وجہ سے فوج میں آپ کی عزت اور وقار قائم ہوگیا۔ افسر اور جوان ہر کوئی آپ کی تکریم کرتا تھا۔ جب احمدیہ ٹیریٹوریل فورس قائم ہوئی تو آپ کا رینک کیپٹن ہو چکا تھا۔ اس زمانہ کا ایک واقعہ محترم ڈپٹی محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ E.A.C) بیان کرتے ہیں کہ 1930ء میں جب حضرت میاں صاحبؓ انبالہ چھاؤنی میں مقیم تھے اور مَیں انبالہ شہر میں مجسٹریٹ درجہ اوّل متعین تھا۔ ایک دن احمدیہ ٹیریٹوریل فورس اور کرسچن ٹیریٹوریل فورس کے درمیان فٹ بال میچ کھیلا گیا۔ میاں صاحب ٹیم کے کپتان کے طور پر فُل بیک کی جگہ پر کھڑے تھے۔ عیسائی ٹیم کا کپتان بڑا قوی ہیکل جوان تھا۔ میچ شروع ہوا تو عیسائی کیپٹن نے کھیلتے ہوئے پورے زور سے حضرت میاں صاحب کو شولڈر مارا لیکن آپ مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ قائم رہے۔ تھوڑی دیر بعد موقع ملنے پر پھر اس نے ایسا ہی کیا تاہم میاں صاحب اپنی جگہ قائم رہے مگر اسے کچھ نہیں کہا۔ آخر جب تیسری دفعہ اس نے آپ کو شولڈر مارا تو آپؓ نے اپنے کندھے کو خفیف سی حرکت دی جس سے وہ پرے جا گرا اور اسے سخت چوٹ آئی۔ اور میدان سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد احمدیہ ٹیم کو کھیل میں فتح حاصل ہوگئی۔

کچھ عرصہ بعد حکومت کی طرف سے حضرت میاں صاحب کو ریکروٹنگ آفیسر مقرر کر دیا گیا۔ آپ نے بڑی کامیابی سے یہ کام سرانجام دیا۔ اس سلسلہ میں آپؓ ضلع سرگودھا میں ہمارے گاؤں میں بھی تشریف لائے تھے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کو اپنی زندگی میں قید و بند کی آزمائش سے بھی واسطہ پڑا۔ 1953ء میں آپ نے دو ماہ قید سخت کاٹی۔ اس عرصہ میں آپ کے چہرہ پر کسی قسم کی گھبراہٹ یا پریشانی نظر نہیں آئی۔ آپؓ ہشاش بشاش اور مطمئن نظر آتے تھے اور ساتھی قیدیوں کو دلچسپ اور ایمان افروز باتیں سنا کر ان کا حوصلہ بلند کرتے رہتے تھے۔ واقعہ یہ ہوا کہ 1953ء میں آپؓ کے پاس لاہور میں اسلحہ سازی کا ایک کارخانہ تھا جو گورنمنٹ سے باقاعدہ لائسنس یافتہ تھا۔ پاکستانی فوج اپنی ضرورت کے لئے اس کارخانہ سے کچھ کرچیں بنوانا چاہتی تھی۔ انہوں نے نمونہ کے طور پر ایک کرچ بھجوائی کہ اس کے مطابق کرچیں تیار کروادی جائیں۔ اس سلسلہ میں جو خط وکتابت محکمہ فوج سے ہوئی وہ تمام حضرت صاحبزادہ صاحب کے پاس موجود تھی اور وہ پیش کر دی گئی لیکن اس کے باوجود یکم اپریل 1953ء کو ناجائز طور پر کرچ رکھنے کے الزام میں آپ کو گرفتار کرلیا گیا اور پھر فوجی عدالت نے مارشل لاء کے تحت آپ کو ایک سال قید سخت اور پانچ ہزار جرمانہ کی سزا سنادی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور آپ دو ماہ بعد ہی رہا کر دیئے گئے۔ قید سخت میں دو ماہ کا عرصہ گزارنا بھی کوئی معمولی بات نہیں۔ آپ کے قید کے ایک ساتھی مکرم محمد بشیر زیروی صاحب کا بیان ہے کہ: عمر کے لحاظ سے حضرت میاں شریف احمد صاحب ہم سب میں بڑے تھے اور صحت کے لحاظ سے بھی کمزور مگر حوصلہ کے اعتبار سے از حد مضبوط و مستحکم ...... ہمیں نصیحت فرماتے کہ بیٹا ہم خداتعالیٰ کی خاطر یہاں آئے ہیں۔ یہ ہمارے ایمانوں کی آزمائش ہے اگر ہم آزمائش میں پورے نہ اترے تو ہم جیسا بدنصیب کوئی نہ ہوگا۔ اور اگر اس آزمائش میں کامیاب ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔ اگر ہم نے جھوٹ بولا تو اس کی نصرت سے محروم ہو جائیں گے۔ خواہ کتنی بڑی سزا مل جائے مگر سچ کا دامن کسی صورت میں بھی نہیں چھوڑنا''۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے زبردست روحانی قوت عطا فرمائی تھی اور آپ کی توجہ بڑی اثر انگیز تھی۔ محترم ڈپٹی محمد شریف صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب اور ہم جوانی کے زمانہ میں اکٹھے شکار کے لئے جایا کرتے تھے۔ آپ کا نشانہ بے خطا تھا۔ کئی دفعہ آپ نے دور سے ہی فائر کرکے ہرن اور اڑیال وغیرہ جانور مار گرائے۔ ایک دفعہ ہم شکار کے لئے شیخوپورہ کے ساتھ جنگل میں گئے۔ ایک جگہ ہمیں جھونپڑی نظر آئی جس کے اندر ایک بوڑھا سکھ شدید درد سے تڑپ رہا تھا۔ اس نے علاج کے لئے بہت سے تعویذ باندھ رکھے تھے۔ اس نے بتایا کہ کئی دن سے اس کا یہی حال ہے۔ اُس کی حالت دیکھ کر ہمیں بڑا ترس آیا اور مَیں نے حضرت میاں صاحبؓ سے دعا کے لئے عرض کیا۔ آپؓ نے زیرلب کچھ دعائیں پڑھنے کے بعد اس پر دَم کیا۔ مَیں نے عجیب کرشمہ دیکھا کہ اسے فوراً آرام آ گیا اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے ہاتھ جوڑ کر حضرت میاں صاحب کا شکریہ ادا کیا اور دعائیں دیں اور پھر اس نے اس ویرانہ میں اپنے غریبانہ انداز پر ہماری بہت خاطر مدارات کی۔

اسی طرح محترم خلیفہ صلاح الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحبؓ سفر میں کسی کے ہاں رات کو مہمان ٹھہرے۔ آپ کو جلد ہی احساس ہوا کہ گھر والے پریشان ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کا بچہ گم ہو گیا ہے اور پوری تلاش اور دوڑ دھوپ کے باوجود اب تک کوئی سراغ نہیں ملا۔ اس خبر سے آپ کو صدمہ ہوا آپ گھر والوں کی پریشانی اور قلق کے پیش نظر سو نہ سکے اور دعا میں لگ گئے۔ قریباً نصف رات کے وقت آپ نے اہل خانہ کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے کشفاً مجھے خبر دی ہے کہ آپ کا بچہ خیریت سے ہے اور ایک معمر شخص اسے گھر پہنچانے آیا ہے۔ آپ نے گھر والوں کو تسلی دی۔ اس سے ان کی جان میں جان آئی اور اطمینان ہوا۔ حضرت میاں صاحبؓ کو بھی کچھ آرام کا موقع مل گیا۔ صبح جب آپ روانہ ہونے والے تھے تو ابھی تک بچہ گھر نہیں پہنچا تھا۔ آپ کی روانگی کے لئے تیاری دیکھ کر گھر والوں کی پریشانی عود کر آئی۔ یہ دیکھ کر حضرت میاں صاحب پھر دعا میں مشغول ہوگئے۔ آپ نے دعا کی کہ اے قادر مطلق خدا! میں اہل خانہ کو اس حالت میں چھوڑ کر سفر پر روانہ نہیں ہوسکتا تُو فضل فرما...... اس کے تھوڑی دیر بعد ایک عمر رسیدہ شخص بچے کے ساتھ گھر پہنچ گیا۔

حضرت صاحبزادہ صاحبؓ کا ایک خاص وصف سادگی اور انکساری تھا۔ کوئی تکلف نہیں تھا۔ ہر کوئی جب چاہتا آپ سے ملاقات کرلیتا۔ آپ عام آدمی کی طرح زندگی گزارنا پسند کرتے تھے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ریلوے سٹیشن کے قریب بڑے لنگر خانہ میں خاکسار کی سالن پکوائی پر ڈیوٹی تھی۔ ایک دن مغرب کے بعد میاں صاحب ایک دو ساتھیوں کے ساتھ لنگر خانہ میں تشریف لائے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ کھانا کھلاؤ۔ ہم میز کرسی کے لئے دوڑ دھوپ کرنے لگے تو فرمایا اس کی ضرورت نہیں ہم زمین پر بیٹھ کر کھانا کھائیں گے۔ چنانچہ آپؓ بے تکلفی سے ایک گرم چولہے کے پاس اکڑوں بیٹھ گئے۔ میں نے آلو گوشت کا سالن ایک چھوٹی بالٹی میں ڈال دیا۔ تازہ روٹی اور پیالے ساتھ رکھ دیئے۔ آپ روٹی سے لقمہ توڑتے، اسے اچھی طرح شوربے میں ڈبو کر نرم کرتے اور نوالہ منہ میں ڈال لیتے۔ آپ نے بے تکلف انداز میں سیر ہوکر کھانا کھایا۔ پھر فرمایا کہ یہ کھانا تو گھر پر بھی میسر آ سکتا ہے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کے لنگر میں بیٹھ کر کھانے کا لطف کچھ اَور ہی ہوتا ہے۔

مکرم مستری محمد عبداللہ صاحب نلکا ساز ربوہ حضرت میاں صاحب کی سادگی اور کفایت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں جب آپؓ نے توشہ دان کھولا تو اس میں صرف پراٹھے اور ابلے ہوئے آلو تھے۔ ایک دوسرے سفر میں میری غلطی سے سالن بہت تھوڑا تھا لیکن آپؓ نے ذرا بھی برا نہ منایا اور خوش خوش اس سالن کو چٹنی کی طرح استعمال کرلیا۔

حضرت میاں صاحب کی شخصیت ایسی تھی کہ آپ کی موجودگی میں دفتر کا ماحول باوقار اور سنجیدہ ہوتا۔ تاہم آپ سخت گیر افسر نہ تھے۔ موقع اور محل کے مطابق آپ لطیف مزاح بھی کر لیتے تھے جس سے ہم محظوظ ہوتے۔ ایک دفعہ ایک جماعت کی طرف سے اطلاع ملی کہ سمجھانے کے باوجود ایک احمدی باپ اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے غیراز جماعت رشتہ داروں میں کر رہا ہے اس لئے مرکز سے کسی مربی کو یہاں بھجوایا جائے جو اپنے وعظ و نصیحت اور بزرگانہ اثر سے انہیں اس کام سے باز رکھ سکیں۔ اسی اثناء میں ایک مربی صاحب دفتر میں تشریف لے آئے۔ مَیں نے عرض کیا کہ جس بزرگ کی ہمیں تلاش تھی وہ خود یہاں پہنچ گئے ہیں۔ یہ بزرگ شادیوں کے سلسلہ میں شہرت رکھتے تھے۔ حضرت میاں صاحبؓ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ یہ ہیں تو مناسب اور انشاء اللہ اس کام میں کامیاب بھی رہیں گے لیکن ان کے متعلق ایک ڈر ہے کہ کہیں اپنی درخواست نہ پیش کردیں۔ اس پر سب مسکرانے لگے۔ یہ بزرگ بھی خوش مزاج تھے اور کسی زمانہ میں کلاس فیلو ہونے کی وجہ سے حضرت صاحبزادہ صاحبؓ سے بے تکلف تھے۔ فوراً عرض کیا کہ حضرت! لوگ میرے متعلق ایسی باتیں تو کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سوچتے کہ اگر دوسرا فریق خود اس بات پر اصرار کرے تو پھر مَیں کیا کر سکتا ہوں۔ اس خوشگوار ماحول سے سب نے حظ اٹھایا۔

ربوہ سے باہر چلے جانے کے بعد جب جلسہ سالانہ کے موقع پر خاکسار ربوہ آتا تو پھر کچھ دن میاں صاحب کے قرب کا موقعہ مل جاتا۔ ایک دفعہ جب کہ میری تقرری کوئٹہ میں تھی اور خاکسار جلسہ سالانہ کے لئے ربوہ آیا تو جلسہ کے بعد حضرت میاں صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میرے اسلحہ کے لائسنس کی تجدید ہونے والی ہے تم یہ کام باہر جانے سے پہلے پہلے کروا دو۔ میں نے آپ سے لائسنس لیا اور چند دن میں تجدید کروا کے آپ کو واپس کردیا۔ اُس وقت بیماری کی وجہ سے آپ بہت کمزور ہوچکے تھے۔ چند دن میں آپ بھول گئے کہ تجدید ہوچکی ہے اور ساتھ ہی میرا نام بھی ذہن سے اتر گیا۔ اس کے تھوڑی دیر بعد نظارت امور عامہ کا آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلحہ کا لائسنس طلب کیا تا کہ نظارت اس کی تجدید کروا دے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو میں نے اپنے ایک مربی کو تجدید کے لئے دیا تھا جس کا نام بھی بھول گیا ہوں۔ صرف اتنا یاد ہے کہ وہ پہاڑ پر رہتا ہے۔ اس کارکن نے یہ بات دفتر جا کر مولوی عبدالعزیز صاحب بھامبڑی کو بتائی تو وہ جلد ہی میرے گھر پہنچ گئے اور فرمایا کہ میں نے سوچا کہ پہاڑ تو دو ہی ہیں جہاں ہمارے مربی رہتے ہیں ایک مری اور دوسرا کوئٹہ۔ مری میں رہنے والے مربی صاحب کو میاں صاحب یہ کام دے نہیں سکتے تھے۔ اس لئے لائسنس آپ ہی کو دیا ہوگا۔ میں نے تفصیل انہیں بتائی اور پھر ہم دونوں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گھر پر حاضر ہوئے۔ میری گزارش پر آپؓ نے اندر جا کر لائسنس تلاش کیا تو وہ مل گیا۔ آپ خوش ہوئے اور جزاکم اللہ کہا۔ حضرت میاں صاحبؓ سے یہ میری آخری ملاقات ثابت ہوئی کیونکہ جلد ہی خاکسار نائیجیریا چلا گیا۔ پھر وہیں آپ کی وفات کی افسوسناک خبر ملی جو 26 دسمبر 1961ء کو ہوئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15 دسمبر 2011ء میں مکرم طاہر محمود احمد صاحب کا نعتیہ کلام شائع ہوا ہے۔ اس کلام میں سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

شہِ دو جہاں ہیں وہ نور خدا ہیں ، دلوں کے سہارے شفیع الوریٰ ہیں
گُلوں کو بھی دیکھا قمر کو بھی دیکھا ، کہاں دلکشی ہے وہی دلربا ہیں
جدھر دیکھتے ہیں اُدھر جلوہ گر ہیں ، دلوں کا سکوں اور نورِ نظر ہیں
شبِ تیرگی کی سحر آپؐ ہی ہیں ، شبِ تار میں آپؐ بدرالدجیٰ ہیں
بھٹکتے ہوئے کارواں کی ہیں منزل ، بھنور میں جو نیّا ہے اُن کا ہیں ساحل
غریبوں کے مولا یتیموں کے والی ، وہی بے کسوں کے لئے آسرا ہیں
عروسِ جہاں کی ہیں آنکھوں کا کاجل ، دیا ہے پریشان زلفوں کو آنچل
وہ ہیں رنگِ محفل ستاروں کی جھلمل ، ہے جس سے اُجالا وہ شمس الضحیٰ ہیں

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
December 02, 2016 – December 08, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday December 02, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars Majmooa Ishteharaat
01:00	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 69.
01:30	Peace Conference: Recorded on March 21, 2009.
02:45	Spanish Service
03:30	Pushto Service
03:45	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Maidah, verses 28 - 40 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Class no. 67, recorded on July 6, 1995.
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 276.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 70.
06:50	Mulaqat With Students: Rec. May 04, 2009.
08:20	Rah-e-Huda: Recorded on November 26, 2016.
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masail
11:35	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 16-32.
11:45	Seerat-un-Nabi
12:30	Live Transmission From Baitul Futuh
13:00	Live Friday Sermon
14:00	Live Transmission From Baitul Futuh
14:35	Shotter Shondane: Rec. November 24, 2016.
15:45	In His Own Words
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
17:40	Introduction To Waqf-e-Jadid
18:00	World News
18:20	Mulaqat With Students [R]
19:35	In His Own Words [R]
20:20	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Saturday December 03, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:30	Mulaqat With Students
02:10	Friday Sermon
03:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
04:15	In His Own Words
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 350.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 09.
07:05	Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address: Rec. February 06, 2013.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time: Programme no. 41.
09:00	Question And Answer Session: A question and answer session with Hazrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul-Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on December 08, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Recorded on December 02, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 33-50.
12:25	Al-Tarteel [R]
13:00	Live Intekhab-e-Sukhan
14:05	Shotter Shondane: Rec. November 25, 2016.
15:05	Hamara Aaqa
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:05	World News
18:25	Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address [R]
19:25	Faith Matters: Programme no. 185.
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:35	Story Time [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday December 04, 2016

00:10	World News
00:25	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:05	Al-Tarteel
01:40	Jalsa Salana Bangladesh Concluding Address
02:30	Story Time
02:55	Friday Sermon
04:05	Hamara Aaqa
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 287.
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain
06:30	Yassarnal Quran: Lesson no. 70.
06:45	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna Germany: Recorded on May 31, 2015.
08:00	Faith Matters: Programme no. 185.
09:05	Question And Answer Session
10:05	Indonesian service
11:10	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on June 19, 2015.
12:05	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 51-66.
12:20	Aao Husne Yar Ki Baatain Karain [R]
12:35	Yassarnal Quran [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on December 04, 2016.
14:10	Shotter Shondhane: Rec. November 25, 2016.
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna Germany [R]
16:30	Quranic Archaeology
17:00	Kids Time: Programme no. 42.
17:35	Yassarnal Quran [R]
17:55	World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna Germany [R]
19:30	Live Beacon Of Truth
20:40	Ashab-e-Ahmad
21:10	Shama'il-e-Nabwi
21:50	Friday Sermon [R]
23:15	Question And Answer Session [R]

Monday December 05, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:35	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
00:55	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Nasirat And Lajna Germany
02:25	Ashab-e-Ahmad
03:00	Friday Sermon
04:20	In His Own Words
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 288.
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:25	Al-Tarteel: Lesson no. 09.
07:00	50th Anniversary Reception Of Noor Mosque: Recorded on December 19, 2009.
07:30	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw)
08:00	International Jama'at News
08:35	Aao Urdu Seekhain
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on December 23, 1997.
10:05	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon. Recorded on July 01, 2016.
11:15	Seerat-un-Nabi
11:25	Nehru Zoological Park
12:00	Tilawat: Surah Banee Israa'eel, verses 67-85.
12:10	Al-Tarteel [R]
12:45	Friday Sermon: Rec. January 07, 2011.
14:05	Shotter Shondane: Rec. November 26, 2016.
15:05	Nehru Zoological Park [R]
15:40	Aao Urdu Seekhain [R]
16:00	The Bigger Picture: Rec. February 02, 2016.
16:50	In His Own Words
17:20	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	50th Anniversary Reception Of Noor Mosque [R]
18:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
19:15	Introduction To The Life Of Holy Prophet Muhammad (saw) [R]
19:35	Somali Service
20:15	Rah-e-Huda [R]
21:50	Friday Sermon [R]
23:15	Nehru Zoological Park [R]

Tuesday December 06, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:45	Al-Tarteel
01:20	50th Anniversary Reception Of Noor Mosque
01:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
02:55	Friday Sermon
04:15	In His Own Words
04:50	Liqa Ma'al Arab: Session no. 272.
06:00	Tilawat
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 71.
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class: Rec. May 31, 2015.
08:15	Philosophy Of The Teachings Of Islam
09:05	Question & Answer Session
10:05	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on December 02, 2016.
12:05	Tilawat
12:20	Dars-e-Majmooa Ishteharaat
12:50	Yassarnal Quran [R]
13:05	Faith Matters: Programme no. 185.
14:05	Bangla Shomprochar
15:15	Spanish Service
16:00	Philosophy Of The Teachings Of Islam
16:30	Noor-e-Mustafwi
17:00	Chef's Corner [R]
17:35	Yassarnal Quran [R]
17:55	World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class [R]
19:25	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on December 02, 2016.
20:30	The Bigger Picture: Rec. May 10, 2016.
21:15	Islami Mahino Ka Ta'aruf
21:35	Australian Service
22:10	Faith Matters [R]
23:10	Question And Answer Session

Wednesday December 07, 2016

00:05	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars Majmooa Ishteharaat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Lajna Class
02:30	Chef's Corner
03:05	In His Own Words
03:35	Story Time
03:50	Philosophy Of The Teachings Of Islam
04:15	Noor-e-Mustafwi
04:25	Australian Service
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 304.
06:00	Tilawat
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 09.
07:05	Atfal UK Rally Address: Rec. April 24, 2011.
07:35	Tasheez-ul-Azhan
08:00	The Bigger Picture: Rec. May 10, 2016.
08:55	Urdu Question And Answer Session: Recorded on December 08, 1996.
09:45	Indonesian Service
10:50	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on December 02, 2016.
12:00	Tilawat
12:15	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:05	Friday Sermon: Rec. November 26, 2010.
14:10	Shotter Shondane: Rec. November 27, 2016.
15:15	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:45	Kids Time: Prog. no. 42.
16:20	Faith Matters: Programme no. 184.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Atfal UK Rally Address [R]
18:50	Roohani Khazaa'in Quiz
19:25	French Service
20:35	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:10	Kids Time [R]
21:50	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan: Rec. December 03, 2016.
23:55	World News

Thursday December 08, 2016

00:20	Tilawat
00:30	Aao Husne Yaar Ki Baatain Karain
00:55	Al-Tarteel
01:30	Atfal UK Rally Address
02:00	Roohani Khazaa'in Quiz
02:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:05	Tasheez-ul-Azhan
03:25	In His Own Words
03:55	Faith Matters
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 305.
06:05	Tilawat
06:15	Dars Majmooa Ishteharaat
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 71.
07:05	Peace Conference Address: Rec. March 20, 2010.
07:50	In His Own Words
08:35	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah Al-Maidah, verses 40 - 51 by Khalifatul-Masih IV (ra) in Urdu. Rec. July 12, 1995.
09:50	Indonesian Service
10:50	Japanese Service
12:00	Tilawat: Surah Al-Kahf, verses 11-22.
12:10	Dars Majmooa Ishteharaat
12:35	Yassarnal Qur'an [R]
13:00	Beacon Of Truth: Rec. December 04, 2016.
14:00	Friday Sermon: Recorded on December 02, 2016.
15:05	Aina
15:35	Hijrat
16:10	Persian Service
16:35	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:35	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:20	Peace Conference Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	Open Forum [R]
21:05	Hijrat [R]
21:40	Tarjamatul Qur'an Class [R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 02 December , 2016 | Issue No. 49

امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ کینیڈا 2016ء

انفرادی وفیملی ملاقاتیں۔سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے براہ راست ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا اور آپ کی دعاؤں اور بابرکت صحبت سے فیضیاب ہوئے۔

اعلان نکاح وخطبۂ نکاح۔تقریب آمین۔'مسجد بیت العافیت' سکاربرو میں حضور انور کا ورود مسعود اور مسجد کا باقاعدہ افتتاح۔

CBC کے جرنلسٹ Peter Mansbridge کو خصوصی انٹرویو

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

10/اکتوبر 2016ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے ''مسجد بیت الاسلام'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں روزانہ مرکز لندن، ربوہ، قادیان اور دنیا کے مختلف ممالک اور جماعتوں سے ڈاک، خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں اور حضور انور انہیں ساتھ کے ساتھ ملاحظہ فرما کر ہدایات سے نوازتے ہیں اور اپنے دست مبارک سے ہدایات تحریر فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں کینیڈا کی جماعتوں سے بھی احباب جماعت کے خطوط بڑی تعداد میں روزانہ موصول ہوتے ہیں۔حضور انور انہیں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

انفرادی وفیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج صبح کے اس سیشن میں پچاس فیملیز کے 230 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ یہ سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنے پیارے آقا کو اپنی زندگی میں پہلی بار مل رہی تھیں۔ان میں شہدائے لاہور کی دو فیملیز بھی تھیں۔سبھی نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور ہر ایک ان بابرکت اور مبارک لمحات سے برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کی دعاؤں سے حصّہ پایا۔ دیدار کی پیاس بجھی اور یہ چند مبارک گھڑیاں انہیں ہمیشہ کے لئے سیراب کر گئیں اور یہ لوگ اپنے آقا کے قرب میں چند لمحات گزار کر تسکین قلب پا کر مسکراتے ہوئے چہروں کے ساتھ باہر نکلے۔

سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام'' تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح وخطبۂ نکاح

پروگرام کے مطابق نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور خطبہ نکاح کی مسنونہ آیات کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اِس وقت مَیں یہاں چند نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ اکثریت اِن نکاحوں میں یا تو واقفین زندگی کے ہیں یا اُن کے بچے بچیوں کے ہیں۔ نکاح اور شادی کے بارہ میں جو یہ آیات تلاوت کی گئی ہیں اِن کا پڑھا جانا سنت بھی ہے۔ بعضوں کا خیال یہ بھی ہے کہ بعد میں یہ آیات پڑھی جانے لگیں۔ لیکن بہرحال ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے جو تلقین فرمائی ہے اگر ان پر عمل کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی رشتوں میں دوریاں پیدا نہ ہوں، کبھی رشتوں میں دراڑیں پیدا نہ ہوں۔ نہ خاوند اور بیوی میں، نہ ساس اور بہو میں، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ تم اپنے رحمی رشتوں کا خیال کرو اور دونوں کو یہ تلقین ہے۔ لڑکے کو بھی اور لڑکی کو بھی اور دونوں اگر اپنے رشتوں کے علاوہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کا خیال رکھنے لگیں تو کبھی کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہ ہو۔ اسی طرح ان آیات میں بار بار تقویٰ پر چلتے ہوئے سچائی کو قائم رکھنے کی طرف اور سچائی کے اعلیٰ معیار مقرر کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر سب سے بڑی بات جو آخری آیت میں بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ صرف دنیاوی خواہشات تمہاری زندگی کا مقصد نہ ہوں بلکہ یہ دیکھ لو کہ تم نے کل کے لئے، کیا آگے بھیجا ہے؟ وہ کل ہر شخص کے لئے ہے جن کی شادی ہو رہی ہے لڑکا اور لڑکی کے لئے بھی اور جو ساسیں اور سسر بن رہے ہیں، ان کے لئے بھی اور جو بچے پیدا ہونے والے ہیں، ان کے لئے بھی۔ لڑکا لڑکی جب اپنے کل کو دیکھتے ہیں تو وہ ہمیشہ اس بات کو مدّنظر رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے انہوں نے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں تا کہ یہ زندگی بھی جنت بنے اور آئندہ کی زندگی میں بھی ان کو جنت ملے۔

ساس اور سسر دونوں طرف کے، جب کل کو دیکھتے ہیں اور وہ ایسی عمر کو پہنچے ہوتے ہیں جس میں یقیناً ان کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ ہمارے سامنے ہماری جو زندگی ہے بہت تھوڑی ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ اس لئے ہمیں تقویٰ سے کام لیتے ہوئے اپنی بہوؤں، اپنے دامادوں کے ساتھ سلوک کرنا چاہئے۔ اسی طرح بچوں کے معاملے میں والدین نے دیکھنا ہے کہ وہ ایسی نسل پیچھے چھوڑ کر جائیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی ہو۔ ایسی نسل چھوڑ کر جائیں جو دین پر قائم رہنے والی ہو اور یوں اس دنیا کو بھی جنت بنائیں اور اپنے والدین کے لئے اس دنیا میں بھی دعائیں کریں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس دنیا میں بھی رحم کا سلوک فرمائے اور مرنے کے بعد بھی ان سے رحم کا سلوک فرمائے اور آئندہ نیک نسلیں پیدا ہوتی چلی جائیں۔

پس یہ نسلوں تک کی دعا ہے اور یہ نسلوں تک کے لئے تلقین ہے کہ تم لوگ کل کو دیکھو، اس دنیا کے کل کو بھی، پیچھے چھوڑے جانے والی نسلوں کے کل کو بھی اور آئندہ زندگی کے کل کو بھی۔ پس اِس نصیحت میں یہ بہت بڑا سبق ہے۔ اگر اِن باتوں کو یاد رکھا جائے تو کبھی رشتے نہ ٹوٹیں۔ کبھی گھروں میں گھریلو مسائل پیدا نہ ہوں۔ کبھی یہ شکوے پیدا نہ ہوں کہ خاوند بیوی کا خیال نہیں رکھ رہا۔ یا بیوی خاوند کا خیال نہیں رکھ رہی۔ ہر ایک کی اپنی اپنی ذمہ داری ہے اور اس کو ادا کرنا اس کا فرض ہے۔ اِسی طرح نہ ساسیں بہوؤں سے شکوہ کریں، نہ بہوئیں ساسوں سے شکوہ کریں، نہ دوسرے رشتہ دار شکوہ کریں۔ پس ہر قائم ہونے والے رشتہ کو، ہر احمدی کو جو اس بات کا دعویدار ہے کہ ہم نے سچائی کو مانا ہے اور سچائی پر قائم رہیں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی باتوں کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے تا کہ اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنیں۔ اللہ کرے کہ یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں اور ان میں سے نیک نسلیں بھی پیدا ہوتی چلی جائیں۔ آمین

خطبہ نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا:

☆......عزیزہ قندیل گُل بنت تنویر احمد بھٹی صاحب کا نکاح عزیزم عمار النّاصر ورک ابن جمال عبدالناصر ورک صاحب سے طے پایا۔

☆......عزیزہ انیلہ ناصر بنت نصیر احمد ناصر صاحب کا نکاح عزیزم مرزا عمر احسان نیر ابن مرزا محمد یوسف نیر (مربی سلسلہ مرحوم) کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ آنسہ مرزا بنت مکرم نصر احمد صاحب مرزا کا نکاح عزیزم فہیم ارشد ابن مکرم محمد ارشد شیخ صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ خولہ میاں بنت مکرم نعیم محمد میاں صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ احمد چوہدری ابن مبشر احمد چوہدری صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ نغمانہ طارق بنت مکرم طارق محمود خان صاحب کا نکاح عزیزم انصر جاوید ابن مکرم محمد سرور جاوید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ مبشرہ فاروقی بنت مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب کا نکاح عزیزم محمد رضا ابن مکرم انصر رضا صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ نوال مہدی بنت مکرم نسیم مہدی صاحب کا نکاح عزیزم تیمور احمد خان صاحب ابن مکرم احمد کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ ثمرہ احمد بنت مکرم چوہدری قمر احمد صاحب کا نکاح عزیزم قاسم ظفر ابن مکرم ظفر اقبال (شہید) کے ساتھ طے پایا۔

☆......عزیزہ ملیحہ جاوید بنت مکرم محمد سرور جاوید کا نکاح عزیزم محمد رضوان احمد ابن مکرم چوہدری فاروق احمد کے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں